عمران سیریز

کرائم ماسٹر

ظہیر احمد

محترم قارئین

السلام علیکم

میرا نیا ناول ''کرائم ماسٹر'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ 'وائٹ پرل' کی جگہ 'کرائم ماسٹر' دیکھ کر حیران تو ضرور ہوئے ہوں گے۔ لیکن بعض اوقات ایسی مجبوریاں سامنے آ جاتی ہیں کہ کرنا کچھ ہوتا ہے اور ہو کچھ جاتا ہے۔ اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا 'جاسوس خانساماں' میں کرائم ماسٹر کا ہی اشتہار لگایا جانا تھا لیکن اس کی جگہ 'وائٹ پرل' کا اشتہار لگ گیا تھا۔ 'کرائم ماسٹر' مکمل طور پر تیار ہو چکا تھا جبکہ 'وائٹ پرل' ابھی تیاری کے مراحل میں ہے۔ اس لئے بہ امر مجبوری 'وائٹ پرل' کی جگہ روٹین کے تحت 'کرائم ماسٹر' ہی آپ کے سامنے لایا گیا ہے۔ اس کے بعد 'ڈیول مائینڈ' شائع ہو گا اور پھر 'وائٹ پرل' اور اس کے بعد 'ڈارک ورلڈ' آپ کے ہاتھوں میں ہو گا۔ مجھے امید ہے کہ اس تبدیلی کا آپ برا نہیں منائیں گے، کیونکہ مذکورہ ناول آپ کے معیار کے عین مطابق لکھا گیا ہے جس کا ایک ایک لفظ آپ سے داد تحسین لینے پر مجبور ہو جائے گا۔

میں کوشش کرتا ہوں کہ آپ کے ذوق کے عین مطابق اور آپ کے اعلیٰ معیار کو مدنظر رکھ کر ناول تحریر کر سکوں جنہیں پڑھ کر نہ صرف آپ محظوظ ہو سکیں بلکہ آپ کو میرے ناولوں میں ایسی کوئی کمی محسوس نہ ہو سکے جو آپ کی صحت پر گراں گزرے۔ میں اس کے لئے کوشش ہی کر سکتا ہوں اور میں اپنی اس کوشش میں کہاں

تک کامیاب ہوتا ہوں اس کا اندازہ مجھے آپ کے ارسال کردہ خطوط سے بخوبی ہو جاتا ہے جو میرے لئے نہ صرف دلچسپی کے حامل ہوتے ہیں بلکہ میرے لئے مشعل راہ بھی ہوتے ہیں ۔ اس بار چند قارئین کے خطوط بھی آخری صفحات میں شائع کئے جا رہے ہیں اور دلچسپ خطوط کے ساتھ ایک اور نیا انعامی سلسلہ بھی شروع کیا جا رہا ہے۔ اس ناول میں عمران سے چوہان نے ایک سوال کیا ہے جس کا جواب وہ آپ سے جاننا چاہتا ہے اور عمران کو امید ہے کہ اس سے پیار کرنے والے اور اسے چاہنے والے اس مشکل میں اس کا ضرور ساتھ دیں گے اور اسے چوہان کے سوال کا جواب دے کر خود بھی انعام حاصل کریں گے اور عمران کو بھی چوہان کے کسی انعام کا حقدار بنا دیں گے۔

اپنے خطوط کے ساتھ ایک الگ کاغذ پر ناول میں موجود عمران کی مشکل کا جواب لکھیں اور ادارہ کو ارسال کر دیں۔ پہلے دس صحیح جواب دینے والے قارئین کو اگلے ماہ نیا ناول بطورِ تحفہ ارسال کیا جائے گا۔ دلچسپ خطوط پر بھی دس خصوصی انعام ہیں۔ ارے ارے کچھ لکھنے سے پہلے ناول تو پڑھ لیں تاکہ آپ یہ تو جان سکیں کہ چوہان نے عمران سے سوال کیا کیا ہے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

ظہیر احمد

اوسلو کا اصل نام اوسلو کساوا تھا لیکن وہ زیادہ تر اوسلو کے نام سے ہی جانا جاتا تھا۔ اوسلو کا تعلق ایکریمیا کے ایک کرائم سینڈیکیٹ سے تھا۔ جو ایکریمیا میں بلیک سینڈیکیٹ کے نام سے مشہور تھا۔ اوسلو سینڈیکیٹ کا شارپ شوٹر تھا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ اس قدر پختہ نشانے باز ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے نہایت آسانی سے اُڑتی ہوئی مکھی کے پر تک کو نشانہ بنا سکتا تھا۔ اس مکھی کا صرف پر ہی غائب ہوتا تھا جبکہ مکھی زندہ رہتی تھی۔

اس شارپ شوٹر کو بلیک سینڈیکیٹ کا ماسٹر کلر اور کرائم ماسٹر بھی کہا جاتا تھا۔ کسی بھی اہم ہستی کی ہلاکت کے لئے بلیک سینڈیکیٹ اوسلو کو ہی آگے رکھتا تھا اور اوسلو سخت ترین سکیورٹی میں بھی اپنے خاص ٹارگٹ کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتا تھا۔ وہ اپنا کام اس قدر صفائی، چالاکی اور مہارت سے کرتا تھا کہ پیچھے اپنے جرم کا

معمولی سا نشان بھی نہیں چھوڑتا تھا۔ اوسلو کے پیچھے کئی سرکاری ایجنسیاں لگی ہوئی تھیں لیکن آج تک کوئی بھی ایجنسی اس کے خلاف ایسا کوئی ٹھوس ثبوت حاصل نہیں کر سکی تھی جس کے بل بوتے پر اس کی گرفتاری عمل میں لائی جا سکتی ہو۔

اوسلو بلیک سینڈیکیٹ کا ممبر ہونے کے باوجود عام افراد کی ہلاکت کا ذمہ نہیں لیتا تھا وہ ہمیشہ ان افراد کو قتل کرنے کی حامی بھرتا تھا جو اس کے لئے ہارڈ اور انتہائی ٹف ٹارگٹ ثابت ہو سکتا ہو اور پھر وہ اپنا کام بخوبی نبھاتا تھا وہ اپنے ٹف ٹارگٹ کو اس کی فول پروف سیکورٹی میں ہونے کے باوجود ہلاک کر دیتا تھا۔ اس کے لئے وہ نہ صرف ہر ٹائپ کی گن کا استعمال کرتا تھا بلکہ وہ دوسرے بہت سے طریقے بھی استعمال کرتا تھا جس سے اس کا ٹارگٹ ہر صورت میں ہلاک ہو سکتا ہو۔

ان دنوں اوسلو بالکل فارغ تھا۔ پچھلے کئی ہفتوں سے اسے کوئی ٹارگٹ نہیں دیا گیا تھا۔ اس لئے وہ بے حد پریشان تھا۔ اسے انسانی خون کی لت لگ چکی تھی جب تک وہ ہفتے میں ایک دو انسانوں کو ہلاک نہیں کر دیتا تھا اسے چین ہی نہیں آتا تھا۔ لیکن کئی ہفتے ہو گئے تھے نہ ہی اسے باس نے بلایا تھا اور نہ اسے کسی کی ہلاکت کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ بلیک سینڈیکیٹ کا باس ہارڈ کلب کا مالک تھا اور وہ اس سے بہت کلوز تھا جس کا نام ساہان تھا۔ اوسلو نے کئی بار ساہان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اسے بتایا گیا تھا کہ

ساہان نجی کام کے سلسلے میں کرانس گیا ہوا ہے اور ظاہر ہے جب تک ساہان کرانس سے واپس نہ آ جاتا اس وقت تک اوسلو کو کسی نئے ٹارگٹ کے ملنے کی امید ہی نہیں تھی اس لئے اس کی پریشانی دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے ساہان سے معاہدہ کر رکھا تھا کہ جب تک اسے کوئی کام نہیں دیا جاتا تو وہ کلب سے رقم نہیں لے گا کیونکہ اس کے ذمے کلب کا ادھار بہت بڑھ چکا تھا۔ ٹارگٹ کے بعد میں اسے معاہدے کے مطابق معاوضے میں دی جانے والی رقم کا بھی نصف ملتا تھا جبکہ نصف رقم کلب کے ادھار میں کاٹ لی جاتی تھی۔ لیکن اس سے اوسلو کو کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا نصف رقم بھی اتنی ہوتی تھی جو اس کے لئے کئی ہفتوں تک کام آ سکتی تھی اور جب تک رقم ختم ہوتی اسے نیا ٹارگٹ اور اس کی مد میں مزید نصف رقم مل جاتی تھی۔

اوسلو اس دنیا میں اکیلا تھا اس کا نہ کوئی ہمسفر تھا نہ کوئی دوست اور نہ ہی اس نے کسی گرل فرینڈ کا بکھیڑا پال رکھا تھا اسی لئے وہ سکون اور آزادی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔

اوسلو اس وقت ایک بار روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ میز پر اکیلا تھا اور اس کے سامنے ایک بوتل تھی جسے وہ خالی کر چکا تھا۔ اوسلو وہاں پچھلے تین گھنٹوں سے موجود تھا اور ان تین گھنٹوں میں وہ مسلسل شراب نوشی ہی کرتا رہا تھا۔ اس کے باوجود وہ نارمل انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے اس پر شراب کا کوئی اثر ہی نہ ہوتا ہو۔

اس نے نئی بوتل منگوا لی تھی جو ویٹر نے چند ہی لمحوں میں لا کر اس کے سامنے رکھ دی تھی اور اوسلو شراب کی اس بوتل کی طرف دیکھتا ہوا گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ وہ اپنے خیالوں میں اس قدر مگن تھا کہ اسے اِرد گرد کا کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔

''اوسلو''...... اچانک ایک آواز نے اسے چونکا دیا اس نے سر اٹھایا تو اس کے سامنے ایک ادھیڑ عمر شخص کھڑا ہُوا تھا۔ ادھیڑ عمر شخص نے نہایت قیمتی سوٹ پہن رکھا تھا اس کا سر گنجا تھا اور اس کی پتلی پتلی مونچھیں اس کے چہرے پر بے حد سج رہی تھی۔

''لیں''...... اوسلو نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

''کیا میں کچھ دیر کے لئے تمہارے پاس بیٹھ سکتا ہوں''۔ ادھیڑ عمر شخص نے کہا۔

''کیوں میرے پاس کیوں۔ یہاں اور جگہ بھی تو خالی ہے۔ کہیں بھی جا کر بیٹھ جاؤ''...... اوسلو نے کہا۔

''جگہ تو خالی ہیں لیکن وہاں اوسلو نہیں ہے''...... ادھیڑ عمر شخص نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو تم مجھے جانتے ہو اور مجھ سے ملنے آئے ہو''...... اوسلو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں میں تم سے ہی ملنے آیا ہوں''...... ادھیڑ عمر شخص نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کس لئے۔ کیا کام ہے تمہیں مجھ سے اور تم مجھے کیسے جانتے ہو''...... اوسلو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بیٹھنے کے لئے نہیں کہو گے''...... ادھیڑ عمر شخص نے کہا۔

''میں نے کب تمہیں کھڑا رہنے کے لئے کہا ہے''...... اوسلو نے منہ بنا کر کہا۔

''مطلب میں بیٹھ جاؤں''...... ادھیڑ عمر شخص نے کہا تو اوسلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میرا نام فوسٹر ہے''...... ادھیڑ عمر شخص نے اس کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''میرا نام تمہیں معلوم ہی ہے''...... اوسلو نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے سادہ سے لہجے میں کہا اور فوسٹر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ میرا کارڈ ہے''...... فوسٹر نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک وزیٹنگ کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''تعارف کرا دیا ہے تو اس کارڈ کی کیا ضرورت ہے''...... اوسلو نے منہ بنا کر کہا۔

''ایک نظر دیکھ تو لو''...... فوسٹر نے کہا تو اوسلو نے اس سے کارڈ لے لیا اور پھر جونہی اس کی نظر کارڈ پر پڑی وہ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کارڈ کے کونے پر سیاہ رنگ کا ایک انسان بنا ہوا تھا جس نے سیاہ کوٹ اور ہیٹ پہن رکھا تھا اس کے دونوں ہاتھوں

میں گنیں دکھائی گئی تھیں جنہیں اس نے کراس بنا کر دونوں ہاتھوں میں کاندھوں سے اوپر اٹھا رکھی تھیں۔ کارڈ پر کراس ایجنسی کا نام لکھا ہوا تھا جس کے نیچے فوسٹر کا نام بھی تھا۔

''کراس ایجنسی۔ تم اسرائیلی کراس ایجنسی سے متعلق ہو''۔ اوسلو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر غصے اور قدرے پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''ہاں۔ میں کراس ایجنسی کا چیف ہوں اور میں اسرائیل سے آیا ہوں''...... فوسٹر نے اثبات میں سر ہلا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہاں کیوں آئے ہو اور مجھ سے کیا چاہتے ہو''...... اوسلو نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''ڈرو نہیں۔ میں تمہیں کسی جرم کے الزام میں گرفتار کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں اور نہ ہی میں یہاں تم سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے آیا ہوں''...... فوسٹر نے کہا۔

''تو پھر کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو''...... اوسلو نے پوچھا۔

''مجھے تم سے ضروری کام ہے''...... فوسٹر نے کہا۔

''کیسا کام''...... اوسلو نے پوچھا۔

''وہی جو تم کرتے ہو''...... فوسٹر نے کہا۔

''میں ہارڈ کلب میں کام کرتا ہوں اور ہارڈ کلب میں، میں ایک معمولی سا بارٹینڈر ہوں اور بس۔ تمہیں ایک بارٹینڈر سے بھلا کیا کام ہوسکتا ہے''...... اوسلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بارٹینڈر کی نہیں میں تمہارے دوسرے کام کی بات کر رہا ہوں اوسلو کے اس کام کی جس کے لئے تم کرائم ماسٹر کے نام سے مشہور ہو''...... فوسٹر نے کہا۔

''دوسرا کام۔ کون سا دوسرا کام اور تم کس کرائم ماسٹر کی بات کر رہے ہو۔ میں کرائم ماسٹر نہیں ہوں اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ ہونہہ۔ جب ایکریمی ایجنسیوں کے ہاتھ میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں آیا تو انہوں نے اپنی مدد کے لئے اسرائیل سے تمہیں بلا لیا ہے''...... اوسلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے ایکریمیا کی کسی ایجنسی نے نہیں بلایا ہے اور نہ ہی یہاں کسی ایجنسی کو میرے آنے کی خبر ہے۔ میں یہاں میک اپ میں آیا ہوں۔ دیکھو اوسلو۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارا دوسرا نام کرائم ماسٹر ہے۔ میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں یہاں تمہارے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ جس طرح تم دوسروں کے لئے کام کرتے ہو اسی طرح میں بھی تم سے کام لینا چاہتا ہوں اور اس کے لئے تم مجھ سے جو بھی معاوضہ طے کرو گے میں تمہیں دوں گا۔ بلکہ میں یہ کہوں کہ آج تک تم نے اپنے سینڈیکیٹ کے لئے جتنا بھی کام کیا ہے اور اس کا تمہیں جتنا بھی معاوضہ دیا گیا ہے میں تمہیں اس سے کئی گنا زیادہ معاوضہ دے سکتا ہوں۔ اتنا کہ تم باقاعدہ اپنا الگ سینڈیکیٹ بنا سکتے ہو اور وہ بھی بلیک سینڈیکیٹ سے زیادہ بڑا اور فعال سینڈیکیٹ''...... فوسٹر نے

سنجیدگی سے کہا۔

''تم خواہ مخواہ اپنا وقت ضائع کر رہے ہو مسٹر فوسٹر۔ میں وہ نہیں ہوں جو تم سمجھ رہے ہو، میں ایک سیدھا سادا انسان ہوں اور سیدھے سادے کام کرتا ہوں اور میرا سیدھا سادا کام یہی ہے کہ میں بارٹینڈر ہوں اور بارٹینڈر کا کام کیا ہوتا ہے یہ تم جانتے ہی ہو گے''...... اوسلو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اس کے سامنے اسرائیل کی ایک فعال ایجنسی کا چیف بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھلا اس کے سامنے اپنی زبان سے کیسے کہہ سکتا تھا کہ وہ کرائم ماسٹر ہے۔ اس کی بات سن کر فوسٹر مسکرا دیا اور اس نے دوبارہ کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فوٹو گراف تھا اس نے فوٹو گراف اوسلو کے سامنے رکھ دیا۔ تصویر ایک خوبصورت اور کھلنڈرے نوجوان کی تھی جو سرخ رنگ کی ایک سپورٹس کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل رہا تھا۔

''اسے جانتے ہو''...... فوسٹر نے پوچھا۔

''کون ہے یہ۔ میں اسے نہیں جانتا۔ شکل و صورت سے تو یہ کوئی ایشیائی لگ رہا ہے''...... اوسلو نے کہا۔

''ہاں یہ ایشیائی ہی ہے یہ ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا میں رہتا ہے اور اس کا نام علی عمران ہے''...... فوسٹر نے کہا۔

''علی عمران''...... اوسلو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ پاکیشیا کا مشہور و معروف ایجنٹ ہے۔ میں چاہتا

ہوں کہ تم پاکیشیا جاؤ اور وہاں جا کر اسے ہلاک کر دو''...... فوسٹر نے سنجیدگی سے کہا اور اوسلو چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا جیسے فوسٹر اس سے مذاق کر رہا ہو۔

''ہلاک کر دوں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو مسٹر فوسٹر۔ میں بھلا کسی کو کیسے ہلاک کر سکتا ہوں۔ میں نے تو اپنی ساری زندگی میں کبھی چڑیا کے ایک بچے کو بھی نہیں مارا ہے اور تم مجھ سے ایک جیتے جاگتے انسان کو ہلاک کرنے کا کہہ رہے ہو میں شکل و صورت سے تمہیں کلر لگتا ہوں کیا''...... اوسلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ بھلا آسانی سے فوسٹر کی گرفت میں آنے والا کہاں تھا۔

''میں تمہیں اس شخص کو ہلاک کرنے کا دس لاکھ ڈالرز معاوضہ دوں گا۔ سوچ لو اتنا معاوضہ تم نے ایک ساتھ کبھی نہیں کمایا ہو گا اور میں تمہیں ان تمام جرائم سے ہمیشہ کے لئے آزاد بھی کرا سکتا ہوں جو تم نے آج تک کئے ہیں''...... فوسٹر نے جیسے اس کی بات سنے بغیر کہا۔

''جرائم۔ کون سے جرائم۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں مجرم نہیں ہے اور میں صرف ایک بارٹینڈر ہوں تو تم زبردستی کیوں مجھے مجرم بنانے پر تلے ہوئے ہو۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ میں تمہاری باتوں میں آ جاؤں گا اور تم مجھے یہاں سے گرفتار کر کے لے جاؤ گے تو یہ تمہاری بھول ہے مسٹر فوسٹر اور اب بس، تم اب جاؤ یہاں سے میں تم سے مزید کوئی بات نہیں کروں گا''...... اوسلو نے اپنا دامن صاف

رکھنے کے لئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوچ لو اوسلو دولت کمانے کا تمہیں اس سے اچھا موقع پھ نہیں ملے گا، میں تمہارے پاس اسی لئے آیا ہوں کہ تم شارپ شو ہو اور تمہارا نشانہ آج تک خطا نہیں گیا اور تمہارے بارے میں کہ جاتا ہے کہ ایک بار تم جس ٹارگٹ کے پیچھے پڑ جاؤ تو تم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے جب تک کہ تم اپنے ٹارگٹ کو ہٹ نہ کر دو۔ میں تمہارے پاس سرکاری حیثیت سے نہیں آیا ہوں۔ یہ میر پرسنل کام ہے اور تم یہ مت سوچو کہ میں یہاں تمہارا شکار کرنے کے لئے آیا ہوں یا تمہیں ٹریپ کر رہا ہوں۔ تم نے اب تک جو جرم کئے ہیں ان کے تمام ریکارڈ میرے پاس محفوظ ہیں۔ اگر میں چاہتا تو میرے ایجنٹ تمہیں یہاں سے اٹھا کر میرے ہیڈ کوارٹر لا سکتے تھے اور میں تمہیں اس کام کے لئے زبردستی بھی مجبور کر سکتا تھا لیکن میں یہاں ایک عام کلائنٹ کی حیثیت سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم اگر یہ کام کرو گے تو تمہارا یہ کام کسی جرم کے زمرے میں نہیں آئے گا۔ میں تمہیں اس کا باقاعدہ معاوضہ دوں گا اور اگر تم اس شخص کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر تم پر سے مجرم ہونے کی چھاپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دی جائے گی تمہیں ایکریمیا میں عام شہری کی طرح آزادی حاصل ہو گی اور میں تمہیں اپنی ایجنسی کی طرف سے اس قدر مراعات دوں گا کہ ایکریمیا کی کوئی بھی ایجنسی تمہاری طرف کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گی اور تم

اگر کوئی سینڈیکیٹ بناؤ گے تو تمہیں میری ایجنسی کی طرف سے مکمل تعاون حاصل ہو گا اس قدر تعاون جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے میرے سامنے اوور ایکٹنگ مت کرو اور میری بات دھیان سے سنو''...... فوسٹر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اوسلو کو عمران کے بارے میں تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

''تم اتنی بڑی ایجنسی کے سربراہ ہو پھر یہ کام تم خود کیوں نہیں کر لیتے۔ تمہاری ایجنسی کے ایجنٹ بھی تو یہ کام کر سکتے ہیں''۔ اوسلو نے ساری تفصیل سن کر کہا۔

''ہاں کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر میری ایجنسی کے کسی ایجنٹ نے یہ کام کیا تو وہ سب کی نظروں میں آ جائے گا اور پاکیشیا نے پہلے ہی اسرائیل کو بے حد زچ کر رکھا ہے اور اس قتل میں ہمارا نام آیا تو ہماری مشکلات اور زیادہ بڑھ جائیں گی۔ ویسے بھی یہ سرکاری کام نہیں ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ کام میں اپنے ایجنٹوں کی بجائے کسی ایسے شخص سے لوں جو اپنے کام میں ماہر ہو اور میرا اور میری ایجنسی کا نام بھی سامنے نہ آئے۔ میں چاہتا تو تم سے بھیس بدل کر بھی مل سکتا تھا اور تم سے اپنی حیثیت چھپا سکتا تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم اصول پسند آدمی ہو اور جس سے ڈیل کرتے ہو اس کا نام صیغہ راز رکھتے ہو اسی لئے میری نظر میں تم اس کام کے لئے سب سے موزوں ترین آدمی ہو''۔ فوسٹر نے کہا۔

"لیکن اس شخص علی عمران نے ایسا کیا کیا ہے کہ تم اسے ہلاک کرانا چاہتے ہو"...... اوسلو نے پوچھا۔

"اس نے کیا کیا ہے اور کیا نہیں، تمہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے۔ تم صرف اپنے کام اور اپنے معاوضے سے مطلب رکھو۔ تمہارے لئے یہی کافی ہونا چاہئے کہ تمہیں ایک ٹارگٹ دے کر تمہاری توقع سے کہیں زیادہ تمہیں معاوضہ دیا جا رہا ہے"...... فوسٹر نے کہا۔

"لیکن تم یہ بھی تو کہہ رہے ہو کہ یہ شخص اس صدی کا سب سے خطرناک انسان ہے اگر اس نے الٹا مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو"...... اوسلو نے کہا۔

"تمہیں پاکیشیا میں کوئی نہیں جانتا اس لئے اگر تم عمران کے سامنے بھی چلے جاؤ گے تو وہ تمہیں نہیں پہچان سکے گا اور تم نے اسے کس طرح سے ہلاک کرنا ہے یہ تم بہتر جانتے ہو اسی لئے تو تم کرائم ماسٹر کے نام سے مشہور ہو"...... فوسٹر نے مسکرا کر کہا۔

"یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہے اگر میں نے اسے ہلاک کرنے کی کوشش کی تو اس کی ہلاکت پر پاکیشیا کی تمام فورسز میرے پیچھے لگ جائیں گی"...... اوسلو نے پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ تم کسی فورس سے ڈرتے ہو۔ آج تک ایکریمیا کی فعال ایجنسیاں جب تمہارے خلاف کوئی ٹھوس ثبوت حاصل نہیں کرسکیں تو پاکیشیائی فورسز بھلا تمہارا کیا بگاڑ لیں گی"...... فوسٹر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا پاکیشیا جانا۔ میرے کاغذات اور پاسپورٹ۔ یہ سب کہاں سے آئیں گے"...... اوسلو نے پوچھا۔

"ان سب کی تم فکر مت کرو۔ تمہارے تمام کاغذات اور تمہارا پاسپورٹ ہم جاری کریں گے۔ تم ایک عام شہری کی حیثیت سے پاکیشیا جاؤ گے۔ عمران کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں تمہیں تفصیل سے بتا دیا جائے گا اس کے بعد ہی تمہیں پاکیشیا روانہ کیا جائے گا"...... فوسٹر نے کہا۔

"کیا میں وہاں اکیلا جاؤں گا"...... اوسلو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ تمہارے ساتھ ایک لڑکی جائے گی"...... فوسٹر نے جواب دیا۔

"لڑکی۔ کون لڑکی"...... اوسلو نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

"جب تم یہاں سے پاکیشیا کے لئے روانہ ہو گے تو وہ لڑکی تمہارے پاس پہنچ جائے گی۔ اس کا نام ڈونا ہے۔ بلیک ڈونا"۔ فوسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں اسے پہچانوں گا کیسے"...... اوسلو نے پوچھا۔

"تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو لیکن وہ تمہیں پہچان لے گی۔ تم پاکیشیا جانے والے جس طیارے میں سوار ہو گے اس جہاز میں تمہارے ساتھ والی سیٹ پر بلیک ڈونا ہی ہو گی"...... فوسٹر نے اس

بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم اس لڑکی کو میرے ساتھ کیوں بھیج رہے ہو۔ یہ کام تو میں اکیلا بھی کر سکتا ہوں''...... اوسلو نے کہا۔

''تم اپنا کام کرو گے اور وہ اپنا۔ تم دونوں یہاں سے ایک ساتھ جاؤ گے اور پھر پاکیشیا پہنچ کر ایک دوسرے سے الگ ہو جاؤ گے۔ ضرورت کے تحت تم ایک دوسرے سے تعاون لے سکتے ہو اسی لئے میں اسے تمہارے ساتھ بھیج رہا ہوں''...... فوسٹر نے کہا۔

''کیا وہ بھی شارپ شوٹر ہے''...... اوسلو نے پوچھا۔

''وہ کیا ہے اور کس مقصد کے لئے پاکیشیا جا رہی ہے اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے۔ جس طرح تم اس کے کام کے بارے میں نہیں جانتے اسی طرح اسے بھی تمہارے کام کے بارے میں نہیں بتایا جائے گا''...... فوسٹر نے کہا۔

''اگر وہ اپنے کسی مشن پر جا رہی ہے تو پھر تم اسے میرے ساتھ کیوں بھیج رہے ہو۔ اسے مجھ سے الگ بھیج دیتے اور اس کے بارے میں مجھے بتاتے ہی نہ''...... اوسلو نے منہ بنا کر کہا۔

''پاکیشیا جانے کے لئے تم دونوں کے کاغذات ایک ساتھ تیار کئے جائیں گے تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ میاں بیوی کے روپ میں رہو گے تو تم پر کوئی شک نہیں کرے گا''...... فوسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میاں بیوی''...... اوسلو نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ پاکیشیا میں جوڑے کو خاصی چھوٹ ہے خاص طور پر ایسے جوڑے کو جو سیاحت کے لئے جاتے ہیں''...... فوسٹر نے کہا۔

''بات کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی''...... اوسلو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہ ہی سمجھو تو بہتر ہو گا۔ تم بس اپنے کام سے مطلب رکھو''...... فوسٹر نے کہا۔

''تو کیا مجھے اور بلیک ڈونا کو پاکیشیا میں ایک ساتھ رہنا پڑے گا''...... اوسلو نے پوچھا۔

''اس کا فیصلہ تم دونوں مل کر کر لینا''...... فوسٹر نے کہا۔

''اوکے۔ میں پہلے واقعی اسے دیکھوں گا اور اسے سمجھنے کی کوشش کروں گا اگر وہ میری سمجھ میں آ گئی تو میں اسے ساتھ رکھوں گا ورنہ اس کا راستہ الگ ہو گا اور میرا الگ''...... اوسلو ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوٹوک لہجے میں کہا۔

''وہ بھی ایسا ہی سوچتی ہے''...... فوسٹر نے مسکرا کر کہا۔

''وہ کیا سوچتی ہے اور کیا نہیں مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہے میں تو وہی کرتا ہوں جو میرا دل اور دماغ کہتا ہے''...... اوسلو نے منہ بنا کر کہا۔

بہرحال اب اس کا ذکر چھوڑو۔ جب تم اس سے ملو گے تو پھر جو مرضی فیصلہ کر لینا۔ مجھے تمہارے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا''...... فوسٹر نے کہا تو اوسلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور میرا معاوضہ"...... اوسلو نے پوچھا۔

"آدھا معاوضہ تمہیں پاکیشیا جانے سے پہلے دیا جائے گا اور آدھا معاوضہ کام ختم ہونے کے بعد دیا جائے گا جب تم ایکریمیا واپس آؤ گے"...... فوسٹر نے کہا۔

"دیکھ لو۔ کہیں تم میرے ساتھ کوئی کھیل تو نہیں کھیل رہے ہو۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہارے پاس میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے تو تم مجھ سے یہ کھیل، کھیل کر ایکریمیا کی کسی ایجنسی کے ساتھ مل کر میرے خلاف کیس بنانے کا چکر چلا رہے ہو"...... اوسلو نے اس کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے"...... فوسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر لاؤ میرا آدھا معاوضہ۔ پانچ لاکھ ڈالر"...... اوسلو نے اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔

"پہلے تم اس بات کی حامی تو بھرو کہ تم اسے ضرور ہلاک کرو گے"...... فوسٹر نے کہا۔

"میں نے کبھی ایسا کام کیا تو نہیں ہے لیکن دس لاکھ ڈالر کے لئے میں اس شخص کو تو کیا تم اگر کہو تو میں تمہاری بیوی کو بھی ہلاک کر سکتا ہوں"...... اوسلو نے کہا تو فوسٹر بے اختیار ہلکا سا قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"تو پھر ڈن"...... اس نے اوسلو کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا اور

اوسلو نے فوراً اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"ڈن"...... اوسلو نے کہا تو فوسٹر نے جیب میں ہاتھ ڈال کر بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اوسلو کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"یہ دس ہزار ڈالر ہیں۔ تمہاری حامی بھرنے کا انعام۔ آدھی رقم کل تمہیں تمہارے گھر پر مل جائے گی"...... فوسٹر نے کہا۔

"گھر۔ تم میرا گھر جانتے ہو"...... اوسلو نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... فوسٹر نے مسکرا کر کہا تو اوسلو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کل کس ٹائم"...... اوسلو نے اسے اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

"میں صبح دس بجے تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا"...... فوسٹر نے کہا تو اوسلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فوسٹر نے اس سے ہاتھ ملایا اور بار کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

دوسرے روز اوسلو ابھی سو کر اٹھا ہی تھا کہ کال بیل بجی تو وہ چونک پڑا اس نے وال کلاک کی طرف دیکھا تو وال کلاک پر دس بج رہے تھے۔

"یہ فوسٹر تو اپنے وقت کا بڑا پابند معلوم ہوتا ہے"...... اوسلو نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ساری رات فوسٹر کے بارے میں سوچا تھا اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ اگر فوسٹر اسے اپنے کسی جال میں پھنسانا چاہتا ہے تو وہ فوسٹر کو اپنے خلاف کوئی ثبوت نہیں دے گا وہ اس سے صرف اسی لئے

اس کام کی حامی بھرے گا کہ اسے دولت کی ضرورت ہے اور وہ ہاتھ آئی دولت گنوانا نہیں چاہتا۔ صرف حامی بھر لینے پر فوسٹر اس کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں بنا سکتا تھا اس لئے وہ مطمئن تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر ڈور آئی سے آنکھ لگائی تو اسے باہر فوسٹر کھڑا دکھائی دیا۔ فوسٹر اکیلا تھا البتہ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس دکھائی دے رہا تھا۔ اوسلو سمجھ گیا کہ بریف کیس میں فوسٹر اس کے لئے رقم ہی لایا ہو گا چنانچہ اس نے مسکراتے ہوئے لاک کھولا اور ہینڈل گھما کر فوسٹر کے لئے دروازہ کھول دیا۔

''ہیلو فوسٹر''...... اوسلو نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسے ہو''...... فوسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں ٹھیک ہوں۔ آؤ۔ اندر آؤ''...... اوسلو نے اسے راستہ دیتے ہوئے کہا اور فوسٹر سر ہلا کر اندر آ گیا۔ اوسلو نے باہر راہداری میں دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ اوسلو نے اطمینان بھرے انداز میں دروازہ بند کیا اور اسے دوبارہ لاک کر دیا۔ فوسٹر اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

''آؤ''...... اوسلو نے کہا تو فوسٹر سر ہلا کر اس کے ساتھ اندر آ گیا اور اوسلو اسے سٹنگ روم میں لے آیا۔ اس نے فوسٹر سے بیٹھنے کے لئے کہا تو فوسٹر ایک صوفے پر بیٹھ گیا اور اس نے بریف کیس سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھ دیا۔

''سوری۔ میں ابھی سو کر اٹھا ہوں اس لئے میری یہ حالت

ہے۔ بہرحال تم بتاؤ کیا لو گے''...... اوسلو نے کہا اس نے گون پہن رکھا تھا اور اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور دیر سے اٹھنے کی وجہ سے اس نے ابھی تک شیو بھی نہیں بنائی تھی اس لئے وہ اپنے اس حلیئے پر فوسٹر سے معذرت کر رہا تھا۔

''کوئی بات نہیں اور میں یہاں کھانے پینے کے لئے نہیں کام کے لئے آیا ہوں۔ تم بیٹھو''...... فوسٹر نے سنجیدگی سے کہا اور اوسلو اثبات میں سر ہلا کر اس کے سامنے بیٹھ گیا اس کی نظریں سامنے پڑے ہوئے بریف کیس پر جمی ہوئی تھیں۔ پانچ لاکھ ڈالر اسے معاوضے کے طور پر ملنے والے تھے اور واقعی یہ اتنی بڑی رقم تھی جو اوسلو نے کبھی ایک ساتھ نہیں کمائی تھی اس لئے اس رقم کے لئے اس کی آنکھوں میں لالچ کی چمک صاف دیکھی جا سکتی تھی۔

''وہ لڑکی نہیں آئی۔ کیا نام تھا اس کا۔ ہاں یاد آیا مس ڈونا۔ سوری بلیک ڈونا''...... اوسلو نے کہا۔

''تم سے کہا تو تھا کہ اس کی اور تمہاری ملاقات اس جہاز میں ہو گی جس میں تم پاکیشیا جاؤ گے''...... فوسٹر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ میں بھول گیا تھا''...... اوسلو نے کہا۔

''اب یہ رقم تمہاری ہے۔ تم کل ہی پاکیشیا کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ تمہارے کاغذات تیار ہیں۔ جہاز کی ٹکٹ تمہیں ایئر پورٹ پر مل جائے گی تم کاؤنٹر نمبر ایک سو تین پر جانا اور وہاں جو بھی ہو اسے اپنا نام بتانا وہ تمہیں ٹکٹ جاری کر دے گا''...... فوسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اور کوئی بات"...... اوسلو نے پوچھا۔

"نہیں۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ اور یہ علی عمران کی فائل ہے۔ اس فائل میں عمران کے بارے میں تمام تفصیل درج ہے کہ وہ کہاں رہتا ہے اور زیادہ تر کہاں آتا جاتا ہے۔ تم اسے جہاں بھی ہلاک کرو اس بات کی تصدیق ضرور کر لینا کہ وہ واقعی ہلاک ہوا ہے یا نہیں اور ہو سکے تو اس کی لاش کی تصویریں بھی بنا لینا"۔ فوسٹر نے کہا۔ اس نے بریف کیس کے اوپر والے خانے سے ایک فائل اور چند کاغذات کے ساتھ ایک پاسپورٹ نکال کر اوسلو کے ہاتھ میں دے دیئے۔

"بے فکر رہو۔ اول تو میں نے آج تک کسی کو ہلاک نہیں کیا۔ اب جب میں نے یہ کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو میں یہ کام پوری ذمہ داری اور ایمانداری سے کروں گا"...... اوسلو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کا جواب سن کر فوسٹر بھی مسکرا دیا۔

"مجھے یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ پکڑے جانے کی صورت میں تمہاری زبان پر میرا اور میری ایجنسی کا نام نہیں آئے گا"...... فوسٹر نے کہا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں ایسا کام ہی نہیں کروں گا جس میں میرے پکڑے جانے کا احتمال ہوتا ہو۔ لیکن بفرض محال ایسا ہو بھی گیا تو میں اوسلو ہوں اوسلو کساوا اور اوسلو کساوا ایک بار جو زبان دے دیتا ہے اسے نبھانے کے لئے اپنی جان تک دینے سے

گریز نہیں کرتا"...... اوسلو نے کہا۔

"گڈ۔ اسی لئے میں نے تم پر اعتماد کیا تھا اور یہ کام میں خود تمہارے پاس لایا تھا"...... فوسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جواب میں اوسلو بھی مسکرا دیا۔

"اب میں چلوں"...... فوسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اتنی جلدی۔ کچھ لو گے نہیں"...... اوسلو نے کہا اور ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خود بھی یہی چاہتا ہو کہ فوسٹر اب وہاں سے چلا جائے۔

"نہیں۔ جب تم واپس آؤ گے تو پھر مل کر کسی دوسری جگہ چلیں گے اور پھر مل کر تفریح کریں گے"...... فوسٹر نے کہا اور اوسلو ایک ہلکا سا قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"ڈن"...... اوسلو نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور فوسٹر نے بھی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر انہوں نے رسمی کلمات کہے اور اوسلو اسے دروازے تک چھوڑنے کے لئے آ گیا۔

فوسٹر نے اس سے ہاتھ ملایا اور وہاں سے رخصت ہو گیا۔

دروازے کو لاک لگا کر اوسلو واپس سٹنگ روم میں آیا جہاں میز پر ابھی تک بریف کیس کھلا ہوا تھا اور اس میں موجود ڈالرز کی گڈیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ اوسلو ندیدوں کی طرح ان گڈیوں کو بریف کیس سے نکال نکال کر میز پر سجانے لگا اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات تھے۔ جیسے پانچ لاکھ ڈالرز کی شکل میں

اسے واقعی دنیا کا بہت بڑا خزانہ انعام میں مل گیا ہو۔

دوسرے دن اوسلو ایئر پورٹ پر تھا۔ اسے کاؤنٹر نمبر ایک سو تیر سے اس کے نام کی ٹکٹ مل گئی اور وہ اگلے دو گھنٹوں بعد ار طیارے میں تھا جس سے اس نے پاکیشیا جانا تھا۔ وہ جلد سے جل جہاز کی سیٹ پر جانا چاہتا تھا۔ اسے اس لڑکی کو دیکھنا تھا جو اس کے ساتھ پاکیشیا جا رہی تھی۔ فوسٹر نے اس کے بارے میں زیادہ ن نہیں بتایا تھا لیکن اس کے باوجود اوسلو کو اس لڑکی کو دیکھنے کا اشتیاق ہو رہا تھا۔

جب وہ جہاز میں سوار ہو کر اپنی مخصوص سیٹ پر بیٹھا تو اسے ساتھ والی سیٹ پر ایک سیاہ فام لڑکی بیٹھی ہوئی دکھائی دی۔ جو دبلی پتلی سی تھی اور اس کے سر پر جیسے بالوں کی جھاڑی سی اگی ہوئی تھی۔ لڑکی کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی سی تھیں مگر اس کے ہونٹ بے حد موٹے تھے۔ وہ افریقی نژاد معلوم ہو رہی تھی اور اسے دیکھ کر کہا جا سکتا تھا کہ اس کا تعلق ان توہم پرست افریقی قبیلوں سے ہے جو اس قدر جدید دنیا میں بھی جنگلوں میں جاہلانہ زندگی گزارتے ہیں۔

اس لڑکی کو دیکھ کر اوسلو کے چہرے پر مایوسی سی چھا گئی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کے ساتھ جانے والی کوئی ایکریمی یا اسرائیلی لڑکی ہو گی جو نوجوان ہونے کے ساتھ ساتھ حسین بھی ہو گی لیکن یہاں معاملہ الٹ ہو گیا تھا۔ لڑکی جوان ضرور تھی لیکن اوسلو جیسے شخص کے لئے وہ اس کے مزاج کی نہیں تھی۔ ویسے بھی اس لڑکی کا نام

بلیک ڈونا تھا اس لئے اس کا رنگ سفید کیسے ہو سکتا تھا یہ سوچ کر اوسلو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اور پھر وہ اپنی مخصوص سیٹ پر آ کر بیٹھا تو وہ لڑکی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کی پیشانی پر ایک لمحے کے لئے ناگواری کے تاثرات نمایاں ہوئے اور پھر اس نے جہاز کی کھڑکی سے باہر جھانکنا شروع کر دیا جیسے اسے اوسلو میں کوئی انٹرسٹ نہ ہو۔

”میں اوسلو ہوں۔ اوسلو کساوا“...... اوسلو نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جانتی ہوں“...... لڑکی نے اس کی طرف دیکھے بغیر بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ شاید مس ڈونا ہیں“...... اوسلو نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اگر ہم اپنا سفر خاموشی سے اور ایک دوسرے سے انجان بن کر کریں تو زیادہ مناسب ہو گا نہ تم بور ہو گے اور نہ میں“...... ڈونا نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بڑے کڑوے لہجے میں کہا۔ وہ بے حد بدمزاج معلوم ہو رہی تھی۔ جیسے دوسروں سے بات کرنے کا اسے کوئی سلیقہ ہی نہ ہو۔

”لیکن ہم“...... اوسلو نے کہنا چاہا۔

”سنو میں بلیک ڈونا ہوں اور تمہارا نام اوسلو کساوا ہے اور مجھے تمہارے ساتھ پاکیشیا بھیجا جا رہا ہے۔ ہم دونوں میاں بیوی ہیں۔ ہم پاکیشیا میں سیر و سیاحت کے لئے جا رہے ہیں۔ ہمارے پاس

پاکیشیا کے ساتھ ٹرانزٹ ویزا بھی ہے اگر ہم چاہیں تو سیر و سیاحت کے لئے کافرستان، شوگران اور دوسرے ممالک میں بھی جا سکتے ہیں اور ہمیں یہ ویزے ایکریمیا کی طرف سے جاری کئے گئے ہیں۔ جنہیں کوئی چیلنج نہیں کر سکتا۔ یہ سب باتیں تم بھی جانتے ہو اور میں بھی۔ اس لئے ہمارے درمیان کوئی اور بات نہ ہی ہو تو اچھا ہے۔ میں خود مختار ہوں اور خود مختار ہی رہنا چاہتی ہوں۔ کوئی مجھ پر اپنا تسلط جمائے یا مجھے اپنی باتوں سے رجھانے کی کوشش کرے یہ مجھے پسند نہیں ہے۔ بس کافی ہے یا میں کچھ اور بھی کہوں“...... بلیک ڈونا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں اسی طرح بے حد کڑوا پن اور غصے کا عنصر تھا جیسے وہ اوسلو کے ساتھ زبردستی نتھی کی گئی ہو اور اسے اس بات کا غصہ ہو کہ اسے ایک اجنبی کے ساتھ بھیجا جا رہا ہے۔ نہ صرف بھیجا جا رہا ہے بلکہ اس کے ساتھ رہ کر اسے اس کی بیوی کا رول بھی نبھانا تھا اور شاید اسے اسی بات کا غصہ تھا جو اس کی کڑوی زبان کی شکل میں اس کے دل سے نکل رہا تھا۔

”میں سمجھ گیا۔ تم بے فکر رہو۔ میں تم سے اب کچھ نہیں پوچھوں گا“...... اوسلو نے اس کا کڑوا پن دیکھ کر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ جیسے اسے بلیک ڈونا کا روکھا اور کڑوا لہجہ پسند نہ آیا ہو۔

”تھینکس“...... بلیک ڈونا نے اسی انداز میں کہا اور اس نے منہ پھر کھڑکی کی طرف کر لیا۔ اوسلو چند لمحے اس کی طرف غصیلی نظروں

سے دیکھتا رہا پھر اس نے سر جھٹکا اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔ جیسے اس نے واقعی اس بدمزاج لڑکی سے بات نہ کرنے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہو۔

تھوڑی ہی دیر میں طیارے کے ٹیک آف کئے جانے کا اناؤنسمنٹ کیا جانے لگا اور تمام مسافروں کو اپنی سیٹوں پر بیلٹس باندھنے کا کہا گیا تو اوسلو اور بلیک ڈونا نے بھی اپنی سیٹوں کی سائیڈوں سے بیلٹ نکال کر باندھنے شروع کر دیئے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں طیارہ ٹیک آف کے لئے نہایت تیز رفتاری سے رن وے پر دوڑ رہا تھا۔ تیزی سے دوڑتا ہوا طیارہ رن وے کے اینڈنگ پوائنٹ تک گیا اور پھر اس نے یکلخت ٹیک آف کرتے ہوئے زمین چھوڑنی شروع کر دی اور طیارہ رن وے سے اٹھ کر افقی انداز میں آسمان کی بلندیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران نے اپنی کار ہوٹل وائٹ سٹار کی پارکنگ میں روکی اور کار سے اتر آیا۔ جیسے ہی وہ کار سے باہر نکلا پارکنگ بوائے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"سلام صاحب"...... پارکنگ بوائے نے عمران کو مخصوص انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا اور ایک کارڈ عمران کو تھما دیا۔

"سلام بھی کر رہے ہو اور مجھے کارڈ بھی تھما رہے ہو۔ کیا یہ تمہاری شادی کا کارڈ ہے"...... عمران نے پارکنگ کارڈ کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"صاحب یہ پارکنگ کارڈ ہے۔ شادی کا کارڈ ایسا تو نہیں ہوتا"...... پارکنگ بوائے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ شادی کا کارڈ ایسا نہیں ہوتا تو پھر کیسا ہوتا ہے"۔ عمران نے اس طرح حیرت کا اظہار کیا جیسے اس نے کبھی شادی کا کارڈ

دیکھا ہی نہ ہو۔

"کیوں مذاق کرتے ہو صاحب کیا تم نے کبھی شادی کا کارڈ نہیں دیکھا"...... پارکنگ بوائے نے ہنس کر کہا۔

"دیکھے ہیں بہت دیکھے ہیں لیکن بھائی قسم لے لو میں نے آج تک اپنی شادی کا ایک بھی کارڈ نہیں دیکھا کیونکہ وہ کبھی چھپا ہی نہیں"...... عمران نے کہا اور پارکنگ بوائے بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیوں صاحب، تمہاری ابھی شادی نہیں ہوئی ہے کیا"۔ پارکنگ بوائے نے پوچھا۔

"ہوئی تھی ایک مرتبہ"...... عمران نے بڑے دکھی لہجے میں کہا۔

"تو کیا اس شادی کا کارڈ نہیں چھپایا تھا تم نے"...... پارکنگ بوائے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں یار۔ تیل، مہندی، شادی اور دعوت ولیمہ سب کچھ ہو گیا تھا، بعد میں خیال آیا کہ میں نے تو شادی کے کارڈ چھپوائے ہی نہیں، بس اس خیال کا آنا تھا کہ میں دوڑا دوڑا پریس میں پہنچ گیا مگر پھر اچانک"...... عمران نے بڑے دکھی لہجے میں کہا۔

"پھر صاحب۔ پھر اچانک کیا ہوا اور تمہیں کارڈ چھپوانے کا خیال شادی کے بعد کیوں آیا تھا"...... پارکنگ بوائے نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکر کرو کہ خیال آ گیا تھا ورنہ بڑی بدنامی ہوتی کہ شادی کے کارڈ چھپے ہی نہیں اور دعوت ولیمہ ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"اچھا پھر کیا ہوا تم بتا رہے تھے کہ تم کارڈ چھپوانے کے پریس میں گئے تھے اور پھر اچانک"...... پارکنگ بوائے نے اس لہجے میں کہا جیسے عمران اسے بڑی دلچسپ کہانی سنا رہا ہو۔

"پھر کیا ہونا تھا پریس کے سامنے شادی کے کارڈ چھپوانے والوں کی بہت بڑی لائن لگی ہوئی تھی۔ اتنی لمبی لائن کہ اگر میں وہاں انتظار کرتا تو میری بیوی میرے انتظار میں بوڑھی ہو جاتی اس لئے میں نے کارڈ چھپوانے کا خیال ہی ذہن سے نکال دیا پھر ایسا ہوا کہ اچانک میری آنکھ کھل گئی اور مجھے معلوم ہوا کہ میں نے یہ سب خواب میں دیکھا ہے۔ خواب دیکھ کر مجھے مایوسی بھی ہوئی اور خوشی بھی۔ مایوسی اس لئے کہ میری خواب میں شادی ہوئی تھی۔ اور میں خوش اس لئے تھا کہ کارڈ چھپے بغیر میری شادی نہیں ہوئی تھی ورنہ واقعی میں عزیزوں اور دوستوں کو کیا منہ دکھاتا"۔ عمران نے کہا اور پارکنگ بوائے بے اختیار ہنسنے لگا۔

"کیوں بھائی۔ ہنس کیوں رہے ہو ایک تو میں ابھی تک کنوارا ہوں اور اوپر سے تم ہنس کر میرا مذاق اڑا رہے ہو"......عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں صاحب میں آپ کا مذاق نہیں اُڑا رہا"...... پارکنگ بوائے نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر کیا کوئی ہوائی اُڑا رہے ہو"......عمران نے منہ بنا کر کہا اور پارکنگ بوائے کی ہنسی تیز ہوگئی۔

"سوری صاحب۔ میں تو صرف آپ کے مذاق پر ہنس رہا تھا"...... پارکنگ بوائے نے کہا۔

"میرے مذاق پر۔ کیا مطلب۔ میں نے تم سے کون سا مذاق کیا ہے"......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی خواب میں شادی والی بات مذاق نہیں تو اور کیا تھا جناب"...... پارکنگ بوائے نے کہا۔

"لاحول ولا قوۃ، ایک تو میری شادی خراب ہو گئی ہے اور تم اسے مذاق کہہ رہے ہو"......عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور کارڈ جیب میں ڈالتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پارکنگ سے نکل کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کے پاس آیا جہاں ایک باوردی دربان باادب انداز میں کھڑا تھا۔ اس نے سر پر کُلّے دار پگڑی پہن رکھی تھی اور اس کی مونچھیں بے حد بڑی بڑی تھیں جو اس کے گالوں سے ہوتی ہوئیں اس کی کنپٹیوں تک جا رہی تھی۔ عمران کو آتے دیکھ کر اس نے ادب سے سر جھکا دیا۔

"ارے ارے کیا کر رہے ہو۔ مونچھیں گر جائیں گی"......عمران نے فوراً آگے بڑھ کر اسے کاندھوں سے پکڑتے ہوئے کہا اور دربان فوراً سیدھا ہو گیا اس نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھا جیسے اسے اس کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو پھر اس نے اِدھر اُدھر دیکھا لیکن وہاں اور کوئی نہیں تھا۔

"نہیں صاحب۔ یہ مونچھیں گرنے والی نہیں ہیں"...... دربان

نے مسکر کر مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

''ارے تو کیا تم ان مونچھوں کے وزن سے جھک گئے تھے اور کیا تم نے ان مونچھوں کو کسی گوند سے چپکا رکھا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں صاحب میں نے مونچھیں گوند سے نہیں چپکائی ہیں۔ یہ میری اصلی مونچھیں ہیں''...... دربان نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

''اصلی مونچھیں۔ کیا بات کر رہے ہو۔ تم خود اتنے دبلے پتلے ہو اور تمہاری مونچھیں اتنی بڑی۔ بلکہ یہ مونچھیں تو تمہارے منہ سے بھی بڑی ہیں اور ان مونچھوں میں تو تمہارا سارا چہرہ چھپ گیا ہے۔ ایسے لگ رہا ہے جیسے تم نے منہ پر مونچھیں نہ رکھی ہوں بلکہ مونچھوں کے نیچے منہ رکھا ہوا ہو''...... عمران نے کہا۔ دربان واقعی بے حد دبلا پتلا سا تھا اور اس کی مونچھیں اس کے چہرے کی مناسبت سے بہت بڑی تھیں۔

''بس صاحب۔ یہ میرا شوق ہے''...... دربان نے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

''کس کا شوق ہے کیا مونچھوں کو تاؤ دینے کا شوق ہے تمہیں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں مجھے بڑی بڑی مونچھیں رکھنے کا اور انہیں تاؤ دینے کا بے حد شوق ہے''...... دربان نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''بڑا عجیب شوق ہے میاں تمہارا۔ تمہارا سر تو بری طرح سے

تھک جاتا ہو گا اور تمہیں دوسروں کے سامنے بلکہ حجام کے سامنے بھی سر جھکانے میں پرابلم نہیں ہوتی ہو گی اتنی بڑی اور بھاری مونچھیں خود ہی تمہارا سر نیچے لے آتی ہوں گی''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''نہیں صاحب۔ میری مونچھیں بھاری نہیں ہیں۔ یہ صرف گھنی مونچھیں ہیں''...... دربان نے کہا۔

''تو پھر انہیں صرف مونچھیں نہیں گھنا جنگل کہا کرو۔ مونچھوں والا جنگل''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے''...... دربان نے کہا۔

''مونچھیں کم ہوں تو تمہیں کچھ سمجھ میں آئے۔ ان مونچھوں نے تمہارے کان بھی پکڑ رکھے ہیں۔ ایسی حالت میں تمہیں کسی بات کی کیا سمجھ آ سکتی ہے۔ جاؤ ابھی جاؤ کسی حجام کے پاس اور اپنی مونچھیں منڈوا کر آؤ۔ جاؤ فوراً''...... عمران نے کہا۔

''مونچھیں منڈوا دوں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں صاحب۔ میں اپنی مونچھیں کیوں منڈواؤں''...... دربان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ مونچھیں منڈوانے میں تمہیں شرم آتی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''صاحب آپ اندر جائیں پلیز''...... دربان نے جیسے زچ

ہو کر کہا۔

''اندر جاؤں۔ کیوں بھائی۔ کیا میں نے کسی کا خون کیا ہے۔ جو میں اندر جاؤں''...... عمران نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا مطلب ہے آپ ہوٹل کے اندر جائیں''...... دربان نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ اچھا۔ میں سمجھا تم مجھے دوسرے اندر بھیج رہے ہو۔ مطلب لاک اپ میں''...... عمران نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا جیسے لاک اپ کا سوچ کر وہ خوفزدہ ہو گیا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ دربان کچھ کہتا اچانک عمران کو ایک زور دار جھٹکا لگا اس کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے پھیلیں اور وہ اچھل کر دربان سے ٹکرایا۔

''ارے ارے۔ کیا کر رہے ہیں صاحب آپ''...... دربان نے گھبرا کر اسے دونوں ہاتھوں سے روکتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ دربان کے ہاتھوں میں بری طرح سے جھول گیا۔ دربان بری طرح سے چیخ رہا تھا اس نے شاید عمران کی کمر پر پھیلتا ہوا خون دیکھ لیا تھا۔ عمران اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔ عمران نے یکبارگی زور سے سر جھٹکا اور سیدھا ہونے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اسے ایک اور جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر دربان سے ٹکرایا اور اسے ساتھ لئے ہوئے نیچے گرتا چلا گیا۔ اس کی کمر خون سے سرخ ہوتی جا رہی تھی جیسے اس کی کمر میں گولیاں اتر گئی ہوں۔

اوسلو کساوا کی آنکھوں پر دوربین لگی ہوئی تھی اور وہ کافی دیر سے ہوٹل وائٹ سٹار کی طرف آنے جانے والی کاروں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

وہ ہوٹل وائٹ سٹار کے بالکل سامنے ایک دوسرے ہوٹل کے تھرڈ فلور کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ یہ ہوٹل، وائٹ سٹار کی طرح فائیو سٹار تو نہیں تھا لیکن دوسرے ہوٹلوں کی بہ نسبت اس ہوٹل کا رکھ رکھاؤ اور انتظام بہت اچھا تھا اور یہ ہوٹل چھ منزلہ تھا جسے اس انداز میں ڈیزائن کیا گیا تھا کہ اس کے چاروں طرف موجود کمروں کے باہر کھڑکیوں میں باقاعدہ گیلریاں سی بنی ہوئی تھیں جہاں کھڑے ہو کر لوگ باہر کا آسانی سے نظارہ کر سکتے تھے اور ٹاپ فلور سے تو تقریباً آدھا شہر دیکھا جا سکتا تھا۔

اوسلو کساوا نے پاکیشیا آتے ہی خاص طور پر اس فائل کا مطالعہ

کرنا شروع کر دیا تھا جس میں عمران کی ایکٹیوٹیز کے بارے میں تمام تفصیلات موجود تھیں۔ اس فائل کے مطابق عمران فراغت کے دنوں میں اپنے فلیٹ میں ہی رہتا تھا اور بلا ضرورت کئی کئی روز فلیٹ سے باہر ہی نہیں آتا تھا اور اگر اس کا موڈ ہوتا تو وہ یونہی بے مقصد ہوٹل گردی شروع کر دیتا تھا یا پھر وہ ٹیکنی کلر لباس پہن کر سڑکوں پر آوارہ گردی کرتا ہوا نظر آتا تھا۔

اوسلو نے نہایت باریک بینی سے اس فائل کو پڑھا تھا لیکن اسے ایسا کوئی پوائنٹ نہیں ملا تھا جہاں وہ آسانی سے عمران کو نشانہ بھی بنا سکتا ہو اور خود کو بچا بھی سکتا ہو۔ اس کا مشن صرف عمران کی ہلاکت سے ہی تھا۔ عمران کو ہلاک کرنے کے بعد وہ آزاد ہو جاتا اور پھر وہ واپس ایکریمیا بھی جا سکتا تھا اور سیر و سیاحت کے لئے کسی دوسرے ملک بھی کیونکہ اسے ایکریمیا کی طرف سے جو ویزہ جاری کیا گیا تھا وہ ٹرانزٹ ویزہ تھا جس کی رو سے اوسلو پوری دنیا کی سیاحت کرنے کے لئے نکلا تھا۔

پاکیشیا میں آ کر بلیک ڈونا نے ایئر پورٹ تک ہی اوسلو کا ساتھ دیا تھا۔ طویل ترین سفر میں اس نے واقعی اوسلو سے کوئی بات نہیں کی تھی اور نہ ہی اوسلو نے اس سے دوبارہ کوئی بات کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ چونکہ میاں بیوی کی حیثیت سے ٹریول کر رہے تھے اس لئے ان کا امیگریشن کی حد تک ساتھ رہنا ضروری تھا۔ ایئر پورٹ سے باہر آتے ہی ان کے راستے الگ الگ ہو گئے تھے۔

پاکیشیا میں اس بات کی کوئی ممانعت نہیں تھی کہ ایک جوڑا اکٹھا سیر و سیاحت کرتا ہے یا الگ الگ رہ کر۔

اس کے بعد اوسلو کو اس بات کا پتہ ہی نہیں تھا کہ بلیک ڈونا کہاں گئی ہے اور کیا کر رہی ہے۔ اس کے پاس بلیک ڈونا کے سیل فون کا نمبر تھا اور اس نے بھی بلیک ڈونا کو اپنے سیل فون کا نمبر دے دیا تھا تاکہ پاکیشیائی قانون کے تحت اگر انہیں ایک ساتھ کسی بھی سلسلے میں بلایا جائے تو وہ ایک دوسرے کو انفارم کر سکیں۔ لیکن اب تک ایسا نہیں ہوا تھا۔ نہ اوسلو نے بلیک ڈونا سے رابطہ کیا تھا اور نہ ہی بلیک ڈونا نے اسے فون کیا تھا۔

اوسلو ایک متوسط ہوٹل میں رہائش پذیر ہو گیا تھا۔ وہ چونکہ پاکیشیا میں ایک سیاح کی حیثیت سے آیا تھا اس لئے وہ رات ہوٹل میں گزارتا تھا اور دن بھر وہ شہر میں گھومتا پھرتا تھا۔ وہ زیادہ تر کنگ روڈ کی طرف ہی گھومتا نظر آتا تھا جہاں عمران کا فلیٹ تھا۔ فلیٹ کے ساتھ ساتھ وہ ان تمام جگہوں پر بھی گیا تھا جہاں عمران زیادہ تر آتا جاتا تھا۔ ان تمام جگہوں کا اس نے بغور جائزہ لیا تھا لیکن اسے وہاں ایسا کوئی سپاٹ نہیں ملا تھا جہاں سے وہ آسانی سے عمران کو نشانہ بنا سکتا ہو۔ اس کے بعد اسے یہ بھی چیک کرنا تھا کہ عمران ہلاک ہوا بھی ہے یا نہیں۔ فوسٹر نے اسے سختی سے ہدایات دی تھیں کہ جب تک تصدیق نہ ہو جائے کہ عمران ہلاک ہو گیا ہے تب تک اس کا مشن مکمل نہیں ہو گا۔ اس لئے اوسلو ایسا سپاٹ منتخب کرنا

چاہتا تھا جہاں سے عمران کو ڈائریکٹ ہٹ کرنے کے بعد وہ اس
کے قریب جا کر عمران کی لاش بھی دیکھ سکے تاکہ وہ کنفرم ہو جائے
کہ اس نے جسے ہلاک کیا ہے وہ واقعی عمران ہی ہے۔ اسے عمران
کی لاش کی تصاویر بھی بنانی تھیں اور وہ یہ بھی چاہتا تھا کوئی یہ بھی
نہ جان سکے کہ عمران کو ہلاک کرنے والا ایکریمیا کا شارپ شوٹر اور
کرائم ماسٹر اوسلو کساوا ہے۔

عمران کو ٹارگٹ کرنے کے لئے اوسلو کساوا نے شہر کے مختلف
علاقوں کو دیکھنا شروع کر دیا تھا پھر اسے ہوٹل وائٹ سٹار اور اس
کے سامنے دوسرے ہوٹل گولڈسن دکھائی دیئے۔ اوسلو نے دونوں
ہوٹلوں کی لوکیشن چیک کی تو اسے وہاں ایک ایسا سپاٹ مل گیا جہاں
سے وہ آسانی سے عمران کو نشانہ بنا سکتا تھا اور پھر وہ وہاں جا کر
عمران کی لاش کی تصاویر بھی آسانی سے بنا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے
ہوٹل گولڈسن کے تھرڈ فلور پر ایک کمرہ حاصل کیا اور وہاں شفٹ ہو
گیا۔ اس کا کمرہ نمبر ایک سو چالیس تھا اور یہ کمرہ ٹھیک اس طرف
کھلتا تھا جہاں سے ہوٹل وائٹ سٹار کا وسیع کمپاؤنڈ اور مین ڈور
صاف دیکھا جا سکتا تھا۔

اوسلو نے عمران کا ڈیتھ سپاٹ بنانے کے بعد جدید رائفل اور
چند ضروری چیزیں پرچیز کرنا شروع کر دیں۔ ایک کرائم سینڈیکیٹ
سے اس نے جدید دور مار رائفل ایم ایم تھرٹی حاصل کی جسے کئی
حصوں میں کھول کر آسانی سے جوڑا جا سکتا تھا اور اس رائفل سے

ایک ہزار میٹر تک کے ٹارگٹ کو بھی آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا
تھا۔ اس رائفل سے نکلنے والی گولی نوکیلی ہونے کے ساتھ ساتھ
تقریباً ایک انچ لمبی ہوتی تھی جو انسانی جسم کو چھیدتی ہوئی دوسری
طرف نکل جاتی تھی اور انسان فوراً ہلاک ہو جاتا تھا۔

اوسلو نے عمران کو ٹارگٹ کرنے کی مناسب جگہ تو ڈھونڈ لی تھی
لیکن اب وہ عمران کو اس وقت ٹارگٹ کر سکتا تھا جب عمران کسی
طرح ہوٹل وائٹ سٹار کی طرف آ جاتا۔

اوسلو نے کچھ سوچ کر عمران کے فلیٹ میں عمران کے لئے ایک
پیغام چھوڑا۔ اس نے پیغام عبرانی زبان میں لکھ کر عمران کے فلیٹ
کے دروازے کے نیچے ڈال دیا۔ اس نے پیغام میں لکھا تھا کہ اس
کے پاس ایک اسرائیلی ایجنٹ کے بارے میں انفارمیشن ہے۔ جو
پاکیشیا میں موجود ہے اور وہ اس اسرائیلی ایجنٹ کے بارے میں
عمران کو بتانا چاہتا ہے اور چونکہ اس کی باقاعدہ نگرانی کی جا رہی
ہے اس لئے وہ عمران سے ڈائریکٹ نہیں مل سکتا۔ اگر عمران اگلے
دن دوپہر دو بجے ہوٹل وائٹ سٹار آ جائے تو وہ اس سے ہوٹل کے
کمپاؤنڈ میں آ کر مل سکتا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ یہ تحریر وہ
ایک غیر مطلق آدمی کے ذریعے اس تک پہنچا رہا ہے۔ ساتھ ہی اس
نے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اگر اس کے بتائے ہوئے وقت پر عمران
ہوٹل وائٹ سٹار نہ آیا تو وہ وہاں سے چلا جائے گا۔

تحریر عمران کے فلیٹ کے دروازے میں ڈالنے کے بعد اوسلو

کساوا کو یقین تھا کہ عمران ایک بار تو ہوٹل وائٹ سٹار ضرور آ
گا۔ اس نے جان بوجھ کر خط عبرانی زبان میں لکھا تھا اور ایک
اسرائیلی ایجنٹ کا ذکر کیا تھا جس سے عمران لامحالہ چونک سکتا تھا
چنانچہ اگلے دن وہ عمران کو ٹارگٹ کرنے کے لئے ہوٹل گولڈسن کی
کھڑکی کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور دوربین سے سڑکوں پر آتی ہوئی
کاروں کو دیکھنے لگا۔ اسے یہ بھی یقین تھا کہ عمران اگر وہاں آیا تو
وہ اپنی سرخ سپورٹس کار میں ہی آئے گا جسے وہ فوسٹر کی دی ہوئی
تصویر میں پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔

سڑکوں پر دوڑتی ہوئی کاروں کے ساتھ ساتھ وہ ہوٹل کے مین
ڈور پر بھی نظر رکھ رہا تھا جہاں ایک بھاری مونچھوں والا دربان
بڑے اکڑے ہوئے انداز میں کھڑا تھا۔ اگر عمران اپنی سپورٹس کار
کی بجائے کسی اور ذریعے سے بھی وہاں پہنچتا تو تب بھی اوسلو کساوا
نے پیغام میں اسے کمپاؤنڈ میں ہی رہنے کا کہا تھا جہاں وہ اسے
آسانی سے نشانہ بنا سکتا تھا۔

اوسلو نے رائفل کے پارٹس جوڑ کر رائفل تیار کر رکھی تھی اس
نے رائفل میں گولیاں بھی لوڈ کر لی تھیں۔ رائفل اس کے قریب ہی
پڑی ہوئی تھی۔ رائفل کی نال پر باقاعدہ سائلنسر لگا ہوا تھا تاکہ گولی
چلنے کی صورت میں اس سے کوئی آواز نہ پیدا ہو سکے۔ ابھی دو بجنے
میں دس منٹ باقی تھے لیکن اس کے باوجود اوسلو کھڑکی میں نظریں
گاڑے بیٹھا ہوا تھا۔ عمران چونکہ پاکیشیائی ایجنٹ تھا اس کے لئے

ضروری نہیں تھا کہ وہ عین وقت پر ہی آتا۔ حقیقت کا پتہ لگانے
کے لئے وہ وقت سے پہلے بھی آ سکتا تھا۔ اس لئے اوسلو پہلے سے
ہی تیار بیٹھا ہوا تھا کہ جیسے ہی عمران وہاں آئے گا وہ اسے فوراً
گولی مار دے گا۔

اسے بس ایک بات کا خدشہ تھا کہ اسرائیلی ایجنٹ کے بارے
میں جاننے کے لئے عمران خود آنے کی بجائے کسی اور کو وہاں نہ
بھیج دے۔ اگر ایسا ہوتا تو اوسلو کا سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا اور پھر
اسے عمران کو وہاں لانے کے لئے نئی پلاننگ کرنی پڑتی۔ وہ عمران
کے ساتھیوں کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتا تھا کہ عمران چیکنگ
کے لئے وہاں کسے بھیجے گا اس لئے وہ دل ہی دل میں وہاں عمران
کے ہی آنے کی دعائیں مانگ رہا تھا اور پھر ابھی دو بجنے میں چار
منٹ باقی تھے کہ اس نے ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں ایک سرخ رنگ کی
سپورٹس کار داخل ہوتے ہوئے دیکھی۔

سرخ سپورٹس کار کو دیکھتے ہی اوسلو کی آنکھوں میں بے پناہ
چمک آ گئی اس نے فوراً دوربین ایڈجسٹ کی اور کار میں بیٹھے
ہوئے نوجوان کو دیکھنے لگا۔ کار چونکہ کار پارکنگ کی طرف جا رہی
تھی اس لئے اوسلو اس نوجوان کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ اس نے
فوراً دوربین ایک طرف رکھی اور رائفل اٹھا لی۔ رائفل پر بھی باقاعدہ
ٹیلی سکوپ نصب تھی۔ اوسلو نے ٹیلی سکوپ ایڈجسٹ کی اور ہوٹل
کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اسے اب عمران کے پارکنگ سے نکل کر

کمپاؤنڈ کی طرف آنے کا انتظار تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اسے ایک نوجوان پارکنگ شیڈ سے نکل کر مین ڈور کی طرف بڑھتا ہوا دکھا دیا تو اس کی انگلی فوراً رائفل کے ٹریگر پر آ گئی۔ لیکن نوجوان جس طرح چلتا ہوا مین ڈور کی طرف جا رہا تھا اس کی واضح شکل اب بھ اوسلو کو نظر نہیں آ رہی تھی۔ اوسلو بڑی بے چین نظروں سے اس نوجوان کے ایک بار پلٹ کر دیکھنے کے انتظار میں تھا۔ لیکن نوجوان بڑے اطمینان بھرے انداز میں مین ڈور کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ پھر اوسلو نے نوجوان کو بڑی بڑی مونچھوں والے دربان کے پاس رکتے ہوئے دیکھا۔

نوجوان دربان کے پاس کھڑا ہو کر یوں باتیں کرنا شروع ہو گیا تھا جیسے وہ اس کی جان پہچان کا ہو۔

"ہونہہ۔ یہ عمران نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ عمران ہوتا تو دربان کے ساتھ اس طرح باتیں نہ کر رہا ہوتا"...... اوسلو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ دوربین سے آنکھ جمائے اسی نوجوان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ نوجوان کا اسے سر ہی دکھائی دے رہا تھا جو دربان کے سامنے کھڑا اس سے بڑی بے تکلفی سے باتیں کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اوسلو چند منٹ اس نوجوان کا اپنی طرف پلٹنے کا انتظار کرتا رہا پھر اس نے کچھ سوچ کر دوربین سے اس نوجوان کو سر سے پاؤں تک دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر بے اختیار سفاکانہ مسکراہٹ آ گئی۔ وہ نوجوان کا چہرہ تو نہیں دیکھ پایا تھا لیکن اس نوجوان کا قد کاٹھ

عمران جیسا ہی تھا جس کے بارے میں فوسٹر کی دی ہوئی فائل میں تفصیل لکھی ہوئی تھی۔

اوسلو کساوا نے پہلے عمران کے سر میں گولی مارنے کا سوچا لیکن پھر اسے خیال آیا کہ اگر اس نے عمران کے سر میں گولی مار دی تو عمران کی کھوپڑی پھٹ جائے گی جس سے اس کی شناخت ہی ختم ہو جائے گی جبکہ اسے فوسٹر کو عمران کی لاش دکھانے کے لئے اس کی لاش کی تصویریں بھی بنانی تھیں اس لئے اس نے عمران کے سر کو نشانہ بنانے کی بجائے رائفل کی نال قدرے نیچے کی اور پھر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ رائفل کے آگے سائلنسر لگا ہوا تھا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ رائفل سے ایک گولی نکلی اور بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف بڑھتی چلی گئی اور پھر اوسلو نے دوربین سے عمران کو زور دار جھٹکا لگتے دیکھا ساتھ ہی اسے عمران کی کمر پر خون کا ایک دھبہ پھیلتا ہوا دکھائی دیا۔ عمران جھٹکا کھا کر دربان سے ٹکرایا تھا۔ دربان نے اسے سنبھالنا چاہا کہ اوسلو نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور پھر اس نے عمران کو دوسرا جھٹکا کھا کر دربان سمیت گرتے ہوئے دیکھا۔

"وہ مارا۔ اسے کہتے ہیں شارپ شوٹنگ۔ میری دونوں گولیاں ٹارگٹ کو ہی لگی ہیں اور اب میں دیکھتا ہوں کہ عمران کس طرح ان گولیوں سے زندہ بچتا ہے"...... اوسلو نے مسرت بھرے مگر زور دار انداز میں نعرہ مارتے ہوئے کہا۔

اس نے فورا رائفل ایک طرف رکھی اور دوربین اٹھا کر نہایت
احتیاط سے ہوٹل وائٹ سٹار کی طرف دیکھنے لگا جہاں عمران او
دربان گرے پڑے تھے اور ان کے پاس کئی افراد دوڑتے ہوئے
گئے تھے جن میں سے کچھ لوگ کمپاؤنڈ میں موجود تھے اور کچھ ہوٹل
کے مین ڈور سے باہر آئے تھے۔ دوربین سے اوسلو نے دربان
اٹھتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ دربان کا لباس خون سے بھرا ہوا تھا۔ و
جس طرح سے اٹھ رہا تھا اس سے اوسلو کو صاف اندازہ ہو گیا تھ
کہ اس کا ٹارگٹ عمران ہی بنا تھا جو بدستور زمین پر گرا ہوا تھا او
اس کی کمر خون سے سرخ ہوتی جا رہی تھی اور فرش پر بھی اس
خون پھیل رہا تھا۔

اوسلو تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے رائفل اور دوربین کمر
میں موجود بیڈ کے نیچے ڈالی اور دائیں طرف میز پر پڑا ہوا اپنا جد
سیل فون اٹھایا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ہوٹل وائٹ سٹار کے مین ڈور کے پاس عمران کی لاش زیادہ د
تک نہیں پڑی رہ سکتی تھی وہاں پولیس آ جاتی تو اوسلو کے لئے اس
لاش کی تصویریں بنانی مشکل ہو جاتیں اس لئے اس نے رائفل
کھول کر اسے پیک کرنے میں اپنا وقت ضائع کرنے کی بجا
سیل فون کے ڈیجیٹل کیمرے سے عمران کی لاش کی تصاویر بنانے
پروگرام بنا لیا تھا۔ کمرے سے نکل کر وہ بھاگتا ہوا سیڑھیوں ک
طرف آیا اور تیز تیز سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ وہ لفٹ کے انتظار میں

بھی اپنا ٹائم ویسٹ نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے سیڑھیوں کا
ہی انتخاب کیا تھا۔ سیڑھیاں اتر کر وہ گراؤنڈ فلور پر آیا اور پھر تیز
تیز چلتا ہوا مین ڈور کی طرف بڑھنے لگا۔ اپنے ہوٹل سے باہر آ کر
وہ سڑک پر آیا اور پھر وہ اسی طرح تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سامنے
موجود ہوٹل وائٹ سٹار کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں کمپاؤنڈ میں
اسے بے شمار افراد مین ڈور کے پاس جمع ہوتے ہوئے دکھائی دے
رہے تھے۔ اس کے چہرے پر بے پناہ جوش کے تاثرات تھے۔

کمپاؤنڈ میں داخل ہو کر اوسلو رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ
لوگوں کے درمیان راستہ بناتا ہوا تیزی سے مین ڈور کے پاس آ گیا
جہاں عمران کی لاش پڑی ہوئی تھی اور لوگ آپس میں چہ میگوئیاں
کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

وہ سب حیران تھے کہ ان میں سے کسی نے بھی گولی چلنے کی
آواز نہیں سنی تھی اور نوجوان اچھل کر دربان سے ٹکرایا تھا اور اس کی
کمر خون سے سرخ ہوتی چلی گئی تھی۔ دربان کا بھی رنگ اڑا ہوا تھا
اور وہ ایک طرف کھڑا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی لاش کی طرف
دیکھ رہا تھا جیسے اسے ہلاک کرنے میں اسی کا ہاتھ ہو۔ اس کی وردی
خون سے بھری ہوئی تھی اور عمران کی جہاں لاش پڑی تھی وہاں خون
کا تالاب سا بنتا جا رہا تھا۔ اوسلو لوگوں میں راستہ بناتا ہوا لاش کے
نزدیک پہنچ گیا اور پھر اس نے جب نوجوان کا چہرہ دیکھا تو اس
کے چہرے پر سکون آ گیا وہ بلاشبہ عمران ہی تھا جس کی فوسٹر نے

اسے تصویر دی تھی۔

عمران کے جسم میں کوئی حرکت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اوسلو چند لمحے غور سے عمران کی لاش دیکھتا رہا پھر اس نے غیر محسوس انداز میں اپنے سیل فون سے عمران کی لاش کی تصویریں بنانی شروع کر دیں۔ تصویریں بنانے کے ساتھ ساتھ اس نے ایک دو ویڈیو کلپس بھی بنا لئے تھے تا کہ وہ فوسٹر کو مکمل یقین دلا سکے کہ اس نے حقیقت میں اپنا ٹارگٹ ہٹ کر دیا ہے۔

ابھی اوسلو ویڈیو کلپس بنا ہی رہا تھا کہ اسے ہوٹل کے باہر سے پولیس موبائل کے سائرن سنائی دیئے۔ شاید کسی نے متعلقہ تھانے میں اطلاع دے دی تھی اس لئے پولیس موقع واردات کی طرف آ رہی تھی۔ اوسلو کو اب وہاں کوئی خطرہ تو نہیں تھا لیکن چونکہ اس کا کام ہو چکا تھا اس لئے اس کا وہاں رکنا بے کار ہی تھا۔ چنانچہ وہ لوگوں کے بیچ میں سے نکلا اور کمپاؤنڈ سے گزرتا ہوا ہوٹل سے باہر آ گیا جہاں دوسری طرف مین روڈ گزر رہا تھا۔ اوسلو کے چہرے پر بے پناہ اطمینان تھا اور اطمینان کیوں نہ ہوتا اس نے کرائم ماسٹر ہونے کا حق ادا کر دیا تھا اور ایک ایسے شخص کو ٹارگٹ کیا تھا جسے ہلاک کرنے کی حسرت اپنے دلوں میں لئے بڑے بڑے ایجنٹ قبروں میں جا پہنچے تھے۔

اوسلو اپنے خیالوں میں مست سڑک کراس کرنے ہی لگا تھا کہ اچانک دائیں طرف سے ایک سیاہ رنگ کی سیڈان اس کے قریب آ

کر رکی۔ اوسلو نے چونک کر دیکھا تو اسے کار میں ایک لڑکی بیٹھی ہوئی دکھائی دی اس لڑکی پر نظر پڑتے ہی اوسلو بری طرح سے اچھل پڑا۔ وہ لڑکی اس کے ساتھ جہاز میں سفر کرنے والی بلیک ڈونا تھی، وہی بلیک ڈونا جو پاکیشیا میں اپنے کسی دوسرے کام سے آئی تھی لیکن اسے اوسلو کے ساتھ اس کی بیوی بنا کر بھیجا گیا تھا اور وہ ایئر پورٹ سے ہی اس سے الگ ہو گئی تھی۔

''کار میں بیٹھو۔ ہری اَپ''۔ بلیک ڈونا نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے دائیں طرف جھک کر اس کی طرف کا دروازہ کھول دیا۔ اوسلو نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا اور پھر وہ فوراً بلیک ڈونا کی ساتھ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے سیٹ پر بیٹھتے ہی دروازہ بند کیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ بلیک ڈونا سے کچھ پوچھتا بلیک ڈونا نے فوراً کار آگے بڑھا دی۔

ایک ہال نما کمرے کے وسط میں بڑی سی میز موجود تھی جس کے گرد چار کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ کرسیوں پر چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک نوجوان لڑکی تھی اور باقی تین نوجوان مرد تھے۔ ان سب کے چہروں پر سنجیدگی تھی اور وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ چاروں کے سامنے لیپ ٹاپ کمپیوٹرز رکھے ہوئے تھے جن پر ایک جیسا ٹیکسٹ ڈرافٹ تھا اور وہ بڑی انہماکی سے ڈرافٹ پڑھنے میں مصروف نظر آ رہے تھے۔

کمرے کی چھت پر ایک ہلکے پاور کا بلب جل رہا تھا جس سے کمرے میں نہ ہونے کے برابر روشنی ہو رہی تھی، صرف لیپ ٹاپ کمپیوٹرز سکرینوں کی وجہ سے ان چاروں کی آنکھیں اور چہرے چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی فراخ پیشانیاں اور ان کی

آنکھوں کی چمک ان کی ذہانت و فطانت کا ثبوت دے رہی تھیں اور ان کے چہروں پر بے پناہ خود اعتمادی اور ٹھوس سنجیدگی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔ جیسے وہ کسی بہت بڑے اور اہم کام کے لئے وہاں اکٹھے ہوئے ہوں اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے وہ پوری انہماکی سے تیار ہوں۔

کمرے کے شمال میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ کمرے میں میز اور کرسیوں کے سوا کوئی سامان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

اچانک ان چاروں کے لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی سکرینوں پر سے ٹیکسٹ ڈرافٹ غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ایک نقاب پوش کا چہرہ دکھائی دینے لگا۔ نقاب پوش کا چہرہ مکمل طور پر سیاہ نقاب میں ڈھکا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں پر بھی سیاہ رنگ کا چشمہ دکھائی دے رہا تھا۔ سکرینوں پر وہ چاروں نقاب پوش کو دیکھ کر سیدھے ہو گئے۔

''کیا آپ سب نے اپنی فائلوں کا مطالعہ کر لیا ہے''...... نقاب پوش نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ کرختگی تھی۔

''یس سر۔ ہم چاروں نے فائلیں پڑھ لی ہے''...... لڑکی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور تینوں نوجوانوں نے بھی اس کی تقلید میں اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''گڈ۔ اب آپ باری باری اپنا تعارف کرائیں''...... نقاب پوش نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام سونیا ہے جناب۔ اور میں ریڈ سیکورٹی فورس سے ریفر کی گئی ہوں۔ ریڈ سیکورٹی فورس میں میرا رینک انسپکٹر کا تھا"۔ لڑکی نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے ملٹری انٹیلی جنس سے ریفر کیا گیا ہے جناب۔ میرا نام دلاور ہے۔ ملٹری انٹیلی میں، میں میجر ہوں"...... دائیں طرف بیٹھے ہوئے ایک نوجوان نے لڑکی کے بعد اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اور آپ"...... سکرین پر موجود نقاب پوش نے دوسرے نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں کیپٹن جمال ہوں جناب اور مجھے ملٹری سیکرٹ سروس سے بھیجا گیا ہے"...... دوسرے نوجوان نے کہا۔

"میرا نام عاشق علی ہے جناب اور میں ٹاپ سیکرٹ ایجنسی سے آیا ہوں۔ میرا رینک سارجنٹ کا ہے جناب"...... تیسرے شخص نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ آپ چاروں کو یہاں جس مقصد کے لئے بلایا گیا ہے اس کی تفصیلات آپ اپنے کمپیوٹرز پر پڑھ چکے ہیں۔ اس مقصد کے لئے میں نے دو سو افراد کا مختلف ایجنسیوں سے انتخاب کیا تھا لیکن ان دو سو افراد میں سے آپ چار ہی میری توقعات اور میرے اعتماد پر پورے اترے تھے۔ آپ کی ٹریننگ، آپ کی ذہانت اور آپ کے اندر چھپی ہوئی منفرد صلاحیتوں کی بناء پر میں نے آپ چاروں کو خصوصی طور پر اپنے ڈیپارٹمنٹ میں ٹرانسفر کرایا ہے۔ آپ

میں وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں جن کی میرے ڈیپارٹمنٹ کو اشد ضرورت تھی۔ آپ میک اپ ایکسپرٹ بھی ہیں اور آوازیں بدلنے کا فن بھی جانتے ہیں اور میں نے جس کام کے لئے آپ کو چنا ہے اس کے لئے مجھے ایسی ہی چند خصوصیات کی ضرورت تھی۔ آپ میرے ڈیپارٹمنٹ کے ایک نئے سیکشن کے تحت کام کریں گے اور جس کام کے لئے میں نے آپ کو یہاں بلایا ہے اس کی آپ کو کچھ ٹریننگ دی جا چکی ہے باقی میں خود آپ کی اپنے طور پر مزید ٹریننگ کروں گا جب آپ میری دی ہوئی ٹریننگ میں پرفیکٹ ہو جائیں گے تب آپ کو ان چار افراد کی جگہ دے کر کام کرنے کے لئے باہر بھیج دیا جائے گا اور اگر آپ میری دی ہوئی ٹریننگ کے تحت کام کرتے رہے اور آپ کو جس مقصد کے لئے باہر بھیجا گیا اور اس مقصد میں آپ کامیاب ہو گئے تو میں آپ کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کا مستقل رکن بنا لوں گا اور آپ سب کو بھی وہی مراعات حاصل ہو جائیں گی جو میرے ڈیپارٹمنٹ کے فرسٹ سیکشن کے ممبران کو حاصل ہیں۔ لیکن اس سب کے لئے آپ سب کو اپنی اہمیت منوانی ہو گی اور یہ ثابت کرنا ہو گا کہ میں نے آپ کا غلط انتخاب نہیں کیا تھا۔ کمپیوٹرز پر آپ نے جن چار افراد کی فائلوں کا مطالعہ کیا ہے اور جن کے ویڈیو کلپس آپ کو دکھائے گئے ہیں آپ کو ہر حال میں خود کو ان کے روپ میں ڈھالنا ہو گا اور انہیں کے انداز اور انہی کے ناموں کے تحت کام کرنا ہوگا۔ یہاں تک کہ

آپ ایک دوسرے سے الگ الگ رہنے کی صورت میں بھی خود کو وہی تصور کریں گے جس روپ میں آپ کو لایا جائے گا۔ اگر آپ میں سے کسی نے معمولی سی بھی غلطی کی تو یہ یاد رکھیں میری لغت میں ایک غلطی کا مطلب بھول ہوتا ہے اور میں بھول کرنے والے کو کسی بھی صورت میں معاف نہیں کرتا۔ میں بھول کرنے والوں کو صرف اور صرف موت کی ہی سزا دیتا ہوں اور ایک بار میں جو فیصلہ کر لوں اس فیصلے کو اس ملک کا صدر بھی نہیں بدل سکتا۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ اور کہوں آپ ایک بار پھر سوچ لیں کہ کیا آپ خود کو ان چار افراد کی جگہ لینے کا اہل سمجھتے ہیں اور کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ان چاروں کا روپ دھار کر خود کو بالکل ان جیسا ہی بنا سکیں اور کیا آپ کو یقین ہے کہ ان چاروں کی جگہ آپ سے جو بھی کام لیا جائے گا آپ اس پر اسی طرح سے عملدرآمد کریں گے جیسا آپ کو حکم دیا جائے گا‘‘...... نقاب پوش نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’یس سر۔ میں خود کو اس کام کا اہل سمجھتی ہوں اور یہ میری خوش نصیبی ہوگی کہ میں آپ اور آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے انڈر کوئی کام کر سکوں۔ فائل کی تفصیلات میں نے پڑھ لی ہیں اور میں اس کام کے کرنے کے لئے بخوشی تیار ہوں‘‘...... سب سے پہلے انسپکٹر سونیا نے ہاتھ اٹھا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’میں بھی آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں خوش دلی سے کام کروں گا

جناب اور جس کام کے لئے آپ نے مجھے چنا ہے میں اس کام میں پورا اترنے کے لئے ایمانداری اور انتہائی ذمہ داری سے اپنا رول نبھانے کے لئے تیار ہوں‘‘...... کیپٹن جمال نے بھی ہاتھ اٹھا کر جواب دیا اسی طرح باقی دو نے بھی نقاب پوش کو اپنی دلی اور ذہنی ہم آہنگی سے آگاہ کر دیا وہ چاروں نقاب پوش کے ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے کے لئے آمادہ تھے اور وہ سب اسے اپنی خوش نصیبی تصور کر رہے تھے جس کام کے لئے انہیں خاص طور پر چنا گیا تھا۔

’’گڈ شو۔ آپ کے نئے سیکنڈ سیکشن کا نام فور ماسٹرز رکھا جا رہا ہے۔ میں نے بطور چیف آپ کی ٹریننگ کی ہے اور میں آپ سب کی مزید ٹریننگ بھی کروں گا اور اصلاح بھی تاکہ آپ مستقبل میں میرے رئیل ڈیپارٹمنٹ میں اپنی جگہ بنا سکیں۔ انسپکٹر سونیا اس گروپ کی ڈپٹی ہوگی جسے جولیانا فٹز واٹر کا میک اپ کیا جائے گا اور انسپکٹر سونیا اس میک اپ کے بعد جولیانا فٹز واٹر بن کر رہے گی اور اسے ہر حال میں یہ بھولنا ہوگا کہ وہ کبھی انسپکٹر سونیا تھی۔ اور آپ سب بھی اسے جولیا ہی سمجھیں گے اور میرے بعد آپ جولیا کی ہدایات پر عمل کریں گے اور اس کی ہدایات پر اس طرح عمل کریں گے جیسے آپ میرے حکم کی تعمیل کریں گے۔ اگر اس سلسلے میں آپ کو کوئی اعتراض ہے تو بتا دیں‘‘...... نقاب پوش نے کہا۔

’’نو سر۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہمیں آپ کی اور مس جولیا کی سربراہی منظور ہے۔ ہم ان کے ہر حکم کو آپ کا ہی حکم سمجھ

کر پورا کریں گے“...... کیپٹن جمال نے کہا اور باقی دو نے بھی کیپٹن جمال کی تقلید میں اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”گڈ۔ کیپٹن جمال آپ کو صفدر سعید کی جگہ لینی ہے۔ آپ کا میک اپ کر کے صفدر بنا دیا جائے گا آپ نے صفدر کی آواز کی نقل بھی کرنی ہے اور بالکل ایسا ہی انداز اپنانا ہے جس سے کسی کو اس بات کا معمولی سا بھی اندازہ نہ ہو کہ آپ صفدر نہیں بلکہ کیپٹن جمال ہیں۔ اس کے لئے آپ کو صفدر کی ویڈیوز دکھا دی گئیں ہیں اور اس سلسلے میں آپ کو خاص حد تک ٹرینڈ بھی کر دیا گیا ہے۔ آپ بھی میرے حکم ثانی تک صفدر سعید بنے رہیں گے“...... نقاب پوش نے کیپٹن جمال سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس چیف۔ میں صفدر سعید ہوں اور میں اس کا رول بخوبی نبھا سکتا ہوں“...... کیپٹن جمال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اور آپ میجر دلاور۔ آپ کو کیپٹن شکیل کی جگہ لینی ہے۔ جس کے لئے آپ کی بھی ٹریننگ کر دی گئی ہے“...... نقاب پوش نے کہا۔

”یس چیف۔ میں کیپٹن شکیل کی جگہ لینے کے لئے تیار ہوں اور میں آج سے بلکہ ابھی سے خود کو کیپٹن شکیل تصور کرتا ہوں“۔ میجر دلاور نے بھی بڑے ادب بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سارجنٹ عاشق علی۔ آپ کو تنویر کی جگہ کام کرنے کے لئے یہاں لایا گیا ہے۔ کیا آپ خود کو تنویر کی جگہ کام کرنے کا اہل سمجھتے

ہیں“...... نقاب پوش نے چوتھے شخص سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”یس باس۔ میں تنویر ہوں اور میں اپنی ٹریننگ کے تحت نہ صرف تنویر کی آواز کی نقل کر سکتا ہوں بلکہ میں تنویر کے وہ تمام انداز اختیار کر سکتا ہوں جو اس کا خاصہ ہیں“...... سارجنٹ عاشق علی نے تنویر کی آواز میں کہا۔

”ویل ڈن۔ میرے ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے آپ کو اسلحہ اور چند مخصوص چیزیں دی جائیں گی تاکہ آپ اپنی حفاظت کے ساتھ ساتھ مجرموں اور دشمنوں کی بیخ کنی کر سکیں۔ اس کے علاوہ آپ سب کو واچ ٹرانسمیٹر اور سپیشل سیل فون بھی دیئے جائیں گے تاکہ آپ مجھ سے اور ایک دوسرے سے رابطہ رکھ سکیں۔ اس کے علاوہ آپ سب کو رہائش گاہیں اور گاڑیاں بھی مہیا کی جائیں گی اور آپ کی سیکورٹی کے لئے آپ سب کو سپیشل کارڈز بھی جاری کئے جائیں گے تاکہ آپ اپنا ہر کام تسلسل اور بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رکھ سکیں اور پاکیشیا کا کوئی بھی ادارہ آپ کی راہ میں رکاوٹ پیدا نہ کر سکے“...... چیف نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”یس چیف“...... ان سب نے بیک وقت کہا۔

”فی الحال آپ سب کی رہائشیں وہی ہوں گی جو اصل ممبران یعنی جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کی اصل رہائش گاہیں ہیں۔ آپ کو انہی کے زیر استعمال رہنے والی کاریں بھی دی جائیں گی۔ آپ سب کا ان چاروں ممبران کا گٹ کرنے کے بعد اس کیس

کے لئے تیار کیا جائے گا جس کے لئے خاص طور پر میں نے دو افراد سے آپ سب کا چناؤ کیا ہے اور اب آپ اگر چاہیں تو مجھ سے کیس کے متعلق سوال کر سکتے ہیں“...... چیف نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

”چیف“...... میجر دلاور نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

”یس کیپٹن شکیل پوچھیں۔ کیا پوچھنا ہے آپ کو“...... چیف نے میجر دلاور کو کیپٹن شکیل نے نام سے پکارتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”چیف۔ جس کام کے لئے آپ نے ہم چاروں کو اپنے ڈیپارٹمنٹ میں ٹرانسفر کرایا ہے۔ کیا آپ کے فرسٹ سیکشن کے اصلی افراد اس کام کے اہل نہیں تھے یا وہ کسی اور طرف مصروف ہیں“...... میجر دلاور نے پوچھا۔

”آپ کی دوسری بات درست ہے۔ فرسٹ سیکشن کے چاروں ممبر پاکیشیا کے مفاد کے لئے کام کر رہے ہیں اور وہ چاروں جس پوزیشن پر ہیں انہیں وہاں سے کسی بھی صورت میں نہیں ہٹایا جا سکتا۔ یہاں ایک نیا مسئلہ شروع ہو گیا ہے جس کے لئے ان کی اصلی شکلوں میں یہاں رکھنا بے حد ضروری تھا۔ اس کے علاوہ پاکیشیا سکرٹ سروس کو چند نئے چہروں کی تلاش تھی جو آپ کی شکل میں مجھے مل گئے ہیں۔ اب آپ کی کارگردگی پر منحصر ہے کہ آپ خود کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مستقل ممبر بننے کے لئے خود کو اس

قابل بناتے ہیں یا نہیں۔ فی الحال نئے کیس کو نپٹانے کے لئے آپ کا الگ سے سیکشن بنایا گیا ہے جسے فور ماسٹرز کا نام دیا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ فور ماسٹرز ثابت ہوتے ہیں یا نہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ جس طرح فرسٹ سیکشن کے ممبران کی کارکردگی دنیا سے چھپی ہوئی نہیں ہے اسی طرح آپ کا سیکشن بھی اپنی کارکردگی کا لوہا منوا لے گا اور آپ بھی پاکیشیا کے مفادات اور سالمیت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور وقت پڑنے پر اپنے ملک اور قوم کے لئے اپنی جانیں بھی دے دیں گے“...... چیف نے کہا جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو تھا۔

”یس چیف۔ ہم ملک و قوم کے لئے اپنی جانیں بھی قربان کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں اور آپ ہمیں کسی بھی معاملے میں اپنے فرسٹ سیکشن کے ممبران سے کم نہیں پائیں گے“...... کیپٹن شکیل نے جوش بھرے لہجے میں کہا جو میجر دلاور تھا۔

”میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ نئے کیس پر آپ کو میں بریفنگ دوں گا اور پھر آپ کو باہر جا کر وہی کرنا ہو گا جس کا آپ کو ایکس ٹو حکم دے گا“...... ایکس ٹو نے کہا۔

”ایکس ٹو کا ہر حکم پورا کرنا ہمارے لئے فرض ہو گا اور ہم اپنے فرض سے کوتاہی نہیں برتیں گے“...... کیپٹن جمال نے کہا جسے ایکسٹو نے صفدر کا رول نبھانے کے لئے تیار کیا تھا۔

”چیف۔ ہمیں نئے کیس کے جن دو افراد کا ٹاسک دیا جا رہا

ہے وہ کون ہیں اور ان سے پاکیشیا یا پاکیشیا کے مفادات کو کیا
ہے''......انسپکٹر سونیا نے جولیا کی آواز کی نقل کرتے ہوئے
اور چیف انہیں تفصیل بتانے لگا۔

''یس چیف ہم سمجھ گئے ہیں۔ اب آپ بے فکر ہو جائیں
دونوں کا ہم بہت جلد سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں لا پھ
گے۔ وہ ہمارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکیں گے''......
نے بڑے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''صفدر جوشیلا نہیں ہے۔ یہ بات یاد رکھو۔ وہ بے حد ٹھنڈ
دماغ کا اور نہایت ذہین انسان ہے۔ وہ ہر کام نہایت سوچ سمجھ
اور ٹھنڈے مزاج سے کرتا ہے۔ اس لئے صفدر کا رول نبھانے
لئے تم مکمل طور پر خود کو اس کے روپ میں ڈھال لو کیپٹن ج
ورنہ تم فور ماسٹرز کی دوڑ میں پیچھے رہ جاؤ گے''...... ایکس ٹو نے
لہجے میں کہا اور کیپٹن جمال نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سر ہلا
شروع کر دیا۔

''سس سس۔ سوری چیف۔ دوبارہ ایسی غلطی نہیں ہو گی''
کیپٹن جمال نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ آپ کی پہلی اور آخری غلطی ہے''...... ایکس ٹو نے اس
طرح سے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور کیپٹن جمال نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

''میں بھی کچھ پوچھنا چاہتا ہوں جناب''...... سارجنٹ عاشق علی

نے ہاتھ اٹھا کر کہا جو تنویر کا رول نبھانے والا تھا اور وہ تینوں چونک
کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''پوچھیں۔ کیا پوچھنا ہے آپ کو''...... چیف نے نہایت سنجیدگی
سے کہا۔

''میں آپ سے دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں جناب۔ پہلی یہ کہ
کیا ہمارے سیکنڈ سیکشن کے بارے میں فرسٹ سیکشن کے ممبران کو
نایا گیا ہے یا نہیں اور دوسری بات یہ کہ کیا ہم ضرورت کے وقت
رسٹ سیکشن کے ممبران سے رابطہ کر سکتے ہیں''...... سارجنٹ عاشق
لی نے تنویر کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں ابھی فرسٹ سیکشن کے ممبران کو آپ کے بارے میں
کچھ نہیں بتایا گیا۔ آپ کو جو ٹاسک اور جو کیس دیا جا رہا ہے جب
آپ اس میں کامیاب ہو جائیں گے تو تمام ممبران کو آپ چاروں
کے بارے میں بتا دیا جائے گا اور ظاہر ہے جب آپ کا ایک
دوسرے سے تعارف ہی نہیں ہے تو آپ ان سے کیسے رابطہ کر سکتے
ہیں۔ آپ بس یہ یاد رکھیں کہ آپ کے سامنے اگر اصلی ممبران بھی
آ جائیں تو آپ خود کو ان جیسا ہی تصور کریں گے اور ان کے ہی
انداز اور ان کی ہی آواز میں ان سے بات کریں گے تا کہ انہیں
ایسا لگے جیسے وہ کسی آئینے کے سامنے کھڑے ہوں''...... چیف نے
اسی طرح بے حد سخت لہجے میں کہا۔

''اور عمران صاحب۔ کیا وہ بھی۔ ہمارے اس سیکنڈ سیکشن سے

لاعلم ہیں''...... انسپکٹر سونیا نے پوچھا۔

''نہیں اس سلسلے میں عمران کو اعتماد میں لے لیا گیا ہے۔
میرے حکم پر اسی نے آپ سب کو سیکنڈ سیکشن کے لئے چنا تھا۔ لیکن
چونکہ عمران میرے پہلے سیکشن کا بھی باقاعدہ ممبر نہیں ہے اس ۔
اس کا آپ کے سیکشن سے بھی ایسا ہی رابطہ ہو سکتا ہے جیسا
فرسٹ سیکشن کے ممبران کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ وہ فری لا
ہے اور آپ کے ساتھ بھی وہ فری لانسر کے طور پر اپنے صوابدید
کام کر سکتا ہے''...... چیف نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم ضرورت کے تحت عمران صاحب
سے اور عمران صاحب ہم سے رابطہ میں رہ سکتے ہیں اور ضرورت
کے وقت ہم ان کی مدد بھی لے سکتے ہیں''...... کیپٹن جمال نے
انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر عمران کی اپنی مرضی ہوئی تب ہی وہ آپ کے ساتھ کا
کرے گا۔ اس کے لئے میں اسے سپیشل ہدایات نہیں دوں گا اور
جب تک وہ آپ سے خود رابطہ نہ کرے آپ میں سے کوئی اس
سے رابطہ نہیں کرے گا''...... چیف نے اسی طرح سے سخت لہجے
میں کہا۔

''یس چیف ہم آپ کے ہر حکم کی پابندی کریں گے اور
ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم بھی کبھی عمران صاحب کے
ساتھ مل کر ملک کے مفادات اور تحفظ کے لئے کام کر سکیں گے۔

ہم اپنا کام اپنی صوابدید پر اور پوری ایمانداری سے کریں گے اور
کوشش کریں گے کہ ہمیں ذاتی طور پر عمران صاحب سے مدد نہ لینی
پڑے۔ لیکن ہمارے ساتھ اگر عمران صاحب خود شامل ہونا چاہیں تو
ہم انہیں نہیں روکیں گے اور پھر میری جگہ ٹیم کے وہ لیڈر ہوں
گے''...... انسپکٹر سونیا نے جولیا کے لہجے میں کہا۔ عمران کے بارے
میں باتیں کرتے ہوئے ان چاروں کے چہروں پر رونق اور مسرت
آ گئی تھی۔ ان سب کی آنکھوں میں ایک جیسی ہی چمک نظر آ رہی
تھی جیسے وہ سب ہی عمران کی سرکردگی میں کام کرنے کی شدید
خواہش رکھتے ہوں اور چیف کو اس جیسا ہی بن کر دکھانا چاہتے
ہوں۔

''او کے۔ میں عمران کو آپ کے بارے میں باقی تمام تفصیلات
سے آگاہ کر دوں گا۔ ضرورت ہوئی تو وہ آپ سے خود ہی رابطہ کر
لے گا اگر اس نے مناسب سمجھا تو وہ آپ کی ٹیم میں شامل ہو
جائے گا ورنہ اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا اور میرا خیال ہے کہ اس
سلسلے میں آپ میں سے کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔
عمران اپنی مرضی کا مالک ہے۔ اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
باقاعدہ ممبر ہوتا تو ابتدائی طور پر آپ کی ٹریننگ کے لئے میں اسے
آپ کے ساتھ جوڑ دیتا لیکن ایسا نہیں ہے اور میں خود بھی یہ چاہتا
ہوں کہ آپ اپنا پہلا کیس عمران کی مدد کے بغیر خود پورا کریں۔ یہ
کیس آپ کا ایک آزمائشی کیس ہے جس کی کامیابی کے بعد ہی

آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیکنڈ سیکشن فور ماسٹرز کے طور رکھا جائے گا۔ فرسٹ کیس میں اگر آپ عمران کو اپنے ساتھ نتھی ہی کریں تو زیادہ بہتر ہو گا اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ آپ اپ کارکردگی سے عمران پر بھی یہ ثابت کر دیں کہ اس کے بغیر بھی فو ماسٹرز اپنا کام بخوبی اور جانفشانی سے کر سکتے ہیں۔ آپ کا سیکشر الگ ضرور ہے لیکن اب آپ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی حصہ ہیں اور میں اس سیکشن کو فی الحال عمران سے دور ہی رکھنا چاہتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ عمران کو ساتھ رکھ کر آپ سب فرسٹ سیکشن کے ممبران کی طرح عمران کے کاندھوں پر ہی اپنا بوجھ ڈال دیں۔ یہ درست ہے کہ فرسٹ سیکشن کے ممبران اپنا کردار بخوبی نبھاتے ہیں اور کسی بھی معاملے میں پیچھے نہیں ہٹتے یہاں تک کہ کیس اور مشن کو پورا کرنے کے لئے وہ اپنی جانوں تک کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن جب عمران ان کے ساتھ اٹیچ ہوتا ہے تو پھر ان کی صلاحیتیں کھل کر سامنے نہیں آتیں وہ زیادہ تر عمران پر ہی انحصار کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کرنے سے ان کی صلاحیتوں کو زنگ لگ سکتا ہے لیکن وہ عمران کے ساتھ پیچ کر لیتے ہیں۔ وہ عمران اور عمران ان کا عادی بن چکا ہے۔ ان کے بغیر عمران خود کو ادھورا سمجھتا ہے اور عمران کے بغیر سیکرٹ سروس کے ممبران خود کو۔ آپ چونکہ نئے ہیں اس لئے میں یہ ہرگز نہیں چاہوں گا کہ آپ بھی عمران کے مرہون منت ہو کر رہ جائیں اور

آپ میں جو صلاحتیں ہیں اور آپ کی جو منفرد حیثیت ہے انہیں زنگ لگ جائے اس لئے آپ کو فور ماسٹرز کا نام دیا گیا ہے اور ماسٹرز دوسروں کو سکھانے کا کام کرتے ہیں، اپنا کام دوسروں کے سپرد کر کے خود پیچھے نہیں ہٹتے۔ میرا خیال ہے کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں''۔ چیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف ہم سمجھ رہے ہیں۔ لیکن اگر نئے کیس کے سلسلے میں ہمیں عمران صاحب کی ضرورت ہوئی تو''...... کیپٹن جمال نے کہا۔

''میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ جب تک عمران تم سے خود رابطہ نہ کرے تم میں سے کوئی اس سے بات نہیں کرے گا''...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا۔ ہم میں سے کوئی خود عمران صاحب سے رابطہ نہیں کرے گا''...... کیپٹن جمال نے جلدی سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ نئے کیس کے سلسلے میں ہمیں کیا کرنا ہے اور اس کی تفصیلات کیا ہیں''...... میجر دلاور نے پوچھا۔

''اس سلسلے میں آپ کو جو میں بریفنگ دوں گا آپ کو اسی پر عمل کرنا پڑے گا''...... چیف نے درشت لہجے میں کہا۔

''اوکے چیف۔ جیسا آپ حکم دیں گے ہم دل و جان سے اس پر عمل کریں گے اور ہم سب نئے ٹاسک کو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں''...... میجر دلاور نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

”گڈ۔ اب تم سب یہیں رکو۔ میں تمہارے پاس ایک آدمی کو بھیج رہا ہوں وہ خود تمہارے میک اپ کرے گا۔ ساتھ میں تمہیں کچھ میک اپ کا سامان بھی دے دے گا تاکہ بوقت ضرورت تم اپنا میک اپ بدل سکو اس کے علاوہ ٹرانسمیٹر، سپیشل سیل فون اور دوسری تمام چیزیں بھی وہ شخص تمہارے پاس لائے گا“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ ہم اس کا انتظار کریں گے“...... انسپکٹر سونیا نے جواب دیا اور سکرین پر سے ایکس ٹو کا نقاب پوش چہرہ غائب ہو گیا اور کمپیوٹرز خود بخود آف ہوتے چلے گئے۔ جیسے ہی کمپیوٹرز کی سکرینیں آف ہوئیں ان چاروں نے یوں گہرے گہرے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے وہ ایک ساتھ میلوں دوڑ لگا کر آ رہے ہوں اور دوڑ لگاتے لگاتے ان کے سانس بری طرح سے پھول گئے ہوں۔ پھر وہ چاروں چیف ایکسٹو کے بتائے ہوئے ٹاسک پر آپس میں ڈسکس کرنا شروع ہو گئے۔ ان کے چہرے کھلے ہوئے تھے اور وہ بے حد خوش نظر آ رہے تھے۔ ان کی خوشی کی وجہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شمولیت تھی کہ انہیں چار اہم ممبران کی جگہ فور ماسٹرز کے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس میں سیکنڈ سیکشن کے طور پر شامل کر لیا گیا تھا۔ اب انہیں اپنا ٹاسک پورا کر کے ایکس ٹو پر یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ واقعی اس اہل ہیں یا نہیں کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے شانہ بشانہ کھڑے ہو سکیں اور ان کے ساتھ مل کر ملکی مفاد کے لئے کام کر سکیں۔

تھوڑی ہی دیر میں وہاں ایک نقاب پوش آ گیا اور اس نقاب پوش کو دیکھ کر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے سیکرٹ سروس کا پراسرار چیف ایکس ٹو ان کے سامنے آ گیا ہو۔ نقاب پوش نے ان سے کوئی بات نہیں کی تھی اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا جسے اس نے ان کے سامنے میز پر رکھ کر کھولا تو اس بریف کیس میں انہیں وہ تمام سامان نظر آنے لگا جس کے بارے میں ایکس ٹو نے انہیں بتایا تھا۔ بریف کیس میں پلاسٹک میک اپ کا سامان بھی تھا جو اس نے سب سے پہلے بریف کیس سے نکال کر میز پر رکھا تھا اور پھر وہ اس نقاب پوش کے کہنے پر جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کا میک اپ کرانے کے لئے تیار ہو گئے۔

’’تم یہاں کیا کر رہی ہو‘‘...... اوسلو نے بلیک ڈونا کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا لیکن بلیک ڈونا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیزی سے کار دوڑاتی ہوئی مین روڈ کے چوراہے پر لے آئی تھی۔ اس نے ٹریفک سگنل سے کچھ فاصلے پر سڑک کے کنارے کار روک دی تھی اور اس کی نظریں مسلسل بیک ویو مرر پر جمی ہوئی تھیں۔

’’ہاں اب تم بتاؤ کہ تم نے عمران کو نشانہ بنایا ہے اور کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہاری گولیاں عمران کو ہی لگی تھیں‘‘...... بلیک ڈونا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ میں نے اسی کو ٹارگٹ کیا ہے۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو‘‘...... اوسلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’کتنی گولیاں ماری ہیں تم نے اسے‘‘...... بلیک ڈونا نے اس کی

بات ان سنی کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

’’دو‘‘...... اوسلو نے جواب دیا۔

’’دونوں گولیاں کیا تم نے عمران کے سر میں ماری تھیں‘‘۔ بلیک ڈونا نے اسی طرح سنجیدگی سے پوچھا۔

’’نہیں۔ اگر میں اس کے سر کو نشانہ بناتا تو اس کا چہرہ ناقابل شناخت ہو جاتا۔ میں نے دونوں گولیاں اس کی کمر میں ٹھیک اس کے دل کے مقام پر ماری تھیں۔ دونوں گولیاں ٹھیک نشانے پر لگی تھیں اور وہ وہیں ہلاک ہو گیا تھا‘‘...... اوسلو نے جواب دیا۔

’’کیا تم نے عمران کی لاش دیکھی ہے‘‘...... بلیک ڈونا نے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔

’’ہاں۔ میں وہاں گیا تھا جہاں میں نے عمران کو گولیوں کا نشانہ بنا کر گرایا تھا اور میں نے اس کی لاش کی تصویریں بھی بنائی ہیں‘‘...... اوسلو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

’’کہاں ہیں وہ تصویریں۔ دکھاؤ مجھے‘‘...... بلیک ڈونا نے کہا۔

’’کیوں۔ میں تمہیں تصویریں کیوں دکھاؤں۔ تمہارا میرا تعلق صرف سفر کی حد تک کا تھا پھر تم دوبارہ یہاں کیوں آ گئی ہو اور میں بھی کتنا بڑا نانسنس ہوں کہ بلا سوچے سمجھے تمہاری کار میں آ کر بیٹھ گیا تھا‘‘...... اوسلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’کیوں۔ میں تمہیں کاٹ کر کھا جاؤں گی کیا۔ جو تم مجھ سے اتنا ڈر رہے ہو‘‘...... بلیک ڈونا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ میں تم سے کیوں ڈروں گا۔ تم نہ زہریلی ناگن ہو اور نہ آدم خور جادوگرنی کہ میں ڈر جاؤں گا"...... اوسلو نے اسی طرح سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم ناگنوں اور آدم خور جادوگرنیوں سے ڈرتے ہو"۔ بلیک ڈونا نے اسی طرح زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کام کی بات کرو ڈونا اور مجھے بتاؤ تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو اور تم نے یہاں کار کیوں روک دی ہے"...... اوسلو نے سر جھٹکتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے عمران کی لاش کی تصویریں دیکھنی ہیں"...... بلیک ڈونا نے اسی انداز میں کہا۔

"سوری۔ وہ تصویریں میں نے فوسٹر کو دکھانے کے لئے بنائی ہیں اور جہاں تک مجھے یاد ہے اس نے مجھے ایسی کوئی ہدایات نہیں دی تھیں کہ میں تمہاری کسی بھی ہدایات پر عمل کروں۔ بلکہ فوسٹر نے تو مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ تم اپنا کام کرو گی اور میں اپنا اور نہ تمہیں میرے کام کا پتہ ہو گا اور نہ مجھے تمہارے کام کا۔ پھر تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ میں نے عمران کو ہلاک کر دیا ہے"...... اوسلو نے خیال آنے پر اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ان تمام سوالوں کے جواب تم فوسٹر سے ہی پوچھنا۔ میں تم سے جو کہہ رہی ہوں اسے غور سے سنو"...... بلیک ڈونا نے کہا۔

"مگر کیوں۔ میں تمہاری کیوں سنوں"...... اوسلو نے اسی انداز

میں کہا۔

"تم نے عمران کو جس ہوٹل کے باہر ہلاک کیا ہے اس کی دوسری طرف کوئی بھی سڑک کسی بھی ہسپتال کی طرف نہیں جاتی۔ عمران ہلاک ہوا ہے یا ابھی اس کی سانسیں باقی ہیں یہ میں نہیں جانتی۔ لیکن میں یہ ضرور جانتی ہوں کہ عمران کو زخمی حالت میں یا پھر اس کی لاش کو کسی ہسپتال میں ضرور لے جایا جائے گا۔ ابھی چند لمحے پہلے یہاں سے ایک ایمبولینس گزر کر گئی ہے۔ اسے لازماً متعلقہ پولیس نے ہی عمران کو زخمی حالت میں یا پھر اس کی لاش اٹھانے کے لئے بلایا ہو گا۔ ایمبولینس واپسی پر اسی طرف آئے گی اور میں چاہتی ہوں کہ تم عمران کو ہلاک کرنے میں کوئی بھی کسر نہ اٹھا رکھو۔ وہ زخمی ہوا ہے یا ہلاک ہو گیا ہے دونوں صورتوں میں تم اس پر ایک اور اٹیک کرو ایسا اٹیک کہ اس کی لاش بھی ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے"...... بلیک ڈونا نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے میں لاش پر اٹیک کروں۔ لیکن کیسے"۔ اوسلو نے حیران ہو کر کہا۔

"بتایا تو ہے کہ ابھی یہاں سے جو ایمبولینس گئی ہے وہ عمران کو ہی لینے کے لئے گئی ہے تھوڑی ہی دیر میں ایمبولینس اسی طرف سے کسی ہسپتال میں جانے کے لئے گزرے گی۔ جیسے ہی ایمبولینس یہاں سے گزرے تم اسے بلاسٹ کر دو تاکہ اس میں موجود عمران کے ٹکڑے ہو جائیں۔ وہ زندہ ہے تب بھی اور اگر وہ ہلاک ہو چکا

ہے تب بھی“...... بلیک ڈونا نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن میں اس ایمبولینس پر کیسے حملہ کروں گا میرے پاس نہ میزائل لانچر ہے اور نہ کوئی بم کہ میں اسے ایمبولینس میں ڈال دوں اور ایمبولینس بلاسٹ ہو جائے“...... اوسلو نے کہا۔

”میرے پاس ایک منی میزائل گن ہے۔ اس منی میزائل گن سے تم ایمبولینس کو نشانہ بنا سکتے ہو“...... بلیک ڈونا نے کہا اور اس نے کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں ہاتھ ڈال کر ایک ریوالور جیسی گن نکال لی جس کی نال لمبی تھی اور اس کا سوراخ کافی بڑا تھا اور اس کا چیمبر بھی کافی پھولا ہوا تھا۔

”اس میں پانچ منی میزائل ہیں جن سے تم کسی بڑے ٹینک کو بھی تباہ کر سکتے ہو۔ ایمبولینس کے لئے اس گن کا ایک ہی میزائل کافی ہو گا اور ایمبولینس کے ٹکڑے اُڑ جائیں گے“...... بلیک ڈونا نے میزائل گن اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہارے پاس میزائل گن ہے تو یہ کام تم خود بھی تو کر سکتی ہو۔ پھر مجھے ساتھ کیوں لائی ہو“...... اوسلو نے اس سے میزائل گن لیتے ہوئے کہا۔

”جو کام تمہیں کرنے کے لئے دیا گیا ہے وہ تم ہی کرو تو اچھا ہے“...... بلیک ڈونا نے کہا۔

”میں نے جو کام کرنا تھا وہ کر چکا ہوں۔ اس کے لئے مجھے تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب میں کہہ چکا ہوں کہ

میں نے اپنی آنکھوں سے عمران کی لاش دیکھی ہے اور میں نے اس کی لاش کی تصویریں بھی بنا لی ہیں تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اس ایمبولینس کو تباہ کرتا پھروں جس میں عمران کی لاش لے جائی جا رہی ہو گی۔ تم چاہتی ہو کہ ایمبولینس یہاں سے گزرے اور میں اس پر میزائل فائر کر دوں تاکہ میں آسانی سے یہاں موجود لوگوں کی نظروں میں آ جاؤں اور پکڑا جاؤں“...... اوسلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم یہاں اکیلے نہیں ہو اوسلو۔ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ پکڑے جانے کی صورت میں میں بھی تمہارے ساتھ ہی پکڑی جا سکتی ہوں“...... بلیک ڈونا نے منہ بنا کر کہا۔

”تو کیا تم مجھے ارد گرد موجود ان لوگوں کی نظروں سے بچا لو گی یا پھر کیا تمہاری موجودگی میں یہ سب لوگ اندھے ہو جائیں گے اور یہ دیکھ ہی نہیں سکیں گے کہ ایک ایمبولینس پر کس نے میزائل فائر کیا تھا“...... اوسلو نے تیز لہجے میں کہا۔

”دیکھتے ہیں تو دیکھ لیں۔ لیکن میں تمہیں یہاں سے نکال کر لے جاؤں گی۔ کوئی ہماری گرد بھی نہیں پا سکے گا“...... بلیک ڈونا نے کہا۔

”احمقانہ باتیں مت کرو ڈونا۔ میں نے اپنے اصلی نام سے ایک ہوٹل میں رہائش اختیار کر رکھی ہے۔ اس ہوٹل میں ابھی میرا سامان پڑا ہوا ہے مجھے وہ بھی اٹھانا ہے۔ اس طرح تو میں لوگوں کی

آنکھوں کی تصویر بن جاؤں گا اور انوسٹی گیشن والوں کو آسانی سے وہ میرا حلیہ بتا دیں گے پھر پاکیشیائی ایجنسیوں کو مجھ تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی''...... اوسلو نے سنجیدگی سے کہا۔

''گھبراؤ نہیں میرے پاس اس کا بھی انتظام ہے۔ یہ لو چہرے پر یہ ماسک چڑھا لو اس سے تمہارا چہرہ بدل جائے گا پھر تمہارا وہی چہرہ لوگوں کی آنکھوں میں رہے گا جو انہیں نظر آئے گا''...... بلیک ڈونا نے ڈیش بورڈ سے ایک ماسک نکال کر اس کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے تم میں عقل نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے''...... اوسلو نے اس کی طرف طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا بکواس کر رہے ہو''...... بلیک ڈونا نے غرا کر کہا۔

''میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ تم نے یہاں کار روک رکھی ہے۔ بیسیوں افراد ہمیں یہاں دیکھ چکے ہوں گے اب میں ماسک میک اپ کروں گا تو کیا میں اور زیادہ ان کی نگاہوں میں نہیں آ جاؤں گا۔ کیا یہ سب میرا بدلا ہوا چہرہ دیکھ کر چونک نہیں پڑیں گے''۔ اوسلو نے اسی طرح طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم ضرورت سے زیادہ ہی سوچتے ہو اوسلو۔ میں احمق نہیں ہوں۔ کار کی کھڑکیوں کے شیشے بند ہیں اور یہ ڈبل کوٹڈ شیشے ہیں۔ ان شیشوں سے اندر سے تو دیکھا جا سکتا ہے لیکن باہر سے کار کے اندر نہیں جھانکا جا سکتا۔ میں نے دونوں طرف کی ونڈ سکرینیں بھی

کوٹڈ کر دی ہیں اس لئے تم اگر کار کے اندر بیٹھ کر پورا لباس بھی بدل لو گے تو تمہیں کوئی نہیں دیکھے گا''...... بلیک ڈونا نے اس سے بھی زیادہ طنزیہ لہجے میں کہا اور اوسلو چونک کر کار کے شیشوں کی طرف دیکھنے لگا پھر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کیونکہ شیشے واقعی ڈبل کوٹڈ تھے اور باہر سے انہیں نہیں دیکھا جا سکتا تھا جبکہ وہ دونوں کار کے اندر سے باہر کا منظر آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ اوسلو چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ماسک چہرے پر چڑھایا اور چہرے کو دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں تھپتھپانا شروع ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے چہرے کے خدوخال تبدیل ہوتے چلے گئے۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں سر پر چلانی شروع کر دیں اور اس نے اپنا ہیر سٹائل بھی بدل لیا۔

''گڈ۔ اب تم کار سے باہر بھی چلے جاؤ تب بھی تمہیں کوئی کرائم ماسٹر کے طور پر نہیں پہچان سکے گا''...... بلیک ڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں اب بھی یہی پوچھوں گا کہ آخر تم یہ کیوں چاہتی ہو کہ اس ایمبولینس کو تباہ کیا جائے جس میں عمران کی لاش ہے۔ آخر اس کی کیا ضرورت ہے''...... اوسلو نے کہا۔

''ضرورت ہے تو میں کہہ رہی ہوں۔ اب بس تیار ہو جاؤ۔ ایمبولینس کا سائرن سنائی دے رہا ہے۔ کسی بھی لمحے وہ یہاں سے گزر سکتی ہے۔ میں ایمبولینس کا پیچھا کروں گی اور جیسے ہی کوئی

مناسب مقام آئے گا تم ایمبولینس پر میزائل فائر کر دینا۔ پھر تمہیں یہاں سے بحفاظت نکال لے جاؤں گی''...... بلیک ڈونا نے کہا تو اوسلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند ہی لمحوں بعد انہیں ایمبولینس کے تیز سائرن کی آوازیں سنائی دیں اور پھر عقبی سڑک سے انہیں ایک تیز رفتار ایمبولینس اس طرف آتی دکھائی دی۔ اوسلو اور بلیک ڈونا کی نظریں اسی ایمبولینس پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

''یہ وہی ایمبولینس ہے جو کچھ دیر پہلے اسی طرف سے گئی تھی جہاں ہوٹل وائٹ سٹار ہے''...... بلیک ڈونا نے کہا۔

''ضروری تو نہیں کہ اس ایمبولینس میں عمران کی لاش ہی لا جا رہی ہو''...... اوسلو نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں۔ کیا تمہاری گولیوں سے کوئی اور بھی شکار بنا تھا''...... بلیک ڈونا نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں۔ دونوں گولیاں عمران کو ہی لگی تھیں''...... اوسلو نے جواب دیا۔

''بس تو پھر اس ایمبولینس میں عمران ہی ہو گا زخمی حالت میں یا پھر مردہ حالت میں''...... بلیک ڈونا نے کہا۔ چند ہی لمحوں میں ایمبولینس ان کے قریب سے گزر کر آگے بڑھتی چلی گئی۔ سائرن سن کر دائیں بائیں موجود گاڑیاں ایمبولینس گزارنے کے لئے اسے راستہ دے رہی تھیں یہ دیکھ کر بلیک ڈونا نے نہایت تیزی سے کار آگے بڑھاتے ہوئے اور دوسری کاروں کے درمیان سے راستہ

بناتے ہوئے اپنی کار اس ایمبولینس کے پیچھے لگا دی۔ ٹریفک سگنل کھلا ہوا تھا اس لئے اس کی کار کو آگے جانے سے نہیں روکا گیا تھا۔ بلیک ڈونا نے مناسب فاصلہ رکھ کر ایمبولینس کا تعاقب کرنا شروع کر دیا تھا۔

ایمبولینس مختلف راستوں سے گزرتی ہوئی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ دائیں بائیں کوئی دوسری سڑک نہیں تھی کہ بلیک ڈونا ایمبولینس پر حملے کے بعد اپنی کار موڑ لیتی اس لئے وہ مسلسل ایمبولینس کے پیچھے جا رہی تھی۔

''تیار ہو جاؤ۔ تھوڑی دور ایک کراسنگ وے ہے۔ میں کار دائیں سڑک پر موڑ لوں گی جیسے ہی کار مڑنے لگے تم ایمبولینس کو اڑا دینا۔ ایمبولینس تباہ ہو جائے گی اور ہم آسانی سے دوسری طرف نکل جائیں گے''...... بلیک ڈونا نے کہا تو اوسلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے دروازے پر لگا ہوا آٹو بٹن پریس کر کے کھڑکی کا شیشہ تھوڑا سا نیچے کر لیا۔ وہاں سے میزائل گن کی نال نکال کر وہ آسانی سے ایمبولینس کو نشانہ بنا سکتا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اسے کراسنگ وے دکھائی دے گیا اور اوسلو نے میزائل گن کا سیفٹی کیچ ہٹا کر نال شیشے کے کنارے پر رکھ دی۔

کراسنگ وے نزدیک آتے ہی ایمبولینس سیدھی سامنے والی سڑک کی طرف بڑھتی چلی گئی اور بلیک ڈونا نے کار دائیں سڑک کی طرف موڑ دی۔ جیسے ہی اس نے کار موڑی اوسلو نے میزائل گن کا

ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ گن کی نال سے ایک دو انچ
منی میزائل شعلے برساتا ہوا نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے ایمبولینس کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے ماحول ایک انتہائی زوردار
دھماکے سے گونج اٹھا۔ میزائل ایمبولینس کے عقبی حصے سے ٹکرایا تھا
اور زوردار دھماکے سے ایمبولینس یوں پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی
جیسے اس میں دھماکہ خیز مواد پھٹ پڑا ہو۔ اوسلو کا نشانہ واقعی بے
داغ تھا۔ تھوڑا سا شیشہ کھول کر اس نے نہایت ماہرانہ انداز میں
ایمبولینس کو ہٹ کر دیا تھا جو ان کی مڑتی ہوئی کار سے تقریباً سو گز
کے فاصلے پر تھی۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ بلیک ڈونا کے ہاتھ
سٹیئرنگ پر بری طرح سے بہک گئے اور کار سڑک پر لہرانے لگی
لیکن بلیک ڈونا نے بڑی مہارت سے کار کو بیلنس کیا اور پھر اس
نے ایکسیلیٹر پر پیر کا دباؤ بڑھا دیا۔ کار کے ٹائر چرچرائے اور کار
بجلی کی سی تیزی سے سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔ عقبی آئینے سے انہیں
کراسنگ پر آگ ہی آگ دکھائی دے رہی تھی۔

”ویل ڈن اوسلو۔ ویل ڈن۔ تمہارا نشانہ واقعی بے داغ ہے۔
ویل ڈن“...... بلیک ڈونا نے کار کا بیلنس کرتے ہی اوسلو کے
نشانے کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اوسلو حیرت سے میزائل گن کی
طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ایک چھوٹی سی
میزائل گن سے نکلنے والا منی میزائل اس قدر طاقتور ہو سکتا ہے
جس سے اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا تھا اور ایمبولینس ٹکڑے ٹکڑے

ہو گئی تھی جیسے اس نے منی میزائل کی بجائے ایمبولینس پر ہیوی
میزائل فائر کیا ہو۔

”تعریف کا شکریہ۔ اب مجھے کسی سیف جگہ پر اتار دو تاکہ میں
ہوٹل میں واپس جا کر اپنا سامان اٹھا سکوں“...... اوسلو نے میزائل
گن پچھلی سیٹ پر اچھالتے ہوئے بیزار سے انداز میں کہا۔

”بے فکر رہو۔ تمہیں تمہارا سامان مل جائے گا“...... بلیک ڈونا
نے کہا اور اوسلو چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

”مل جائے گا۔ کیا مطلب“...... اوسلو نے حیرت سے کہا۔

”میرے ساتھی ہوٹل کے کمرے سے تمہارا سامان اٹھا لیں گے
اور جب تم نئے ٹھکانے پر جاؤ گے تو تمہارا سامان تمہیں مل جائے
گا“...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو ایک طویل سانس لے کر رہ
گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی جیسے وہ مسلسل بلیک ڈونا
کے بارے میں سوچ رہا ہو۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم یہاں اکیلی نہیں ہو“...... اوسلو کساوا
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اکیلی تو میں واقعی نہیں ہوں۔ تم جو میرے ساتھ ہو“...... بلیک
ڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں اپنی نہیں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو میرا سامان
لائیں گے“...... اوسلو نے بھی جواباً مسکرا کر کہا۔

”وہ میرے لئے کام کرتے ہیں“...... بلیک ڈونا نے سادہ سے

لہجے میں کہا۔

''کتنے افراد ہیں''...... اوسلو نے پوچھا۔

''بہت ہیں''...... بلیک ڈونا نے اسی انداز میں کہا۔

''اب تم مجھے کہاں لے جاؤ گی''...... اوسلو نے پوچھا۔

''تم کہاں جانا چاہتے ہو''...... بلیک ڈونا نے پوچھا۔

''میرا کام ختم ہو چکا ہے اس لئے اب میرا یہاں رکنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ تم مجھے ایئر پورٹ پر چھوڑ دو۔ تاکہ میں اپنی سیٹ کنفرم کرا کر آج ہی ایکریمیا کے لئے روانہ ہو جاؤں''...... اوسلو نے سنجیدگی سے کہا۔

''جانے کی اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ ابھی تک تو یہ بھی کنفرم نہیں ہوا ہے کہ عمران ہلاک ہوا بھی ہے یا نہیں''...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

''تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ میں نے اسے ایم ایم تھرٹی کی دو گولیاں ماری ہیں اور اب میں نے تمہارے سامنے اس ایمبولینس کو بھی میزائل مار کر تباہ کر دیا ہے جس سے ایمبولینس کے پرخچے اڑ گئے تھے۔ اس کے باوجود تمہیں شک ہے کہ عمران ہلاک ہوا ہے یا نہیں''...... اوسلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم عمران کے بارے میں کیا جانتے ہو''...... بلیک ڈونا نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''وہی جو مجھے فوسٹر نے بتایا تھا''...... اوسلو نے منہ بنا کر کہا۔

''تمہیں جو فائل دی گئی تھی اس میں عمران کی ایکٹیوٹیز کے بارے میں بتایا گیا تھا اور فوسٹر نے تمہیں عمران کے بارے میں اتنا ہی بتایا تھا کہ وہ پاکیشیا کا ایک ایسا ایجنٹ ہے جو بہت خطرناک اور انتہائی ذہین ہے لیکن اس کے بارے میں تمہیں بہت کم بتایا گیا ہے۔ تم اس کے کارناموں کی تفصیل سنو تو دنگ رہ جاؤ گے''۔ بلیک ڈونا نے کہا۔

''مجھے اس کے کارناموں کی تفصیل سن کر کیا کرنا ہے۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مجھے اس کی ہلاکت کا ٹاسک دیا گیا تھا اور میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اب اس کے کارنامے اس کی لاش کے ساتھ ہی ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائیں گے''...... اوسلو نے کہا۔

''اگر وہ واقعی عمران کی ہی لاش ہوئی تو''...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو کساوا کے چہرے پر ایک بار پھر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے اور وہ بلیک ڈونا کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''آخر تمہیں اس بات کا یقین کیوں نہیں ہے کہ میں نے عمران کو ہلاک کیا ہے''...... اوسلو نے غصے سے کہا۔

''میں مانتی ہوں کہ تم بہترین نشانہ باز اور انتہائی زیرک کرائم ماسٹر ہو۔ ایسے کرائم ماسٹر جس کا یورپ اور ایکریمیا میں بہت نام ہے لیکن تم ان ایجنٹوں سے زیادہ زیرک اور فعال نہیں ہو جنہیں ایکریمیا اور یورپ کی سرپرستی حاصل تھی اور دنیا میں ان کا نام دہشت کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ جب وہ عمران کو ہلاک نہیں کر

سکے اور عمران کی ہلاکت کی حسرت لے کر خود ہی ہلاک ہو گئے تو تم جیسا ایک کرائم ماسٹر بھلا اس قدر آسانی سے عمران کو کیسے ہلاک کر سکتا ہے“...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو کے چہرے پر انتہائی حیرت ابھر آئی۔

”تم کہنا کیا چاہتی ہو“...... اوسلو نے ناخوشگواری سے کہا۔

”صرف اتنا کہ تم نے عمران کو ٹارگٹ کرنے کے لئے محض ایک تحریر لکھ کر ہوٹل وائٹ سٹار بلایا تھا۔ تمہارا کیا خیال ہے عمران تمہارے اس ٹریپ کو سمجھ نہیں سکا ہو گا۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ عمران نے اپنی جگہ کسی اور کو میک اپ میں وہاں بھیج دیا ہو“...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو کے چہرے پر سچ مچ پریشانی کے تاثرات نمودار ہوتے چلے گئے۔

”میک اپ“...... اس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ عمران اپنا اور دوسروں کا پرفیکٹ میک اپ کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ ہو سکتا ہے کہ عمران نے تمہاری تحریر کی تصدیق کے لئے اپنے کسی ساتھی کو اپنے میک اپ میں ہوٹل وائٹ سٹار بھیجا ہو گا جسے تم نے عمران سمجھ کر ہلاک کیا ہے“...... بلیک ڈونا نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تم تو سب کچھ جانتی ہو۔ لیکن یہ بات تم اس قدر وثوق سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ عمران نے اپنے کسی ساتھی کو اپنے میک اپ میں وہاں بھیجا ہو گا اور پھر تم یہ کیسے جانتی ہو کہ میں نے عمران

کو ٹریپ کیا تھا کہ میں نے عمران کو ایک تحریر لکھ کر اسے ہوٹل وائٹ سٹار بلایا تھا۔ کیا تم میری جاسوسی کرتی رہی ہو“...... اوسلو نے کہا اس کے لہجے میں شدید پریشانی کا عنصر تھا جیسے اس کے بارے میں بلیک ڈونا کا اتنا سب کچھ جان لینا اس کے لئے کسی بہت بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہو۔

”ہاں۔ میں تمہاری نگرانی پر مامور ہوں اور مجھے تمہارے ساتھ اسی لئے بھیجا گیا تھا کہ میں تمہاری ایکٹیویٹیز پر نظر رکھ سکوں اور یہ جان سکوں کہ تم عمران کو کیسے ہلاک کرتے ہو اور یہ کہ تمہارے ہاتھوں ہلاک ہونے والا عمران ہی ہے یا کوئی اور“...... بلیک ڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اوسلو کے چہرے پر ناگواریت سمیت غصہ ابھر آیا۔

”اس کا مطلب ہے فوسٹر نے مجھے پھنسانے کے لئے یہ سب کرایا ہے“...... اس نے غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ فوسٹر ہر صورت میں عمران کی ہلاکت چاہتا ہے۔ اس نے تمہاری اوقات سے زیادہ تمہیں معاوضہ دیا ہے۔ اس لئے کام بھی اس کے مطلب کا ہی ہونا چاہئے۔ یہ اس کا حق ہے کہ تمہارے ہاتھوں نقلی عمران کی بجائے اصلی عمران ہلاک ہو“...... بلیک ڈونا نے کہا۔

”ہونہہ۔ مجھے تمہارا اصلی اور نقلی کا فلسفہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے“...... اوسلو نے کہا۔

''آ جائے گا۔ سب کچھ سمجھ میں آ جائے گا۔ بس حوصلہ رکھو اور تھوڑا انتظار کرو''...... بلیک ڈونا نے کہا۔

''تو کیا تمہارے پاس ایسا کوئی ذریعہ ہے کہ تم اس بات کی تصدیق کر سکو کہ عمران ہلاک ہوا ہے یا نہیں''...... اوسلو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو مجھے تمہارے ساتھ بھیجا گیا تھا''...... بلیک ڈونا نے مسکرا کر کہا۔

''کیا ذریعہ ہے مجھے بتاؤ''...... اوسلو نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ جب کام ہو جائے گا تو میں تمہیں خود ہی بتا دوں گی''...... بلیک ڈونا نے کہا۔

''دیکھو ڈونا۔ تم بلا وجہ میرا اور اپنا وقت برباد کر رہی ہو۔ اگر تمہارا کوئی اور ارادہ ہے تو وہ بھی مجھے بتا دو''...... اوسلو نے تیز لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب''...... بلیک ڈونا نے اس کی بات نہ سمجھتے ہوئے حیرت سے کہا۔

''مطلب یہ کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ فوسٹر نے تمہیں مجھے ٹارگٹ ہٹ کرنے کے بعد ہلاک کرنے کے لئے بھیجا ہو۔ وہ یہ چاہتا ہو کہ اس کا دشمن بھی ہلاک ہو جائے اور کسی کو یہ ثبوت بھی نہ ملے کہ عمران کو کس نے اور کیوں مارا ہے''...... اوسلو نے اپنے دل میں آنے والے خدشے کے بارے مین بتاتے ہوئے کہا اور اس کی

بات سن کر بلیک ڈونا بے اختیار ہنس دی، مگر اس کی ہنسی میں طنز ہی طنز تھا جیسے وہ اوسلو کی اس بات کا مذاق اڑا رہی ہو۔

''میں نے سیدھا سادا سوال کیا ہے۔ مجھے جواب دو اس طرح ہنس کر مت ٹالو مجھے''...... اوسلو نے اسے ہنستے ہوئے دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''نانسنس۔ مجھے اگر تمہیں ہلاک کرنا ہوتا تو اب تک تم اس طرح میرے ساتھ نہ بیٹھے ہوئے ہوتے۔ میں اسی گاڑی کے ذریعے تمہیں کچل سکتی تھی جب تم سڑک پار کر رہے تھے اور ایمبولینس کی جگہ میزائل گن سے تمہاری کار بھی تباہ ہو سکتی تھی''۔ بلیک ڈونا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کی دلیل سن کر اوسلو کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔

''اب تم کب تک اس بات کی تصدیق کرو گی کہ عمران کی ہلاکت ہوئی ہے یا نہیں''...... اوسلو نے پوچھا۔

''جلد ہی پتہ چل جائے گا''...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

''کیا اب تم میرے ساتھ رہو گی''...... اوسلو نے چند لمحے توقف کے بعد اس سے پوچھا۔

''ضروری نہیں ہے۔ لیکن تمہیں فی الحال کسی سیف جگہ تک لے جانا میری ذمہ داری ہے''...... بلیک ڈونا نے کہا اسی لمحے اس کی نظریں بیک ویو مرر پر پڑی تو اس کے چہرے پر قدرے تشویش

کے سائے ابھر آئے۔

"کیا ہوا"...... اوسلو نے اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

"ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے"...... بلیک ڈونا نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

"تعاقب"...... اوسلو نے چونک کر کہا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی بجائے بیک ویو مرر میں دیکھا تو اسے سفید رنگ کی ایک ڈاٹسن پیچھے آتی ہوئی دکھائی دی۔ کار کافی فاصلے پر تھی لیکن جس رفتار سے کار ان کے پیچھے آ رہی تھی اس سے صاف لگ رہا تھا جیسے وہ ان کا تعاقب کر رہی ہو۔

"لگتا ہے کسی نے ہمیں ایمبولینس پر حملہ کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا"...... اوسلو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے کیونکہ میں نے پہلے ایسی کوئی کار اپنی کار کے پیچھے نہیں دیکھی تھی"...... بلیک ڈونا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ اگر ان کا تعلق پاکیشیا کی کسی ایجنسی سے ہوا تو"...... اوسلو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ یہ جو کوئی بھی ہیں میرے ہوتے ہوئے یہ تمہاری گرد بھی نہیں پا سکیں گے"...... بلیک ڈونا نے کہا اور اس نے تیزی سے گیئر بدلا اور ساتھ ہی اس نے ایکسیلیٹر پیڈل پر پاؤں کا دباؤ

بڑھانا شروع کر دیا۔ اس کی کار تیز رفتار ہوتی چلی گئی۔ اوسلو نے دیکھا جیسے ہی بلیک ڈونا نے اپنی کار کی رفتار بڑھائی اس کے ساتھ ہی سفید ڈاٹسن کی کار کی رفتار بھی تیز ہو گئی تھی۔ جو اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ سفید ڈاٹسن واقعی ان کے پیچھے ہی لگی ہوئی تھی۔ اوسلو کے چہرے پر واضح طور پر پریشانی کے تاثرات نظر آ رہے تھے اور وہ غصیلی نظروں سے بلیک ڈونا کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے سفید ڈاٹسن بلیک ڈونا کی ہی وجہ سے ان کے پیچھے لگی ہو۔

چوہان کی کار ہوٹل وائٹ سٹار کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی اور اس نے یکلخت بریک پیڈل پر پاؤں رکھ دیا اور اس کی کار کے ٹائر بری طرح سے چیختے ہوئے وہیں رک گئے۔

اس کی کار کے ٹائروں کی آوازیں سن کر وہاں موجود افراد بری طرح سے چونک پڑے تھے۔ کمپاؤنڈ میں دو پولیس موبائل گاڑیاں اور ایک ایمبولینس موجود تھی۔ ایمبولینس کے دو افراد سٹریچر پر ایک شخص کو اٹھا کر ایمبولینس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اس شخص پر سفید رنگ کی چادر ڈال دی گئی تھی جسے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا تھا لیکن وہ چادر بھی خون سے سرخ ہو رہی تھی۔

جیسے ہی کار رکی چوہان نے دروازہ کھولا اور اچھل کر کار سے باہر آ گیا۔ اسے دیکھ کر ایک پولیس انسپکٹر تیزی سے اس کی طرف آیا۔ اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات تھے۔

''ہیلو۔ مسٹر کون ہو تم اور اس طرح کار اندر کیوں لائے ہو''...... پولیس انسپکٹر نے اس کے قریب آ کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''ہٹو میرے راستے سے اور تم دونوں رک جاؤ''...... چوہان نے پہلے درشت لہجے میں پولیس انسپکٹر سے اور پھر ان دو افراد سے کہا جو ہوٹل کے مین ڈور کے سامنے گولیوں کے شکار ہونے والے نوجوان کو اٹھائے ایمبولینس کی طرف لے جا رہے تھے۔

''تمیز سے بات کرو۔ میں اس علاقے کا ایس ایچ او ہوں۔ میں نے ہی ایمبولینس یہاں بلائی ہے اور تم ہو کون جو ان دونوں کو لاش لے جانے سے روک رہے ہو''...... پولیس انسپکٹر نے چوہان کا رویہ دیکھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ چوہان نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور پولیس انسپکٹر کی طرف اچھال دیا اور خود تیزی سے سٹریچر کی طرف بڑھ گیا جسے ابھی تک ان دونوں آدمیوں نے اٹھا رکھا تھا اور وہ چوہان کا خوفناک لہجہ سن کر وہیں رک گئے تھے۔

''اسے نیچے رکھو''...... چوہان نے کہا۔ اس کے لہجے میں اس قدر سختی تھی کہ دونوں افراد کے علاوہ وہاں موجود دوسرے افراد بھی اس کا سخت لہجہ سن کر سہم گئے تھے اور ان دونوں نے سٹریچر فوراً فرش پر رکھ دیا۔

چوہان نے انسپکٹر کی طرف جو کارڈ پھینکا تھا وہ نیچے گر گیا تھا پولیس انسپکٹر نے جھک کر وہ کارڈ اٹھایا اور جب اس نے کارڈ دیکھا

تو اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ کارڈ پر سنٹرل انٹیلی جن
کے ایک اعلیٰ آفیسر کا نام اور عہدہ لکھا ہوا تھا۔ اس کا نام اور عہدہ
پڑھ کر پولیس انسپکٹر کی پیشانی پر پسینہ سا آ گیا اور وہ تیزی سے
چوہان کی طرف پلٹا اور اس نے چوہان کو فوراً سیلوٹ مار دیا حالانکہ
چوہان کا منہ دوسری طرف تھا اور وہ سٹریچر کی طرف متوجہ تھا۔ انسپکٹر
کو سیلوٹ کرتے دیکھ کر اس کے ساتھ آنے والے سپاہیوں کی بھی
ایڑیاں بج اٹھیں۔

”سر آپ یہاں۔ کیا یہ آپ کا کوئی جاننے والا ہے“...... انسپکٹر
نے تیزی سے چوہان کے قریب آ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں“...... چوہان نے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس نے
سٹریچر پر پڑے ہوئے شخص کے چہرے پر سے کپڑا ہٹایا تو اسے
عمران کا چہرہ نظر آیا۔ عمران کو دیکھ کر اسے ایک جھٹکا سا لگا اور اسے
یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔

”کون تھا جناب یہ“...... پولیس انسپکٹر نے پوچھا لیکن چوہان
نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اس نے دو انگلیاں عمران کی
گردن کے مخصوص حصے پر رکھیں تو اس کے چہرے پر قدرے
اطمینان آ گیا۔ عمران ابھی زندہ تھا۔ چوہان نے عمران کی نبضیں اور
پھر اس کے دل کی دھڑکن چیک کی اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا
ہو گیا۔

”یہ ابھی زندہ ہے۔ جلدی کرو اسے سٹریچر سمیت اٹھا کر میری

کار میں ڈال دو۔ ہری اپ“...... چوہان نے چیختے ہوئے کہا اور
عمران کے زندہ ہونے کا سن کر ان سب کے چہروں پر حیرانی
لہرانے لگی کیونکہ ان کی سوچ کے مطابق جس طرح عمران کی کمر
میں گولیاں ماری گئی تھیں اور اس کا وہاں جس قدر خون بہہ چکا تھا
اس کا زندہ بچ جانا تقریباً ناممکن ہی تھا۔

”اوہ۔ اگر یہ زندہ ہے تو ہم اسے ایمبولینس میں سٹی ہسپتال لے
جاتے ہیں جناب۔ سٹی ہسپتال قریب ہی ہے“...... پولیس انسپکٹر
نے جلدی سے کہا۔

”نہیں اسے میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ تم اتنا ہی کرو جتنا
تمہیں کرنے کو کہا جا رہا ہے“...... چوہان نے سرد لہجے میں کہا تو
پولیس انسپکٹر نے سہمے ہوئے انداز میں سر ہلا دیا۔

”یس سر۔ اوکے سر۔ جیسے آپ کا حکم“...... انسپکٹر نے کہا اور
پھر اس نے ایمبولینس کے ساتھ آئے ہوئے دونوں افراد کو اشارہ
کیا تو انہوں نے فوراً سٹریچر اٹھایا اور چوہان کی کار کی طرف بڑھ
گئے اور پھر انہوں نے چوہان کی کار کا پچھلا دروازہ کھول کر عمران کو
سٹریچر سمیت سیٹ پر ڈال دیا۔

”کیا ہم آپ کے ساتھ چلیں سر“...... انسپکٹر نے چوہان کو اپنی
کار کی فرنٹ سیٹ کی طرف جاتے ہوئے دیکھ کر بڑے خوشامدانہ
لہجے میں پوچھا۔

”نہیں۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ یہاں اپنی

کارروائی کریں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ اس پر کہاں سے گولیاں چلائی گئی ہے اور گولی چلانے والا کون ہے“...... چوہان نے کہا۔

”یس سر۔ میں اپنی تفتیش ابھی شروع کر دیتا ہوں“...... پولیس انسپکٹر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”میں نے آپ کو اپنا کارڈ دے دیا ہے۔ کوئی پیش رفت ہو تو مجھے انفارم ضرور کریں“...... چوہان نے کہا۔

”یس سر۔ ضرور سر۔ میں آپ کو پل پل کی خبر دیتا رہوں گا اور جیسے ہی مجرم ہمارے ہاتھ آئے گا میں سب سے پہلے اس کی آپ کو ہی خبر دوں گا“...... پولیس انسپکٹر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

چوہان نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”اور ہاں آپ ایک کام اور کریں“...... چوہان نے کہا۔

”یس سر۔ حکم سر“...... پولیس انسپکٹر نے اسی طرح خوشامدانہ لہجے میں کہا جیسے چوہان کا کوئی بھی کام کرنا اس کے لئے مسرت اور خوشی کی بات ہو۔

”ایمبولینس یہاں سے خالی جائے گی۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایمبولینس یہاں سے ایسے جائے جیسے اس ایمبولینس میں اسی زخمی کو ہی لے جایا جا رہا ہو“...... چوہان نے کہا اور انسپکٹر کے چہرے پر حیرانی نظر آنے لگی۔

”میں کچھ سمجھا نہیں سر“...... پولیس انسپکٹر نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

”میں جیسا کہہ رہا ہوں آپ ویسا کریں۔ کچھ سمجھنے نہ سمجھنے کے چکروں میں نہ الجھیں۔ سمجھے آپ“...... چوہان نے لہجے میں دوبارہ سختی لاتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں سمجھ گیا ہوں سر۔ ایمبولینس ایسے ہی جائے گی جیسا آپ چاہتے ہیں“...... انسپکٹر نے اس کا سخت لہجہ سن کر فوراً اسے سلیوٹ مارتے ہوئے کہا اور چوہان نے کار تیزی سے ریورس کی اور ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے کار نکالتا لے گیا۔ ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے کار نکال کر اس نے دائیں طرف موڑی اور پھر اس نے گیئر بدلا اور کار تیزی سے سامنے والی سڑک کی طرف دوڑاتا لے گیا۔

”اگر میرے ہلاک ہونے کا خطرہ ٹل گیا ہو تو کیا میں اٹھ کر بیٹھ جاؤں“...... اچانک پچھلی سیٹ سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی اور چوہان بری طرح سے چونک پڑا اس نے سر گھما کر دیکھا اور پھر عمران کو اطمینان بھرے انداز میں سیٹ پر بیٹھا ہوا دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ حیرت کی زیادتی کی وجہ سے اس کے ہاتھ بے اختیار سٹیئرنگ پر بہک گئے تھے جس سے کار سڑک پر بری طرح سے لہرا گئی۔

”ارے ارے کیا کر رہے ہو بھائی۔ مجھے ایک نہیں دو دو گولیاں ماری گئیں ہیں اور تم میری لاش کسی ہسپتال میں لے جانے کی

بجائے کار کو حادثے کا شکار بنا کر سیدھا جنت میں لے جانا چاہتے ہو''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور چوہان نے فوراً کار کنٹرول کر لی۔

''آپ۔ ٹھیک ہیں''...... چوہان نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ گولی لگنے اور اس قدر خون بہہ جانے کے باوجود عمران اس طرح بھی اٹھ کر بیٹھ سکتا ہے۔

''بہت خوب۔ دو دو گولیاں لگی ہیں مجھے اور تم اپنی کار میں ہی سہی لیکن یہ مت بھولو کہ تم مجھے سٹریچر پر ہی ڈال کر لے جا رہے ہو پھر بھی مجھ سے یہ پوچھ رہے ہو کہ میں ٹھیک ہوں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر آپ اٹھ کر کیسے بیٹھ گئے ہیں۔ آپ کا تو جتنا خون نکلا ہوا تھا اسے دیکھ کر تو ایسا لگ رہا تھا جیسے آپ کئی روز تک نہیں اٹھ سکیں گے''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خ۔ خ۔ خون۔ وہ میرا خون تھا۔ ارے باپ رے۔ میں تو سمجھا تھا کہ وہ کسی جانور کا خون ہے۔ مگر م۔ مم۔ میں۔ اب سنبھال لینا تمہاری بات سن کر میں دوبارہ بے ہوش ہونے جا رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور چوہان بے اختیار ہنس دیا۔

''چکر کیا ہے۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔ مجھے چیف کا فون آیا تھا کہ میں ہوٹل وائٹ سٹار کے آس پاس ہی رہوں۔ پھر ان کا فون آیا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کو ہوٹل وائٹ سٹار

کے مین ڈور کے پاس گولیاں ماری گئی ہیں۔ اس سے پہلے کہ آپ کو پولیس ایمبولینس منگوا کر کسی ہسپتال میں لے جائے۔ میں آپ کو وہاں سے اٹھا کر فوراً فاروقی ہسپتال لے جاؤں۔ یہاں پہنچ کر میں نے آپ کی جو حالت دیکھی تھی اس سے تو میری اپنی حالت خراب ہو گئی تھی لیکن اب آپ اس طرح سے اٹھ کر بیٹھ گئے ہیں جیسے آپ کو کچھ ہوا ہی نہ ہو''...... چوہان نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہوا تو بہت کچھ ہے پیارے۔ لیکن اکثر یار لوگ کہتے ہیں کہ میں ضرورت سے زیادہ ہی ڈھیٹ ہڈی ثابت ہوا ہوں۔ بس اس لئے اٹھ کر بیٹھ گیا ہوں۔ اگر تمہیں میرا اس طرح اٹھ کر بیٹھنا اچھا نہیں لگ رہا تو میں دوبارہ لیٹ جاتا ہوں''...... عمران نے کہا اور چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

''نہیں۔ میں نے ایسا تو نہیں کہا''...... چوہان نے ہنس کر کہا۔

''تو پھر کیسا کہا ہے''...... عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

''اگر آپ کو گولیاں نہیں لگی تھیں تو پھر وہ خون کیسا تھا''۔ چوہان نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ویسا ہی تھا جیسا سب کا ہوتا ہے یعنی سرخ سرخ اور لال لال''...... عمران نے جواب دیا اور چوہان ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''میرا مطلب ہے اگر وہ آپ کا خون نہیں تھا تو کس کا تھا۔ اور ایسا کیوں لگ رہا تھا جیسے آپ کے جسم سے ہی خون بہہ رہا

ہو"...... چوہان نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"گولیاں میری کمر پر لگی تھیں اور ظاہر ہے جب گولیاں لگتی تو خون کو تو نکلنا ہی ہوتا ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ گولیا مجھے لگی تھیں اور خون کسی جانور کا نکلا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جانور کا خون"...... چوہان نے چونک کر کہا۔

"ہاں میں نے ہوٹل وائٹ سٹار آتے ہوئے ہارڈ بلاک لبا پہن لیا تھا جو کرسٹل آپٹیکل فائبر گلاس اور ایلومنیم کا بنا ہوا تھا۔ ج بلٹ پروف جیکٹ ہوتی ہے۔ اس مخصوص لباس کی وجہ سے مجھے گولی لگ ہی نہیں سکتی تھی۔ لیکن میں نے اس لباس کے اوپر ا پلاسٹک جیکٹ پہن لی تھی جس میں ایک جانور کا خون بھرا ہوا تھ گولیوں سے اس جیکٹ میں موجود خون کی تھیلیاں پھٹ گئی تھی اور سب کو ایسا ہی لگا تھا جیسے میرا خون نکل رہا ہو اور میں سچ اللہ کو پیارا ہو گیا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ سب آپ کو کرنے کی ضرورت کیا تھی"...... چوہا نے اسی طرح سے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"بات دراصل یہ ہے پیارے کہ جس شخص نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اگر وہ اتنی محنت کے باوجود، میرا مطلب ہے گولیاں میرے جسم میں داغنے کے باجود میرا خون نکلتے ہوئے ن دیکھتا تو اس بے چارے کی ساری محنت اکارت ہی جانی تھی نا۔ لیکن اب اس بے چارے قسمت کے مارے کو کیا پتہ تھا کہ اس

نے میرا نہیں بلکہ ایک جانور کا خون دیکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو پہلے سے ہی پتہ تھا کہ آپ پر حملہ کیا جانے والا ہے"...... چوہان نے چونک کر کہا۔

"بس پیارے۔ اڑتی اڑتی ایک خبر میرے کانوں تک پہنچ گئی تھی کہ ایک کرائم ماسٹر مجھے ہلاک کرنے کے لئے پاکیشیا بھیجا گیا ہے۔ وہ بھی ایسا کرائم ماسٹر جو اُڑتی ہوئی مکھی کے ایک پر کو بھی نہایت مہارت سے اپنا نشانہ بنا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کرائم ماسٹر۔ کون ہے وہ اور اسے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے کیوں بھیجا گیا ہے اور کس نے بھیجا تھا اسے"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس نے بھی بھیجا تھا اللہ اس کا سوا ستیاناس ضرور کرے گا۔ اس حرام خور نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ وہ مجھے کنوارا ہی ہلاک کرانا چاہتا ہے تاکہ میرا جنازہ ہی جائز قرار نہ پاسکے۔ اسے مجھے ہلاک کرانے کا اتنا ہی شوق تھا تو سو پچاس سال ٹھہر جاتا میں شادی بھی کر لیتا میرے آٹھ دس بچے بھی جوان ہو جاتے اور ان کی شادیاں ہو جاتیں تو لامحالہ مجھے مرنا ہی تھا ایسے نہ سہی ویسے سہی"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک ماحول ایک انتہائی زبردست اور خوفناک دھماکے سے گونج اٹھا۔ ان کے عقب میں وہی ایمبولینس آ رہی تھی جو عمران کو زخمی حالت میں یا اس کی لاش لینے ہوٹل وائٹ سٹار گئی تھی۔ دھماکہ اس قدر زور دار تھا کہ چوہان کے

ہاتھ سٹیئرنگ سے بہک گئے اور کار سڑک پر لہرا گئی لیکن چوہان نے فوراً کار سنبھال لی ورنہ اس کی کار الٹ جاتی یا دائیں طرف موجود کسی دوسری کار سے ٹکرا جاتی۔ کچھ آگے جاتے ہی چوہان نے کار کے بریک لگا دیئے۔

"کیا ہوا ہے۔ کیسا دھماکہ تھا یہ"...... چوہان نے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان کم بختوں نے اس ایمبولینس کو بھی اڑا دیا ہے جس میں، ان کے خیال کے مطابق میری لاش موجود تھی"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کس نے اڑائی ہے ایمبولینس"...... چوہان بے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"میرے جاننے والے ہوتے تو میں انہیں گردن سے نہ پکڑ لیتا۔ ظاہر ہے یہ وہی کرائم ماسٹر ہی ہو گا جس نے مجھے گولیاں ماری تھیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ نے انہیں دیکھا ہے۔ میرا مطلب ہے کیا آپ نے ایمبولینس پر حملہ کرتے دیکھا ہے کسی کو"...... چوہان نے پوچھا۔

"نہیں۔ تم سڑک کراس کر کے کافی آگے آ گئے تھے جبکہ حملہ پچھلی سڑک کی طرف مڑنے والی ایک سیاہ رنگ کی کار سے کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا ہم اس طرف واپس چلیں"...... چوہان نے پوچھا۔

"نہیں۔ اب تک وہ نہ جانے کہاں سے کہاں نکل گئے ہوں گے۔ جس طرف وہ مڑے ہیں اس طرف دوسری سڑکوں کی طرف جانے والے کئی راستے ہیں۔ ہم ان راستوں پر کہاں کہاں انہیں تلاش کرتے پھریں گے"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی انہوں نے بھری پری سڑک پر ایک ایمبولینس تباہ کی ہے نہ جانے وہاں کتنے افراد ہلاک اور کتنے زخمی ہوئے ہوں۔ ان لوگوں کو ایسے تو نہیں چھوڑا جا سکتا"...... چوہان نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے رانا ہاؤس پہنچا دو پھر تم ان کے پیچھے چلے جانا"۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تب تک ان کا مجھے نشان بھی نہیں ملے گا"...... چوہان نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر بڑھے چلو پیارے۔ رانا ہاؤس کا تو تمہیں نشان بھی مل جائے گا اور پتہ بھی"...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور چوہان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر ڈسپلے ہونے والا نمبر دیکھنے لگا جو صدیقی کا نمبر تھا۔

"یس۔ علی عمران، زخم خوردہ، ہراساں و پریشاں حال، بذبان خود بلکہ بدہان خود اپنے نقلی زخموں مع جانوروں کا بے تحاشہ خون بہانے کے باوجود بول رہا ہوں"...... عمران نے کال رسیو کر کے

سیل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب میں نے پتہ چلا لیا ہے کہ آپ پر گولیاں کہاں سے اور کس جگہ سے چلائی گئی تھیں''...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

''صرف پتہ ہی چلایا ہے یا اس اندھے، نانہجار اور کم ظرف کو پکڑا بھی ہے جس نے مجھ کنوارے پر گولیاں چلانے کی ہمت کی تھی اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو تنویر کی بہن کا کیا ہوتا''...... عمران نے کہا۔

''آپ پر ہوٹل گولڈسن کے تھرڈ فلور کے کمرہ نمبر ون فور زیرو سے فائرنگ کی گئی تھی۔ کمرے میں مجھے کچھ سامان اور ایک ایم ایم تھرٹی رائفل بھی ملی ہے۔ آپ پر اسی رائفل سے گولیاں چلائی گئی تھیں''...... صدیقی نے کہا۔

''ایم ایم تھرٹی۔ ارے باپ رے۔ اس رائفل سے تو ہاتھی کا بھی شکار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود بھی میں زندہ ہوں۔ ہے نا حیرت کی بات''...... عمران نے کہا اور دوسری طرف صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

''بہرحال بتائیں کہ مجھے اب کیا کرنا ہے''...... صدیقی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

''یہ بتاؤ۔ حملہ کرنے والے کے پیچھے کون گیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''مس جولیا گئی ہیں اور ان کے ساتھ صفدر بھی ہے''۔ صدیقی

نے جواب دیا۔

''تمہیں کوئی پیغام دیا ہے انہوں نے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے انہیں ہوٹل وائٹ سٹار کے باہر ایک کار میں دیکھا تھا۔ میری ان سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی''...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ہوٹل کے کمرے سے فائرنگ کرنے والے کا سارا سامان اٹھا کر دانش منزل پہنچا دو۔ سامان پہنچانے کے بعد تم رانا ہاؤس آ جانا، میرے ساتھ چوہان ہے۔ خاور اور نعمانی کو بھی کال کر دو کہ وہ رانا ہاؤس پہنچ جائیں۔ مجھے تم چاروں کو شاید کہیں ساتھ لے جانا پڑ جائے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوکے۔ میں انہیں کال کر دیتا ہوں''...... صدیقی نے کہا۔

''اور ہاں تم نے یہ تو بتایا نہیں ہے کمرہ کس کے نام بک ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کا نام اوسلو کساوا ہے اور وہ ایکریمیا کا باشندہ ہے جو یہاں سیاحت کے لئے آیا ہوا ہے''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو وہ یہاں اصلی نام سے موجود ہے۔ میں سمجھا تھا کہ وہ نام اور چہرہ بدل کر مجھ پر حملہ کرے گا۔ لیکن۔ خیر تم اس کے تمام ڈاکومنٹس کی کاپیاں لیتے آنا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے صدیقی نے کہا اور عمران نے سیل فون کان سے ہٹا کر کال آف کر دی۔

''اس کا مطلب ہے کہ ساری ٹیم حرکت میں ہے سب ہی جانتے تھے کہ آپ پر حملہ کیا جانے والا ہے۔ ایک میں ہی ہوں جسے شاید آپ کچھ بتانا نہیں چاہتے''...... چوہان نے عمران کو کال ختم کرتے دیکھ کر شکوہ بھرے لہجے میں کہا۔

''بتا تو دیا ہے اور تم کیا جاننا چاہتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''کہاں بتایا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''نہیں بتایا تو اب بتا دیتا ہوں اس میں ناراض ہونے والی کیا بات ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو بتائیں''...... چوہان نے بھی مسکرا کر کہا۔

''دو اور دو چار ہوتے ہیں اور چار میں اگر مزید دو شامل کر لئے جائیں تو چھ ہو جاتے ہیں اسی طرح مزید دو اور شامل ہوں تو آٹھ اور پھر دس ہو جاتے ہیں۔ اگر کہو تو میں تمہیں دو کا پورا پہاڑا ایک ہی سانس میں سنا سکتا ہوں''...... عمران نے کہا اور چوہان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران ابھی اسے کچھ بتانے کے موڈ میں نہیں ہے اس لئے اس نے خاموش ہو جانا ہی بہتر سمجھا۔ وہ خاموشی سے کار ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ عمران گہرے خیالوں میں کھویا گیا تھا۔

''ہم رانا ہاؤس پہنچ گئے ہیں''...... چوہان نے کار رانا ہاؤس کے گیٹ کے سامنے روکتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا جیسے وہ خیالوں میں اتنا کھویا ہوا تھا کہ اسے رانا ہاؤس پہنچے کا واقعی پتہ نہ

چلا ہو۔

''ہارن بجاؤ۔ کالا بھوت مخصوص ہارن کی آواز سنے بغیر گیٹ کھولنا گوارا نہیں کرے گا''...... عمران نے کہا تو چوہان نے تین بار مخصوص انداز میں کار کا ہارن بجا دیا۔ اسی لمحے گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھلی اور پھر وہاں جوزف کا چہرہ نظر آیا۔ اس نے کار میں چوہان اور پچھلی سیٹ پر عمران کو دیکھا تو اس نے فوراً کھڑکی بند کی اور پھر چند لمحوں بعد اس نے گیٹ کھول دیا۔ گیٹ کھلتے ہی چوہان کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی تو عمران کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ جوزف گیٹ بند کر کے اسی طرف آ رہا تھا اس کی نظر عمران کے خون آلود کپڑوں پر پڑی تو وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''باس خون''...... اس نے دور سے چیختے ہوئے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس سے کچھ کہتا جوزف نے دونوں ہاتھوں سے اسے کاندھوں سے پکڑ لیا۔ اس کی نظریں عمران کی کمر پر جمی ہوئی تھیں جو واقعی خون سے بھری ہوئی تھی۔ خون دیکھ کر جوزف کا رنگ سفید ہو گیا تھا اور اس نے تھر تھر کانپنا شروع کر دیا۔

''اوہ گاڈ۔ باس زخمی ہے۔ باس زخمی ہے۔ کیا ہوا ہے باس۔ تم تم۔ اس قدر زخمی کیسے ہو گئے۔ تم زخمی تھے تو تم خود کار سے کیوں نکلے ہو۔ مجھے بتاتے میں تمہیں اٹھا لیتا''...... جوزف نے نان سٹاپ بولتے ہوئے کہا۔ عمران کو زخمی حالت میں دیکھ کر اس کے

دماغ میں جیسے چیونٹیاں سی رینگنا شروع ہو گئی تھیں۔ اس نے عمران کو ایسے پکڑ رکھا تھا جیسے وہ عمران کو گرنے سے سنبھالنا چاہتا ہو۔

"میں پہلے تو زخمی نہیں ہوا تھا لیکن جس طرح تم نے مجھے پکڑ رکھا ہے اس طرح میری ایک آدھ ہڈی ضرور فریکچر ہو جائے گی اور میں سچ مچ زخمی ہو جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہا۔ تم زخمی نہیں ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر تم زخمی نہیں ہو تو پھر یہ خون"...... جوزف نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"کون سا خون"...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بن کر کہا۔

"تمہاری کمر خون سے بھری ہوئی ہے باس۔ اوہ گاڈ۔ لگتا ہے تمہیں اس کا پتہ ہی نہیں ہے۔ بعض زخم ایسے ہوتے ہیں جن سے تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوتا اور خاموشی سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے لگتا ہے تمہیں بھی ایسا ہی کوئی زخم لگا ہے۔ تم گھبراؤ نہیں باس میں تمہیں اٹھا کر اندر لے جاتا ہوں"...... جوزف نے اسی انداز میں کہا اور عمران کے ساتھ چوہان بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ میرا خون نہیں ہے"...... عمران نے اس کی پریشانی دور کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خون نہیں ہے تو پھر کس کا خون ہے یہ۔ اور۔ اوہ۔ تمہاری کمر پر دو سوراخ بھی ہیں۔ نم۔ مم۔ میرا مطلب ہے تمہارے لباس پر سوراخ ہے جیسے تمہیں گولیاں ماری گئی ہوں"۔

جوزف نے عمران کی کمر پر لباس میں گولیوں کے دو نشان دیکھ کر اور بری طرح سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں جوزف۔ عمران صاحب کو نشانہ ضرور بنایا گیا تھا لیکن عمران صاحب نے لباس کے نیچے کرسٹل آپٹیکل فائبر گلاس کا بنا ہارڈ بلاک پہن رکھا تھا اس لئے گولیاں انہیں نہیں لگی ہیں"۔ چوہان نے کہا۔

"گولیاں نہیں لگی ہیں تو پھر یہ خون۔ باس کے جسم سے اس قدر خون کیسے بہہ رہا ہے"...... جوزف نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اس کی سوئی خون پر ہی اٹکی ہوئی تھی۔

"یہ جانور کا خون ہے۔ عمران صاحب نے لباس کے نیچے ایک جیکٹ بھی پہن رکھی ہے جس میں کسی جانور کا خون بھرا ہوا تھا تاکہ حملہ آور کو یہی معلوم ہو کہ اس نے عمران صاحب کو ہٹ کر دیا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن باس کو ہٹ کرنے کی کوشش کس نے کی تھی۔ کیا تم اسے جانتے ہو۔ جانتے ہو تو بتاؤ۔ میں ابھی جا کر اسے گردن سے پکڑ کر یہاں لے آتا ہوں اور پھر میں اس کے جسم میں اتنی گولیاں ماروں گا کہ اس کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا"...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں وہ جلد ہی تمہارے سامنے بھی آ جائے گا پھر تم اپنے دونوں ریوالوروں کی گولیاں اسے مار دینا۔ اب تم یہیں رکو۔

باقی ممبران بھی آ رہے ہیں وہ آئیں تو انہیں سٹنگ روم میں لے آنا''...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے چوہان کو اشارہ کیا تو چوہان اس کے ساتھ سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف ابھی تک پریشان نظروں سے عمران کی کمر پر موجود خون کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''تم یہاں بیٹھو۔ میں ابھی آتا ہوں''...... سٹنگ روم میں آ کر عمران نے چوہان سے کہا تو چوہان اثبات میں سر ہلا کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ضرورت ہو تو جوزف کو آواز دے کر اپنے لئے نہ سہی لیکن میرے لئے ایک مگ کافی ضرور بنوا لینا''...... عمران نے دوسرے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو چوہان نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران سٹنگ روم سے ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ پھر وہ آدھے گھنٹے بعد کمرے سے نکل کر باہر آیا تو اس کا حلیہ بدلا ہوا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا جست لباس پہن رکھا تھا۔ جس کے اوپر سیاہ جیکٹ تھی اور اس کے گلے میں ایک سرخ رومال بندھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال اور داڑھی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں اور اس کے دائیں گال پر پرانے زخم کا ایک لمبا نشان دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لباس اور شکل وصورت سے ہی ایک خطرناک اور چھٹا ہوا بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کمرے سے باہر آیا تو سٹنگ روم میں چوہان

کے ساتھ خاور، نعمانی اور صدیقی بھی موجود تھے۔ عمران کو اس حلیئے میں دیکھ کر وہ چاروں چونک پڑے۔

''بڑا خطرناک حلیہ بدلا ہے عمران صاحب آپ نے۔ لگتا ہے کہ آپ پوری تیاری کے ساتھ کہیں زبردست ایکشن کرنے والے ہیں''...... چوہان نے کہا۔ عمران چونکہ اس کے سامنے ہی اس کمرے میں گیا تھا اس لئے اس نے فوراً اسے پہچان لیا تھا حالانکہ صدیقی، خاور اور نعمانی اس انجان آدمی کو کمرے سے نکلتے دیکھ کر بری طرح سے چونک پڑے تھے۔

''خطرناک کاموں میں ہاتھ ڈالنے کے لئے اور بڑے بڑے خطروں سے بچنے اور ان خطروں کا مقابلہ کرنے کے لئے خطرناک روپ بدلنا ہی پڑتا ہے پیارے۔ میں نے تو اپنا روپ بدل لیا ہے اب تم سب بھی تیار ہو جاؤ اور اندر جا کر فوراً اپنے حلیئے بدل لو۔ میں نے تمہارے لئے لباس اور میک اپ کا سامان اندر رکھ دیا ہے۔ تم سب ایسا میک اپ کرنا کہ تم ہر لحاظ سے میرے خطرناک ساتھی ہی لگو۔ بلیک وائپر کے ساتھی''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''بلیک وائپر''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں بلیک وائپر ہوں۔ ایک زہریلا ناگ جو ایک بار کسی کو ڈس لے تو پھر اس کا زندہ رہنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ہم غنڈوں کے روپ میں جائیں گے کہاں''...... خاور

نے پوچھا۔

"بے فکر رہو۔ میں غنڈوں کے روپ میں تم میں سے کسی ک
سسرال نہیں لے جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کچھ بتائیں عمران صاحب۔ ہمارے لئے یہ انتہا
عجیب و غریب کیس ہے جس کے بارے میں ہمیں کچھ بتایا ہی نہ
جا رہا ہے۔ ہمیں صرف اتنا پتہ ہے کہ آپ پر کوئی خطرناک قا
حملہ کرنے والا ہے۔ چیف نے صدیقی اور چوہان کے ساتھ صف
اور مس جولیا اور چوہان کو بھی ہوٹل وائٹ سٹار کے آس پاس ر
کا حکم دیا تھا پھر آپ پر حملہ ہوا اور چیف نے چوہان کو کال کر ک
آپ کی مدد کے لئے بھیج دیا۔ اس کے بعد چوہان نے ہمیں بتا
ہے کہ آپ کو گولیاں لگی ہی نہیں تھیں۔ آپ نے لباس کے نی
ڈبل لباس پہن رکھا تھا جس میں ایک ہارڈ بلاک کا لباس اور دوسرا
خون سے بھری ہوئی تھیلیوں والی ایک مخصوص جیکٹ تھی۔ گولیاں
لگنے سے تھیلیاں پھٹ گئی تھیں اور وہاں موجود لوگوں نے یہ سمجھا
تھا کہ آپ کا خون ہے اور پھر صدیقی نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے ک
مس جولیا اور صفدر اس مجرم کے پیچھے گئے ہیں جنہوں نے آپ ک
ہٹ کرنے کی کوشش کی تھی جبکہ چوہان نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اس
مجرم نے اس ایمبولینس کو بھی تباہ کر دیا تھا جس میں اس مجرم کے
خیال کے مطابق آپ کو زخمی حالت میں لے جایا جا رہا تھا۔ لیکن وہ
یہ نہیں جانتا تھا کہ آپ ایمبولینس میں نہیں بلکہ دوسری کار میں

چوہان کے ساتھ تھے۔ آپ نے حملہ آور کے بارے میں چوہان کو
صرف اتنا ہی بتایا ہے کہ وہ کوئی کرائم ماسٹر ہے اور صدیقی سے یہ
پتہ چلا ہے کہ کرائم ماسٹر کا اصلی نام اوسلو کساوا ہے جو حال ہی میں
ایکریمیا سے آیا ہے اور اس نے اصلی نام اور اصلی کاغذات سے
ہوٹل گولڈ سن میں کمرہ بک کرا رکھا تھا۔ آپ پر فائرنگ کرنے کے
بعد وہ سارا سامان اپنے کمرے میں چھوڑ کر نکل گیا تھا۔ صدیقی نے
سارا سامان اور ایم ایم تھرٹی رائفل دانش منزل میں پہنچا دی ہے
جس سے آپ پر دو فائر کئے گئے تھے۔ اور ایم ایم تھرٹی واقعی ایک
ایسی رائفل ہے جس سے گرانڈیل ہاتھی کو بھی آسانی سے ہلاک کیا
جا سکتا ہے۔ اگر آپ نے ہارڈ بلاک کا لباس نہ پہن رکھا ہوتا تو
آپ کی ہلاکت یقینی تھی۔ چوہان کا یہ بھی کہنا ہے کہ آپ کو پہلے
سے ہی اس بات کا علم تھا کہ آپ پر حملہ کیا جا سکتا ہے اور اس کے
لئے آپ نے پہلے سے ہی تیاری کر رکھی تھی۔ لیکن میری سمجھ میں
یہ نہیں آ رہا ہے کہ آپ کو اگر حملہ کرنے والے کا علم تھا تو پھر آپ
نے اسے اتنی آزادی کیوں دے رکھی تھی کہ وہ آپ پر حملہ کر سکے۔
آپ کو تو جا کر فوراً اس کی گردن دبوچ لینی چاہئے تھی۔ لیکن
آپ کرائم ماسٹر کے پیچھے جانے کی بجائے چوہان کو لے کر یہاں
آ گئے ہیں اور آپ نے ہمیں بھی یہاں بلا لیا ہے اب آپ نے
بلیک وائپر کا روپ دھار لیا ہے اور ہمیں بھی بدمعاشوں کے روپ
میں کہیں لے جانا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی نیا کیس شروع ہو چکا ہے تو

پھر اس کے بارے میں ہمیں تفصیلات کیوں نہیں بتائی گئی ہیں اور
یہاں صرف ہم چار ہی آئے ہیں۔ مس جولیا اور صفدر تو کرائم ماسٹر
کے پیچھے گئے ہیں لیکن تنویر اور کیپٹن شکیل۔ وہ دونوں کہاں
ہیں''...... خاور نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اسے اس
طرح بولتے دیکھ کر عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھ رہا
تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ کوئی اس طرح رکے بغیر مسلسل
بول سکتا ہو۔

''خدا کی پناہ۔ تمہارے منہ میں بریک نام کی کوئی چیز نہیں ہے
کیا۔ اتنا تو میں بھی نہیں بولتا جتنا تم نان سٹاپ بولے چلے جا رہے
تھے اور تم نے تو آج عورتوں کے بھی بولنے کے تمام ریکارڈ اپنے
نام کرا لئے ہیں''...... عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسی بات کر کے آپ شاید ہمیں ٹالنا چاہتے ہیں''...... خاور
نے مسکرا کر کہا۔

''ارے نہیں بھائی۔ اگر میں نے تمہیں ٹالنے کی کوشش کی تو پھر
تم نے دوبارہ نان سٹاپ بولنا شروع کر دینا ہے۔ میں تو شاید
تمہاری سن لوں لیکن تم جس رفتار سے بول رہے تھے اسے سن سن کر
ان تین بے چاروں کے کان ضرور خراب ہو جائیں گے''...... عمران
نے کہا اور وہ چاروں ہنس پڑے۔

''پلیز عمران صاحب کچھ تو بتائیں۔ مارے سسپنس کے ہماری
حالت خراب ہوتی جا رہی ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''کبھی کبھی انسان کو سسپنس میں بھی مبتلا رہنا چاہئے۔ سنا ہے
سسپنس میں مبتلا رہنے والے کا ہاضمہ درست رہتا ہے اور اسے
کبھی کھٹے ڈکار بھی نہیں آتے''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے
میں کہا اور وہ چاروں ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''لگتا ہے عمران صاحب واقعی ابھی ہمیں کچھ نہیں بتانا چاہتے
ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''لگتا ہے والی بات نہیں ہے۔ عمران صاحب سچ مچ ہمیں کچھ
بتانے کے موڈ میں نہیں ہیں''...... چوہان نے ہنس کر کہا۔

''چلیں اور کچھ نہیں تو اتنا ہی بتا دیں کہ کیپٹن شکیل اور تنویر
کہاں ہیں۔ وہ کافی دنوں سے ہمیں نظر نہیں آ رہے ہیں اور نہ ہی
ان سے کوئی رابطہ ہو رہا ہے۔ صفدر اور مس جولیا کا بھی کچھ پتہ نہیں
تھا۔ آج صدیقی نے ہی ان دونوں کو دیکھا ہے۔ کیا وہ کسی اور
طرف مصروف ہیں''...... خاور نے کہا۔

''ہاں۔ وہ دوسری طرف مصروف ہیں۔ ویسے بھی مجھے اس
وقت فور سٹارز کی ضرورت ہے اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ تم
نے اپنے گروپ میں کسی بھی فائیو سٹار اور سکس سٹار کو شامل نہیں کیا
ہے''...... عمران نے کہا اور صدیقی نے اس کی بات سمجھ کر اثبات
میں سر ہلا دیا۔

''تو یہ کیس فور سٹارز کا کیس ہے''...... نعمانی نے بھی سمجھ جانے
والے انداز میں سر ہلا کر کہا۔

”کیس تو فور سٹارز کا ہی ہے لیکن اگر فور سٹار کا چیف اور چی
کے ساتھی مجھ غریب کو بھی اپنے ساتھ لے لیں تو میں سب
ہونے والے بچوں کی درازیٔ عمر کی خصوصی دعا مانگوں گا اور
بھی پیر ایکس ٹو شاہ کے دربار خاص میں جا کر“...... عمران نے کہا
وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”اب ہمارا میک اپ آپ کریں گے یا ہم خود ہاتھ پاؤں ما
شروع کر دیں“...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تم خود ہی ہاتھ پاؤں مار لو۔ مجھے ایک دو ضروری کالیں کر
ہیں۔ جب تک تم میک اپ کرو گے میں کالیں کر لوں گا“۔ عمرا
نے سنجیدگی سے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ اٹھ
اس کمرے کی طرف بڑھ گئے جس میں سے عمران بلیک وائپر
میک اپ کر کے باہر آیا تھا اور جہاں عمران کے کہنے کے مطا
میک اپ کا سامان اور ان کے لباس موجود تھے جبکہ عمران کمر
سے باہر نکل گیا۔ دوسرے کمرے میں جا کر ان چاروں نے ا
میک اپ کرنے شروع کر دیئے۔ میک اپ کرنے کے بعد انہو
نے وہاں موجود اپنے ناپ کے لباس پہنے اور پھر تقریباً بیس منٹو
بعد وہ سب تیار ہو چکے تھے۔ ان کے کمرے سے باہر آتے ہ
عمران اندر آ گیا۔ انہیں دیکھ کر وہ دروازے کے پاس ہی رک گ
تھا اور انہیں بدلے ہوئے لباسوں اور حلیوں میں دیکھ کر یوں س
ہلانے لگا جیسے انہوں نے اس کے ذہن کے عین مطابق حلیئے بنائے

ہوں۔

”اب چلیں“...... عمران نے پوچھا۔ اور ان چاروں نے اثبات
میں سر ہلا دیئے۔

”کیا جوزف بھی ہمارے ساتھ جائے گا“...... صدیقی نے
عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”نہیں۔ جوزف کو اگر ہم نے ساتھ لیا تو وہ لوگ سمجھ جائیں
گے کہ ہم کون ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کون لوگ“...... چوہان نے پوچھا۔

”ساتھ چل تو رہے ہو۔ خود ہی دیکھ لینا میں کن لوگوں کی بات
کر رہا ہوں“...... عمران نے مسکرا کر کہا اور چوہان نے ایک طویل
سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران واقعی ان کے لئے بے
حد پراسرار بنا ہوا تھا۔ وہ انہیں اس طرح بدمعاشوں کے روپ میں
کہاں لے جا رہا تھا اور ان سے کیا کرانے والا تھا اس کے بارے
میں وہ کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔

وہ سب عمران کے ساتھ کمرے سے باہر آئے تو گیٹ کے
پاس ایک جیپ تیار کھڑی تھی جس کے قریب جوزف موجود تھا۔

”سب سامان رکھ دیا ہے“...... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

”یس باس۔ پچھلی سیٹوں کے نیچے آپ کے کہنے پر میں نے
سارا سامان رکھ دیا ہے“...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا
اور وہ چاروں سمجھ گئے کہ عمران کس سامان کی بات کر رہا ہے۔ جو

سامان جیپ کی سیٹوں کے نیچے رکھا گیا تھا ظاہر ہے اسلحے کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا۔

اسلحہ ساتھ لے جانے کا مطلب تھا کہ عمران کا ارادہ کسی بڑی کارروائی کرنے کا ہے ورنہ مشین پسٹل اور چھوٹے موٹے بم تو وہ اپنے لباسوں میں بھی چھپا کر ساتھ لے جا سکتے تھے۔

''چلو۔ جیپ میں بیٹھ جاؤ''...... عمران نے کہا اور خود فرنٹ کی طرف جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ صدیقی اور اس کے ساتھی جیپ کی پچھلی سیٹوں پر آ گئے۔

جوزف نے آگے بڑھ کر گیٹ کھولا تو عمران نے جیپ کا انجن سٹارٹ کیا اور جیب گیٹ سے باہر نکال لے گیا۔ جیپ سڑک پر لا کر اس نے دائیں طرف موڑی اور پھر تھوڑی ہی دیر میں اس کی جیپ نہایت تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں پر اڑی جا رہی تھی۔

''تو یہ ہے وہ شخص جس نے عمران پر ہوٹل کے کسی کمرے سے فائرنگ کی تھی''...... جولیا نے ہوٹل گولڈسن سے ایک نوجوان کو نکل کر تیزی سے سڑک کراس کر کے ہوٹل وائٹ سٹار کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

وہ صفدر کے ساتھ اپنی کار میں ہوٹل وائٹ سٹار کے گیٹ سے کچھ فاصلے پر سڑک کے کنارے پر موجود تھی۔

''لگتا تو یہی ہے۔ اس کے چہرے پر بے پناہ جوش اور مسرت کے تاثرات دکھائی دے رہے ہیں جیسے اسے اپنا ٹارگٹ ہٹ کرنے کی بے حد خوشی ہو''...... صفدر نے بھی اس شخص کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ اب ہوٹل وائٹ سٹار کی طرف کیوں جا رہا ہے''۔ جولیا نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''چیف نے کہا تھا کہ عمران صاحب پر جب بھی اٹیک کیا جائے گا تو اٹیک کرنے والا شخص یہ دیکھنے ضرور آئے گا کہ عمران صاحب واقعی اس کا ٹارگٹ بنے بھی ہیں یا نہیں اور یہ وہی شخص ہے جس کا ہمیں چیف نے فوٹوگراف دکھایا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں نے بھی اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ چیف اس شخص کی نگرانی کیوں کرا رہے ہیں۔ اس کا چیف کے پاس فوٹوگراف بھی تھا اور وہ جانتے بھی تھے کہ یہ شخص عمران صاحب پر جان لیوا حملہ کر سکتا ہے تو پھر چیف اسے اتنی ڈھیل کیوں دے رہے ہیں۔ اب جب کہ اس شخص نے عمران پر حملہ بھی کر دیا ہے تو پھر اسے اس طرح کیوں چھوڑا جا رہا ہے۔ میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ میں ابھی باہر نکل کر اسے گردن سے پکڑ لوں اور اپنے مشین پسٹل کی ساری گولیاں اس کے جسم میں اتار دوں۔ مجھے اس پر شدید غصہ آ رہا ہے۔ عمران پر حملہ کر کے اس نے میرے دل و دماغ میں آگ سی بھڑکا دی ہے''...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ہم ابھی اسے نہیں پکڑ سکتے۔ پہلے چیف نے ہمیں اسے پکڑنے اور اسے ہلاک کرنے تک کی اجازت دے دی تھی لیکن پھر چیف نے سوچا کہ یہ یہاں اکیلا نہیں ہو گا۔ اس کی ضرور کوئی اور بھی پشت پناہی کر رہا ہو گا اور اسے ایک خاص مقصد کے

لئے سامنے رکھا جا رہا ہے جبکہ اس کے پیچھے کوئی اور بھی ہے جو یہاں پراسرار کھیل کھیلنے کے چکروں میں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تمہارے خیال میں وہ پراسرار چکر کیا ہو سکتا ہے اور وہ کون ہو سکتا ہے جو اس کرائم ماسٹر کو اس طرح سامنے لا کر قربانی کا بکرا بنا رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نہیں جانتا اور نہ ہی چیف نے ہمیں اس سلسلے میں کچھ بتایا ہے۔ لیکن بہرحال یہ شخص یہاں اپنے اصلی نام اور اپنی اصلی شکل میں ہے اس لئے صاف لگ رہا ہے کہ یہ کسی احمقانہ سوچ میں مبتلا ہے۔ اگر یہ سیکرٹ ایجنٹ ہوتا تو یہ یہاں نہ اصلی نام سے آتا اور نہ ہی اصلی حلیئے میں''...... صفدر نے کہا۔

''پھر بھی اس کا مقصد تو خطرناک ہے۔ یہ عمران کو یہاں ہلاک کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا تھا کہ یہ شارپ شوٹر ہے اور اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا۔ عمران پر اس نے جو گولیاں چلائی ہیں وہ عمران کی کمر میں لگی ہیں اور ہم نے خود عمران کو اندر خون میں لت پت ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن چونکہ ہمیں بتا دیا گیا تھا کہ عمران نے لباس کے نیچے بلٹ پروف جیکٹ پہن رکھی ہو گی اس لئے ہم اسے زخمی یا ہلاک ہوتے دیکھ کر کوئی توجہ نہ دیں اور فوراً باہر آ کر نگرانی کریں کہ حملہ آور وہاں آتا ہے یا نہیں چنانچہ ہم عمران کو شدید زخمی دیکھ کر بھی یہاں باہر آ کر کار میں بیٹھ گئے ہیں تاکہ اگر حملہ آور کہیں اور جانے کی کوشش کرے تو ہم

اس کا تعاقب کریں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ یہ جاتا کہاں ہے اور اس کے ساتھ اور کون ہے۔ اگر اوسلو کساوا اس قدر شارپ شوٹر ہے تو پھر اس نے عمران کی کمر میں ہی گولیاں کیوں ماری تھیں۔ عمران کو اگر اس نے حقیقتاً ہلاک کرنا ہی تھا تو وہ اس کے سر میں بھی گولیاں مار سکتا تھا جس سے عمران کی ہلاکت یقینی ہو جاتی''۔ جولیا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اوسلو کساوا کو جس کسی نے بھی عمران صاحب کی ہلاکت کا ٹاسک دیا تھا وہ اس بات کا اوسلو کساوا سے ثبوت بھی چاہتا ہو گا کہ اس نے واقعی عمران صاحب کو ہی ہلاک کیا ہے یا کسی اور کو۔ اوسلو کساوا اگر عمران صاحب کے سر میں گولیاں مارتا تو خود اس کے لئے بھی عمران صاحب کی شناخت مشکل ہو سکتی تھی اسی لئے اس نے جان بوجھ کر عمران صاحب کی کمر میں عین دل کے مقام پر گولیاں ماری تھیں۔ تا کہ عمران صاحب ہلاک بھی ہو جائیں اور ان کی شناخت بھی کی جا سکے اور اب جس طرح اوسلو کساوا کیمرے والا مخصوص سیل فون لے کر ہوٹل گولڈ سن سے نکلا ہے اس سے میرے خیال کو تقویت ملتی ہے کہ وہ اس سیل فون سے عمران صاحب کی لاش کی تصاویر بنانا چاہتا ہے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''تم نے ایک اور بات نوٹ کی ہے''...... اچانک جولیا نے

صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کون سی بات''...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

''عقبی شیشے سے دیکھو۔ ہماری کار کے پیچھے ایک سیاہ سیڈان کھڑی ہوئی ہے''...... جولیا نے کہا اور صفدر نے چونک کر بیک ویو مرر میں دیکھا تو اسے واقعی اپنی کار کے کچھ فاصلے پر ایک سیاہ سیڈان دکھائی دی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک سیاہ فام لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکی کے چہرے پر انتہائی بے چینی مترشح تھی اور وہ بار بار اپنی ریسٹ واچ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جیسے وہ کسی کا نہایت بے چینی سے انتظار کر رہی ہو۔

''کون ہے یہ''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں۔ یہ کار میں کافی دیر سے یہیں دیکھ رہی ہوں۔ جب اوسلو کساوا ہوٹل سے نکل کر اس طرف آ رہا تھا تب یہ لڑکی غور سے اسی کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے وہ اوسلو کساوا کو بخوبی جانتی ہو''...... جولیا نے کہا۔

''کیا اوسلو کساوا نے بھی اس لڑکی کی طرف دیکھا تھا''۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ اس طرف متوجہ نہیں تھا اور نہ ہی اس نے اس لڑکی کی طرف دیکھا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''تب پھر ہو سکتا ہے کہ یہ یہاں کسی اور کا انتظار کر رہی ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ہوسکتا ہے۔ لیکن''...... جولیا کہتے کہتے رک گئی۔

''لیکن۔ لیکن کیا''...... صفدر نے حیرت سے پوچھا۔

''کار کافی دیر سے یہاں موجود ہے لیکن جیسے ہی اس سیاہ فام لڑکی نے اوسلو کساوا کو دیکھا تھا تو اس نے اسی وقت اپنی کار سٹارٹ کر لی تھی اور اب دیکھ لو اس کی ساری توجہ ہوٹل وائٹ سٹار کی طرف ہی ہے جیسے وہ اوسلو کساوا کے باہر آنے کا انتظار کر رہی ہو''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا تو یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ یہ اوسلو کساوا کی ہی ساتھی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے اوسلو کساوا کو ہوٹل وائٹ سٹار کے گیٹ سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ جیسے ہی اوسلو گیٹ سے باہر آیا انہوں نے پیچھے کھڑی سیڈان کو یکلخت حرکت میں آتے دیکھا اور پھر کار ان کی کار کے پیچھے سے نکل کر تیزی سے اوسلو کی طرف بڑھتی چلی گئی جیسے وہ اوسلو کو کچل ہی دے گی لیکن پھر کار اوسلو کے عین قریب جا کر رکی اور اوسلو اچھل پڑا اسی لمحے اس کی طرف کا کار کا دروازہ کھل گیا۔ لڑکی شاید اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔ اوسلو کے چہرے پر شدید حیرت تھی لیکن پھر وہ فوراً کار میں سوار ہو گیا اور جیسے ہی اس نے کار میں بیٹھ کر دروازہ بند کیا کار اسی لمحے حرکت میں آئی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

''چلو''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر نے فوراً کار سیاہ سیڈان کے پیچھے لگا دی۔ اس نے بھی اوسلو کو ہوٹل وائٹ سٹار جاتے دیکھ کر کار سٹارٹ کر لی تھی۔

سیاہ سیڈان نہایت تیزی سے مین سڑک کی طرف دوڑی جا رہی تھی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں سامنے سڑک سے ایک مقامی ایمبولینس گزرتی نظر آئی۔ جو شاید ہوٹل وائٹ سٹار کی طرف ہی جا رہی تھی۔ سڑک پر زیادہ رش نہیں تھا لیکن اس کے باوجود صفدر سیاہ سیڈان سے مناسب فاصلہ رکھ کر پیچھا کر رہا تھا۔

پھر انہوں نے سیاہ سیڈان کو کراسنگ پر سڑک کے کنارے پر رکتے ہوئے دیکھا۔ صفدر نے بھی کچھ فاصلہ رکھ کر سیاہ سیڈان کے پیچھے کار روک دی۔ اس کی کار کے آگے دو کاریں اور تھیں اس لئے سیاہ سیڈان والے اسے چیک نہیں کر سکتے تھے۔

''یہ یہاں کیوں رک گئے ہیں''...... صفدر نے سیاہ سیڈان پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں۔ شاید یہ کسی کا انتظار کر رہے ہیں''...... جولیا نے کہا۔ کار وہاں کافی دیر رکی رہی لیکن کار سے نہ سیاہ فام لڑکی نکلی تھی اور نہ ہی اوسلو باہر آیا تھا۔

''اس کار کے شیشے سیاہ ہو گئے ہیں۔ پہلے ہمیں ونڈ سکرین سے لڑکی نظر آ رہی تھی لیکن اب عقبی سکرین بھی تاریک نظر آ رہی ہے جس سے ہمیں یہ اندازہ لگانا بھی مشکل ہو رہا ہے کہ کار میں کوئی

ہے بھی یا نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں یہ ڈبل کوٹڈ شیشے ہیں۔ جب اوسلو کساوا کار میں سوا
تھا تو میں نے شیشوں کو کوٹڈ ہوتے دیکھ لیا تھا۔ سیاہ فام لڑکی
کار کا کوئی بٹن پریس کر کے کوٹڈ سسٹم آن کیا تھا"...... صفدر
اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"میں باہر جا کر چیک کروں انہیں"...... جولیا نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ جب وہ کار سے نکلیں گے تو پھر دیکھ
گے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
سیڈان دس منٹ سے زیادہ وہاں رکی رہی اور پھر جب ایمبو
واپس آئی تو انہوں نے سیاہ سیڈان کو حرکت میں آتے دیکھا۔ ا
نے نہایت پھرتی سے کار سائیڈ سے نکال کر ایمبولینس کے پیچھ
دی تھی۔

"یہ تو ایمبولینس کے پیچھے جا رہے ہیں"...... جولیا نے حیر
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... صفدر نے کہا اور اس نے بھی کار سائیڈ سے ن
اور سڑک کی طرف آ گیا۔ اس کے آگے چار پانچ کاریں تھیں
ایمبولینس سامنے والی سڑک کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ سیاہ سیڈ
دائیں سڑک کی جانب مڑ گئی تھی اور پھر سیاہ سیڈان نے موڑ کاٹا
تھا کہ انہوں نے سیاہ سیڈان کی کھڑکی سے ایک شعلہ سا نکل
ایمبولینس کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ دوسرے لمحے شعلہ ٹ

ایمبولینس کے عقبی حصے سے ٹکرایا اور پھر ایک زور دار دھماکہ ہوا اور
انہوں نے ایمبولینس کے ہوا میں ٹکڑے اڑتے ہوئے دیکھے۔
دھماکہ اس قدر زور دار تھا کہ اردگرد موجود دوسری گاڑیاں بھی اس
دھماکے کی زد میں آ گئی تھیں کئی گاڑیاں اچھل اچھل کر دور جا گری
تھیں اور ماحول تیز چیخوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ صفدر کی کار چار
پانچ کاروں کے پیچھے تھی جو زور دار دھماکے سے سڑک سے اچھل کر
سائیڈوں میں جا گری تھیں۔ اگر صفدر کی کار بھی سیڈان یا ایمبولینس
کے پیچھے ہوتی تو اس کی کار بھی دھماکے کی زد میں آ جاتی۔ سڑک پر
ہر طرف آگ اور گاڑیوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کے ساتھ خون
دکھائی دے رہا تھا جو ظاہر ہے ان لوگوں کا تھا جن کی کاریں
دھماکے سے تباہ ہوئی تھیں۔ دائیں طرف انہیں چند انسان اور ان
کے اعضاء پھڑکتے ہوئے دکھائی دیئے۔

دھماکہ ہوتے ہی صفدر نے بریک لگا دیئے تھے اور وہ دونوں
پھٹی پھٹی آنکھوں سے سڑک پر آگ، کاروں اور انسانوں کے
ٹکڑے اور خون دیکھ رہے تھے۔ پھر اچانک صفدر کی آنکھوں میں
خون اتر آیا۔ اس کا جسم غصے کی شدت سے کانپنا شروع ہو گیا۔
اس نے فوراً گیئر بدلا اور دوسرے لمحے اس نے کار نہایت تیزی
سے دوڑاتے ہوئے دائیں سڑک کی جانب موڑ دی جس طرف سیاہ
سیڈان گئی تھی۔ اس نے کار جس تیزی سے موڑی تھی کار قدرے
بائیں جانب جھک گئی تھی اور ایک لمحے کے لئے ایسا لگا جیسے کار اس

طرف الٹ جائے گی۔ لیکن جیسے ہی کار موڑ مڑی صفدر نے
مہارت سے کار کو بیلنس کیا اور پھر اس نے دور جاتی ہوئی
سیڈان کے پیچھے اپنی کار پوری رفتار سے بھگانا شروع کر دی۔

"اوہ۔ میرے خدا۔ یہ انہوں نے کیا کیا ہے۔ انہوں نے
اس ایمبولینس کو ہی تباہ کر دیا ہے جس میں عمران کو لے جایا جا
تھا"...... جولیا نے کانپتے ہوئے کہا۔ حیرت، خوف اور پریشانی۔
اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا اور اس کا جسم یوں کانپ
تھا جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔ ساتھ ہی اس کی آنکھو
میں نمی آ گئی تھی۔

"ہاں۔ انہوں نے انتہائی درندہ صفتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ عمرا
صاحب کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی وجہ سے اور نہ جا
کتنے بے گناہ لوگ بھی مارے گئے ہیں۔ میں انہیں نہیں چھوڑوں
گا۔ میں ان دونوں کی بوٹیاں اُڑا دوں گا۔ اب یہ دونوں میر
ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکیں گے"...... صفدر نے غراتے ہوئے
کہا۔ عمران کی ایمبولینس کے ساتھ دوسری کاروں کو تباہ ہوتے دیکھ
کر اس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی۔ وہ نہایت تیز رفتاری
سے سیاہ سیڈان کے پیچھے کار بھگا رہا تھا جیسے وہ واقع اوسلو کساوا
اور اس کی ساتھی سیاہ فام لڑکی کو پکڑ کر ان کے ٹکڑے اڑا دے گا۔

سیاہ سیڈان کافی دور جا چکی تھی اور سیاہ فام لڑکی کار نہایت تیز
رفتاری سے دوڑا رہی تھی۔ صفدر سیڈان کے قریب سے قریب

ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن شاید لڑکی کو اپنے تعاقب کا علم ہو گیا
تھا اس نے کار کی رفتار اور زیادہ بڑھا دی تھی۔

آگے جا کر سیڈان ایک دوسرے روڈ کی طرف مڑ گئی۔ صفدر
نے بھی تیز رفتاری سے کار آگے لے جا کر اسی سڑک کی طرف موڑ
دی۔ اس سڑک پر کافی رش تھا لیکن سیڈان اگلی کاروں کو اوور ٹیک
کرتی ہوئی اسی تیزی سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر صفدر
نے بھی ہونٹ بھینچتے ہوئے کار کی رفتار اور تیز کی اور آگے جانے
والی کاروں کو اوور ٹیک کرتا ہوا سیاہ سیڈان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
سڑک پر موجود کاریں ان کے دائیں بائیں سے زائیں زائیں کرتی
ہوئی گزر رہی تھیں اور دونوں کاریں جس تیزی سے بھری پری
سڑک پر دوسری کاروں کو اوور ٹیک کر رہی تھیں۔ دوسری کاروں میں
موجود افراد بڑی خوف بھری نظروں سے انہیں دیکھنا شروع ہو گئے
تھے۔ اسی لمحے اچانک آگے جاتی ہوئی سیاہ سیڈان ایک کار کو اوور
ٹیک کرتے ہوئے قدرے مڑی اور دوسرے لمحے کار کی کھڑکی سے
ایک شعلہ سا نکل کر صفدر کو اپنی کار کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس
سے پہلے کہ شعلہ صفدر کی کار کے فرنٹ سے ٹکراتا صفدر نے بجلی کی
سی تیزی سے سٹیئرنگ گھمایا اور اس کی کار دو کاروں کے درمیان کسی
لٹو کی طرح سے گھومتی چلی گئی اسی لمحے شعلہ جو ایک منی میزائل تھا
اس کی کار کی دائیں جانب سے عین دروازے کے پاس سے گزرتا
ہوا پیچھے چلا گیا۔ پیچھے ایک اور کار تھی۔ میزائل اس کار کے فرنٹ

سے ٹکرایا اور ماحول ایک اور خوفناک دھماکے سے گونج اٹھا۔ انہوں نے اس کار کے پرخچے اڑتے ہوئے دیکھے۔ صفدر نے سیدھی ہوتے ہی تیزی سے آگے بڑھا دی۔ لیکن دھماکہ اس شدید تھا کہ اس کے پریشر سے صفدر کی کار کا پچھلا حصہ اوپر اٹھ اور کار الٹنے ہی لگی تھی کہ صفدر نے تیزی سے سٹیئرنگ دائیں با موڑتے ہوئے کار کو الٹنے سے بچا لیا۔ پچھلی کار کے ساتھ وہاں کاریں دائیں بائیں اڑتی دکھائی دی تھیں۔ منی میزائل ہونے باوجود اس کا دھماکہ اس قدر شدید اور خوفناک تھا کہ سڑک پر مو کئی کاروں کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔

”لگتا ہے یہ دونوں اب انتہا پر آ گئے ہیں۔ اب انہیں صورت میں روکنا ہو گا ورنہ یہ یہاں لاشوں کے ڈھیر لگا د گے“...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور اس نے تیزی سے ای اور کار کو اوور ٹیک کیا اور دور جاتی ہوئی سیاہ سیڈان کی طرف بڑھ لگا۔ ان دونوں کی تیز رفتاری دیکھ کر اور سڑک پر ہونے وا خوفناک دھماکے نے سڑک پر موجود دوسری گاڑیوں کے ڈرائیورو کو اس قدر بوکھلا دیا تھا کہ انہوں نے کاریں تیزی سے دائی بائیں کرنا شروع کر دی تھیں۔ جس سے سیاہ سیڈان اور صفدر کی کا کو سڑک کے درمیان راستہ مل گیا تھا اور ان کی کاروں میں جیس ریس شروع ہو گئی تھی۔ صفدر اور جولیا کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ جولیا نے فوراً ڈیش بورڈ کھول کر مشین پسٹل نکال کر ہاتھ

میں لے لیا تھا اور اس نے ساتھ ہی اپنی طرف کی کھڑکی کا شیشہ کھول لیا تھا۔ وہ بس اس انتظار میں تھی کہ صفدر سیاہ سیڈان کے قریب اپنی کار لے جائے تو وہ سیاہ سیڈان پر فائر کھول دے۔ لیکن سیاہ فام لڑکی جو سیاہ سیڈان کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی وہ بھی بے حد مشاق معلوم ہو رہی تھی وہ کسی طرح فاصلہ کم ہونے ہی نہیں دے رہی تھی اور سڑک پر رش ہونے کی وجہ سے جولیا اندھا دھند اس کار پر فائرنگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

سیاہ سیڈان لہراتے ہوئے تیزی سے مختلف سڑکوں کی طرف مڑتی جا رہی تھی اور صفدر بھی اسی تیزی سے کار اس طرف موڑ لیتا تھا جس طرف سیاہ سیڈان مڑتی تھی۔ دونوں کاروں میں تقریباً بیس منٹ تک ریس ہوتی رہی پھر سیاہ سیڈان مضافاتی علاقے کی طرف مڑتی نظر آئی تو صفدر اور جولیا کے چہروں پر سفا کی کے انتہائی خوفناک تاثرات نمودار ہو گئے جیسے سیاہ سیڈان نے مضافات کی طرف مڑ کر ان کی دلی مراد پوری کر دی ہو۔

”اب یہ لوگ بچ کر کہاں جائیں گے“...... صفدر نے غرا کر کہا اور اس نے گیئر بدل کر ایکسلیٹر پیڈل پر اور زیادہ دباؤ ڈال دیا۔ کار کو ایک جھٹکا سا لگا اور کار جیسے ہوا میں اڑتی چلی گئی۔ دور کھیتوں کا ایک طویل سلسلہ تھا جس کے بعد میدانی اور پھر پہاڑی علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔ انہیں کھیتوں کی طرف جاتے دیکھ کر صفدر نے کار کی رفتار قدرے کم کر دی۔

''کیا ہوا۔ تم نے کار کی رفتار کم کیوں کر دی ہے''...... جولیا اسے کار کی رفتار کم کرتے دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

''میں انہیں پہاڑیوں کی طرف جانے کا موقع دینا چاہتا ہوں۔ پہاڑیوں کی طرف ٹریفک نہیں ہو گی وہاں ہم آسانی سے انہیں بھی سکتے ہیں اور ان کا شکار بھی کر سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''دیکھ لو۔ کہیں وہ ہمارے ہاتھوں سے نکل ہی نہ جائیں۔ فام لڑکی بے حد ماہرانہ انداز میں اور نہایت تیز رفتاری سے ڈرائیو کر رہی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''وہ جتنی مرضی ماہر ہو لیکن میری مہارت کے سامنے اس مہارت پھیکی پڑ جائے گی۔ میں انہیں بھاگ نکلنے کا موقع نہیں دوں گا''...... صفدر نے غرا کر کہا اور جولیا اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔ صفدر نے کار کی رفتار کم ضرور کی تھی لیکن اتنی بھی نہیں کہ سیاہ سیڈان ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی۔ سیاہ سیڈان ان سے تقریباً پانچ سو میٹر کے فاصلے پر تھی اور صفدر کسی طرح اس فاصلے کو کم نہیں ہونے دے رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں سیاہ سیڈان میدانی علاقے سے گزر کر دو پہاڑیوں کے درمیان سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی سڑک کی طرف مڑ گئی تو صفدر نے یکلخت کار کی رفتار میں اضافہ کر دیا اس کی کار اب فائٹر طیارے کی سی تیزی سے بھاگنا شروع ہو گئی تھی۔ موڑ آتے ہی صفدر نے رفتار کم کئے بغیر اس طرف کار گھما دی جس

طرف سیاہ سیڈان گئی تھی۔ دو تین موڑ مڑتے ہی انہیں سیاہ سیڈان نظر آ گئی جو اب ایک متوازی سڑک پر بھاگی جا رہی تھی۔ صفدر بھی سیدھی سڑک پر آیا اور اس نے کار پوری رفتار سے سیاہ سیڈان کے پیچھے دوڑانی شروع کر دی۔ سیاہ سیڈان کی رفتار بھی تیز تھی لیکن اس بار صفدر کی کار کی رفتار سیاہ سیڈان سے زیادہ تیز تھی۔ جولیا نے سپیڈ میٹر کی طرف دیکھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کار دو سو میل فی گھنٹے کی رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ اس دوران اگر صفدر کا ہاتھ سٹیئرنگ سے ذرا سا بھی بہک جاتا تو کار دائیں بائیں موجود سنگلاخ چٹانوں سے ٹکرا جاتی اور پھر ان کا جو حشر ہوتا وہ اظہر من الشمس تھا۔

ابھی وہ کار سے کافی فاصلے پر تھے کہ انہیں سیاہ سیڈان کی عقبی ونڈ سکرین ٹوٹتی ہوئی دکھائی دی اور پھر انہیں اوسلو نظر آیا جو ایک گن کے دستے سے ونڈ سکرین توڑ رہا تھا۔

''وہ ونڈ سکرین توڑ کر ہم پر میزائل فائر کرنے والا ہے''۔ جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اس سے پہلے کہ صفدر کچھ کہتا اسے سیاہ سیڈان سے ایک میزائل اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ صفدر کی نظریں اس میزائل پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ وہ نہ کار کی رفتار کم کر رہا تھا اور نہ ہی میزائل سے بچنے کے لئے کار دائیں بائیں موڑ رہا تھا اور پھر میزائل اس کی کار سے تقریباً دس فٹ ہی دور ہو گا کہ صفدر نے اچانک اور بجلی کی سی تیزی سے کار دائیں طرف گھما دی اس کی

کار دائیں طرف موجود چٹانوں کی طرف بڑھی اور صفدر نے کار فور سیدھی کر لی۔ میزائل اس کے بائیں جانب سے ایک بار پھر کار سے چند انچ کے فاصلے سے گزرتا چلا گیا اور پیچھے ایک ٹیلے سے ٹکر کر پھٹ گیا۔ صفدر نے کار میزائل سے تو بچا لی تھی لیکن چٹان کی طرف مڑتے اور پھر کار سیدھی ہوتے ہوئے بھی اس کی کار کے دائیں دروازے چٹانوں سے رگڑ کھاتے ہوئے گزرتے چلے گئے۔ دائیں طرف کا بیک ویو مرر بھی ٹوٹ گیا تھا اور دونوں دروازوں کے ہینڈل بھی چٹانوں سے رگڑ کھاتے ہوئے ٹوٹ کر گر گئے تھے۔ چٹانوں سے رگڑ کھاتے ہوئے کار کے دروازوں سے چنگاریاں سے پھوٹنے لگی تھیں جیسے پھلجھڑیاں پھوٹ رہی ہوں۔ پھر صفدر نے سٹیئرنگ گھما کر کار دوبارہ درمیانی سڑک پر ڈال دی۔ اسی لمحے ایک اور میزائل اسے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ میزائل دیکھ کر صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس بار اوسلو نے ایک دائیں طرف میزائل فائر کیا تھا اور دوسرا بائیں طرف تاکہ صفدر میزائلوں سے بچنے کے لئے جس طرف بھی کار موڑے اسی طرف سے میزائل اس کی کار سے ٹکرا جائے۔ دونوں میزائل چونکہ دائیں بائیں تھے اس لئے صفدر نے کار نہ دائیں موڑی تھی اور نہ بائیں۔ جس کے نتیجے میں دونوں میزائل اس کے دائیں اور بائیں سے گزر گئے تھے اور پیچھے چٹانوں سے ٹکرا کر آگ اگلنا شروع ہو گئے تھے۔

''ان کے پاس میزائل گن ہے وہ ہم پر مسلسل میزائل برسا

رہے ہیں۔ اگر ایک میزائل بھی ہماری کار سے ٹکرا گیا تو کار کے ساتھ ہمارے بھی ٹکڑے اڑ جائیں گے اس لئے احتیاط سے چلو۔ آگے راستہ تنگ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ انہیں ہٹ کرنے کی بجائے الٹا ان کے ہاتھوں ہم ہی ہٹ ہو جائیں''...... جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ میرے ہوتے ہوئے ان کا کوئی میزائل ہماری کار کو چھو بھی نہیں سکے گا''...... صفدر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

اپنے نشانے خطا جاتے ہوئے دیکھ کر شاید اوسلو کساوا کو غصہ آ گیا تھا وہ ایک لمحے کے لئے ونڈ سکرین سے غائب ہوا جیسے وہ میزائل گن دوبارہ لوڈ کر رہا ہو۔ صفدر کے لئے اتنا ہی موقع کافی تھا اس نے کار کی رفتار اور تیز کی اور پھر اس کی کار تیزی سے سیاہ سیڈان کے نزدیک ہوتی چلی گئی۔ جب کار کا فاصلہ چند گز کا رہ گیا تو جولیا فوراً اٹھی اور اس نے کار کی کھڑکی سے اپنا آدھا دھڑ باہر نکال لیا اس نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا رخ سیاہ سیڈان کی طرف کیا اور ماحول یکلخت مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور ایک زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ جولیا نے سیاہ سیڈان کے ٹائروں پر فائرنگ کی تھی۔ سیاہ فام لڑکی نے کار اس کی فائرنگ سے بچانے کے لئے دائیں بائیں لہرائی مگر کامیاب نہ ہو سکی اور کار کا دائیں طرف والا ٹائر برسٹ ہو گیا، ٹائر پھٹتے ہی سیاہ فام لڑکی سے کار

آؤٹ آف کنٹرول ہوگئی۔ اس نے کار سنبھالنے کی کوشش کی لیکن
کار دائیں طرف جھک کر تیزی سے ایک عمودی چٹان کی طرف
بڑھی اور پھر جیسے ہی کار کا اگلا ٹائر چٹان پر چڑھا کار یکلخت کسی
جمبو جیٹ کی طرح ہوا میں بلند ہوگئی۔ ہوا میں اٹھتے ہی کار نے
قلابازی کھائی اور الٹ کر چھت کے بل سڑک پر گھسٹتی چلی گئی اور
پھر دور ایک اور چٹان سے اس کی سائیڈ ٹکرائی اور کار لٹو کی طرح
سے گھومتی ہوئی رک گئی۔

''ویل ڈن۔ یہ کام کیا ہے آپ نے۔ اب یہ بھاگ کر کہاں
جائیں گے''...... صفدر نے جولیا کے نشانے کی تعریف کرتے ہوئے
کہا۔ کار الٹتے دیکھ کر جولیا نے کار سے نکلا ہوا اپنا دھڑ اندر کرلیا
اور سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی سفاکانہ
مسکراہٹ تھی۔ صفدر نے اپنی کار کے بریکس لگائے اور کار کے ٹائر
سڑک پر بری طرح سے چیختے ہوئے اور سیاہ لکیریں کھینچتے ہوئے الٹی
ہوئی سیڈان سے بیس میٹر پہلے ایک جھٹکے سے کار رک گئی۔ جیسے ہی
کار رکی جولیا نے کار کا دروازہ کھولا اور مشین پسٹل لئے تیزی سے
باہر نکل کر الٹی ہوئی کار کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ صفدر نے بھی کار
سے نکلنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائی تھی۔ وہ کار سے نکلا اور
اس نے سائیڈ بیلٹ میں اڑسا ہوا اپنا مشین پسٹل نکالا اور تیزی
سے سڑک کے عین درمیان الٹی ہوئی سیڈان کی طرف بڑھ گیا۔
اس سے پہلے کہ جولیا اور صفدر کار کے نزدیک پہنچتے اچانک کار کی

دوسری جانب سے انہیں کوئی چیز اڑتی ہوئی نہایت تیزی سے اپنی
طرف آتی دکھائی دی۔

''جمپ''...... جولیا نے چیخ کر صفدر سے کہا اور اس نے خود بھی
دائیں طرف چھلانگ لگا دی جبکہ اس کی چیخ سن کر صفدر نے بائیں
جانب چھلانگ لگا دی تھی۔ اسی لمحے کار کی طرف سے پھینکا گیا
ایک ہینڈ گرنیڈ سڑک کے عین درمیان میں گرا اور لڑھکتا چلا گیا۔
صفدر اور جولیا نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور چٹانوں کے پیچھے کود
گئے۔ ابھی انہوں نے چٹانوں کی طرف چھلانگیں لگائی ہی تھیں کہ
ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا اور انہیں سڑک پر آگ کا الاؤ
سا روشن ہوتا دکھائی دیا۔ اگر انہیں چٹانوں کے پیچھے آنے میں ایک
لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو ہینڈ گرنیڈ سے ان کے ٹکڑے اُڑ سکتے
تھے۔ چٹان کے پیچھے آتے ہی جولیا نے فوراً اپنا رخ سیڈان کی
طرف کیا اور اس نے کار کی طرف فائرنگ کر دی۔ تڑتڑاہٹ کے
ساتھ کئی گولیاں کار کی باڈی پر پڑیں۔ لیکن اوسلو اور سیاہ فام لڑکی
شاید کار کی دوسری طرف سے نکل چکے تھے اور انہوں نے ہی صفدر
اور جولیا کی طرف ہینڈ گرنیڈ پھینکا تھا۔

جولیا کو فائرنگ کرتے دیکھ کر صفدر نے بھی کار پر چند فائر کئے
اور غور سے کار کی طرف دیکھنے لگا۔ الٹی ہوئی سیڈان کی دو کھڑکیاں
اسی طرف تھیں اسے ان کھڑکیوں سے کار کا ایک دروازہ کھلا ہوا نظر
آیا تو وہ تیزی سے چٹان کے پیچھے سے نکلا اور کار کی طرف مسلسل

فائرنگ کرتا ہوا بھاگتا چلا گیا۔

صفدر کو کار کی طرف جاتے ہوئے دیکھ کر جولیا بھی اچھل
چٹان کے پیچھے سے نکلی اور اس نے سیڈان کے قدرے ا
فائرنگ کرنی شروع کر دی تاکہ دوسری طرف موجود اوسلو کساوا
اس کی سیاہ فام ساتھی کو ان پر بم پھینکنے اور فائرنگ کرنے کا موقع
مل سکے۔ صفدر دوڑتا ہوا کار کے نزدیک گیا اور جھک کر کار
سائیڈ سے لگ کر کھڑا ہو گیا اس نے مشین پسٹل دونوں ہاتھو
سے پکڑ لیا تھا اور اس کے کان دوسری طرف لگے ہوئے تھے۔ جیسے
وہ اوسلو کساوا اور اس کی سیاہ فام ساتھی کے قدموں کی آواز سننے
کوشش کر رہا ہو۔ لیکن دوسری طرف خاموشی تھی۔ جولیا بھی دوڑ
ہوئی آئی اور اس کے قریب آ کر کار کے ساتھ لگ گئی۔

صفدر نے دائیں بائیں دیکھا تو اسے دائیں کنارے ایک بڑی
چٹان دکھائی دی۔ چٹان لمبے رخ پر تھی جو کار کی دوسری طرف دو
تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"آپ یہیں رکیں، میں دوسری طرف سے جا کر انہیں کور کرتا
ہوں"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر صفدر
نے ہاتھ اوپر کیا اور کار کی دوسری طرف فائرنگ کرنے لگا اور پھر وہ
تیزی سے مڑا اور جھکے جھکے انداز میں قدموں کی آواز کئے بغیر بجلی
کی سی تیزی سے سڑک کے کنارے پر موجود طویل چٹان کی طرف
بھاگتا چلا گیا۔ اس نے یکلخت جمپ لگائی اور چٹان کے پیچھے آ

گیا۔ دوسری طرف چٹان کے سرے ایک کھائی کی طرف نکلے
ہوئے تھے۔ کھائی زیادہ گہری نہیں تھی۔ وہاں بھی جگہ جگہ چٹانیں
بکھری ہوئی تھیں۔ صفدر نے ایک لمحہ توقف کیا پھر اس نے جھکے
جھکے انداز میں کھائی کے ساتھ ساتھ تیزی سے آگے کی طرف دوڑنا
شروع کر دیا۔ کچھ آگے جا کر وہ رک گیا کیونکہ اس طرف چٹان
ٹوٹی ہوئی تھی۔ اگر صفدر آگے جاتا تو کار کی دوسری طرف چھپا ہوا
اوسلو کساوا اور اس کی ساتھی لڑکی اسے آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔
ویسے بھی صفدر چٹان کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوا اتنا آگے آ گیا تھا کہ
وہ الٹی ہوئی سیاہ سیڈان کو دوسری طرف سے دیکھ سکتا تھا۔ صفدر
بیٹھے بیٹھے انداز میں تھوڑا سا اور آگے آ گیا اور چٹان کے کٹاؤ کے
پاس پہنچ گیا اس نے ایک لمحے کا توقف کیا اور پھر اس نے کٹاؤ
سے دوسری طرف سڑک کی طرف دیکھا لیکن اس طرف سڑک خالی
تھی۔ وہاں نہ اوسلو کساوا تھا اور نہ ہی اس کی سیاہ فام ساتھی لڑکی۔
ان دونوں کو وہاں نہ پا کر ایک لمحے کے لئے صفدر کی آنکھوں میں
حیرت ابھر آئی۔ پھر وہ سمجھ گیا کہ بم پھینکنے کے بعد ان دونوں کو اتنا
موقع مل گیا تھا کہ وہ کار سے دائیں بائیں چٹانوں میں جا کر چھپ
جاتے۔ صفدر سر اٹھا کر سامنے والی چٹانوں کی طرف دیکھ ہی رہا تھا
کہ اچانک دائیں طرف سے ایک فائر ہوا اور صفدر کے ہاتھ سے
مشین پسٹل نکلتا چلا گیا۔ صفدر زخمی سانپ کی سی تیزی سے مڑا اور
پھر اس کی نظر دائیں طرف کھائی کے کنارے پر موجود دوسری چٹان

پر پڑی اور وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہاں اوسلو کساوا کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا اور ریوالور کی نال سے ہلکا ہلکا دھواں نکل رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ اسی نے فائر کر کے صفدر کے ہاتھ سے اس کا مشین پسٹل گرایا تھا۔ اس سے پہلے کہ صفدر کچھ کہتا اسے سڑک اور کار کی دوسری طرف سے جولیا کی تیز چیخ کی آواز سنائی دی۔ جولیا کی چیخ سن کر صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو اسے جولیا تیزی سے کار کے پیچھے سے نکلتی ہوئی دکھائی دی۔ جولیا نے دائیں ہاتھ سے بایاں ہاتھ تھام رکھا تھا اور اس کے بائیں ہاتھ کی پشت پر ایک خنجر گڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جولیا کار کے پیچھے سے نکل کر بھاگتی ہوئی جیسے ہی اس طرف آئی اسی لمحے کار کی دوسری طرف موجود سیاہ فام لڑکی چھلانگ لگا کر الٹی ہوئی کار کے اوپر آ گئی اور پھر اس نے ایک اور چھلانگ لگائی اور قلابازی کھا کر اس طرف سڑک پر آ گئی، اس کے ہاتھ میں جولیا کا مشین پسٹل نظر آ رہا تھا۔ سیاہ فام لڑکی نے شاید دوسری طرف جا کر جولیا کے مشین پسٹل والے ہاتھ پر خنجر مار دیا تھا اور پھر اس نے فوراً جولیا کے مشین پسٹل پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل آتے ہی جولیا چیختی ہوئی کار کے پیچھے سے نکل آئی تھی اور سیاہ فام لڑکی اچھل کر الٹی ہوئی کار کے اوپر آ گئی تھی۔

''مس بچیں۔ وہ آپ کے پیچھے ہے''...... صفدر نے چیخ کر اس طرف آتی ہوئی جولیا سے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر جولیا کا نام نہیں لیا تھا۔ اس کی آواز سن کر جولیا نے پلٹ کر دیکھا ہی تھا کہ سیاہ فام لڑکی نے اچانک اس پر فائرنگ کر دی۔ جولیا نے بوکھلا کر چھلانگ لگانی چاہی مگر دیر ہو چکی تھی۔ گولیاں ٹھیک جولیا کی ٹانگوں پر پڑیں اور جولیا چیختی ہوئی منہ کے بل گرتی چلی گئی۔ گرتے ہوئے جولیا نے دونوں ہاتھ آگے کر دیئے تھے ورنہ اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔ جولیا کو گولیاں لگتے دیکھ کر صفدر بری طرح سے اچھل پڑا اور اس کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہوتی چلی گئیں۔

''اوہ نہیں''...... اس کے منہ سے نکلا اور وہ اچھل کر تیزی سے چٹان کے پیچھے سے نکل کر سڑک کی طرف جانے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے صفدر بھی چیختا ہوا چٹان سے ٹکرایا اور دھب سے نیچے آ گرا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کی کمر میں گرم سلاخ سی اتر گئی ہو۔ جولیا کو زخمی دیکھ کر ایک لمحے کے لئے صفدر، اوسلو کساوا کی طرف سے غافل ہو گیا تھا اور اسے حرکت کرتے دیکھ کر عقب میں موجود اوسلو کساوا نے اس پر فائر کر دیا تھا۔ صفدر کا سانس سینے میں اٹک رہا تھا وہ سیدھا ہوا تو اوسلو بھاگتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

''کون ہو تم اور ہمارا پیچھا کیوں کر رہے تھے''...... اوسلو نے صفدر کے چہرے کے سامنے ریوالور تانتے ہوئے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"تت۔ تت۔ تم تم"...... صفدر نے اٹک اٹک کر کہا۔ کمر
لگنے والی گولی نے اس کے جسم میں آگ سی بھر دی تھی۔
"بولو۔ جلدی بولو ورنہ"...... اوسلو نے سرد لہجے میں کہا اور سا
ہی اس نے صفدر کے دائیں کاندھے پر ایک اور گولی چلا دی۔ ص
کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اس
تڑپتے تڑپتے ہاتھ اٹھا کر اوسلو کی ٹانگ پکڑنے کی کوشش کی لیـ
اوسلو فوراً اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ دوسرے لمحے اس کے ریوالور
یکے بعد دیگرے دو اور فائر ہوئے اور صفدر کو اپنے سینے میں بھی آ
سلاخیں اتری ہوئی محسوس ہوئیں۔ اب صفدر کی آنکھوں کے سا
اندھیرا آ گیا تھا اسے اپنے جسم سے جان سی نکلتی محسوس ہو رہی تھ
وہ سر جھٹک کر آنکھوں کے سامنے آنے والا اندھیرا د
کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسی لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور ا
اپنی آنکھوں کے سامنے تیز چمک سی محسوس ہوئی اور پھر اسے یو
لگا جیسے گرم سلاخ اس کے عین سر میں اتر گئی ہو۔ اسے اپنی کھوپڑ
ٹوٹ کر بکھرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ دوسرے لمحے اس کے تمام احسا
فنا ہوتے چلے گئے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔
ادھر جولیا ٹانگوں پر گولیاں لگنے کے باوجود سڑک پر گھسٹ ک
ایک چٹان کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس کی دونوں ٹانگیں گولیو
سے چھلنی ہو چکی تھیں اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہ
تھا لیکن اس کے باوجود اس کا حوصلہ بلند تھا اور وہ ہاتھوں اور پیٹ

کے بل گھسٹتی ہوئی اس چٹان کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں سے اس
نے صفدر کے چیخنے کی آواز سنی تھی۔ شاید زخمی ہونے کے باوجود وہ
چٹان کی طرف آ کر یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ صفدر کے ساتھ کیا ہوا تھا۔
لیکن اس سے پہلے کہ وہ چٹان کے قریب جاتی اوسلو کی سیاہ فام
ساتھی لڑکی تیز تیز چلتی ہوئی اس کے سر کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی
اور اس نے جولیا کے سر کے سامنے کھڑی ہو کر مشین پسٹل کا رخ
اس کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سفاکی اور درندگی
دکھائی دے رہی تھی۔
"تم کہاں جا رہی ہو"...... سیاہ فام لڑکی نے کسی ناگن کی طرح
سے پھنکارتے ہوئے کہا۔
"وہ۔ وہ میرا ساتھی"...... جولیا نے ہذیانی لہجے میں کہا۔
"وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ میں نے اسے پانچ گولیاں ماری ہیں۔
ایک اس کی کمر میں ایک اس کے کاندھے پر، دو اس کے سینے پر
اور ایک گولی میں نے اس کے سر میں اتاری ہے۔ سر میں لگنے والی
گولی کاری ثابت ہوئی تھی۔ وہ وہیں ہلاک ہو گیا تھا"...... چٹان
کے پیچھے سے اوسلو نے چھلانگ لگا کر باہر آتے ہوئے کہا اور اس
کی بات سن کر جولیا کو یکلخت اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا کہ صفدر
ہلاک ہو چکا تھا۔
"نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ میرا ساتھی ہے۔
وہ نہیں مر سکتا۔ تت تت۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"...... جولیا نے

لرزتے ہوئے اور حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''وہ مر چکا ہے پاگل لڑکی۔ تم دونوں نے ہمارا تعاقب کر کے بہت بڑی غلطی کی تھی۔ ہم موت کے ہرکارے ہیں اور موت کے ہرکاروں کا تعاقب نہیں کیا جاتا جو موت کے ہرکاروں کا پیچھا کرتا ہے ان کے حصے میں موت آتی ہے۔ صرف موت''...... اوسلو نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''تت۔ تت۔ تم نے عمران کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور اب تم نے میرے ایک اور ساتھی کو ہلاک کر دیا ہے میں تم دونوں کو نہیں چھوڑوں گی۔ میں تم دونوں کی بوٹیاں اڑا دوں گی''...... جولیا نے دونوں ہاتھ اٹھا کر بلیک ڈونا پر جھپٹنے کی کوشش کرتے ہوئے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر وہ دونوں چونک پڑے۔ بلیک ڈونا، جولیا کو جھپٹتے دیکھ کر فوراً اچھل کر پیچھے ہٹ گئی۔

''تو تم دونوں عمران کے ہی ساتھی ہو''...... اوسلو کساوا نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ عمران ہمارا ساتھی تھا۔ تم دونوں نے اسے مار کر خود ہی اپنے تابوت میں آخری کیل ٹھونک لی ہے۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس موت بن کر تمہارے پیچھے لگ جائے گی اور تم دونوں کو ان سے بچنے اور ان سے چھپنے کے لئے کسی قبر میں بھی پناہ نہیں ملے گی وہ تمہیں پاتال کی گہرائیوں سے بھی کھینچ نکالیں گے اور پھر تمہارا اس قدر بھیانک حشر کریں گے کہ تمہارا انجام دیکھ کر موت بھی

کانپ اٹھے گی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ایسا تب ہو گا جب ان کو معلوم ہو گا کہ عمران کو ہم نے ہلاک کیا ہے، تمہارا ایک ساتھی ہلاک ہو چکا ہے۔ اب تمہاری باری ہے۔ لاش میں تبدیل ہو کر تم ہمارے بارے میں کسی کو کچھ بھی نہیں بتا سکو گی''...... بلیک ڈونا نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہلاک کر دو اسے۔ اسی کے مشین پسٹل کی تمام گولیاں اسی کے جسم میں اتار دو''...... اوسلو کساوا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

بلیک ڈونا نے مشین پسٹل کے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھایا ہی تھا کہ جولیا نے اچانک اپنا جسم تیزی سے گھمایا اور پھر اس کی زخمی ٹانگیں پوری قوت سے بلیک ڈونا کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل پر پڑیں۔ بلیک ڈونا اس کے لئے تیار نہیں تھی۔ ٹانگوں کی ضرب سے اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا تھا اس سے پہلے کہ بلیک ڈونا اور اوسلو کچھ سمجھتے جولیا اچانک اچھلی اور وہ پوری قوت سے بلیک ڈونا سے ٹکرا گئی اس کا سر بلیک ڈونا کے پیٹ سے ٹکرایا اور بلیک ڈونا 'اوغ' کی آواز نکال کر دوہری ہوئی اور لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ یہ دیکھ کر اوسلو نے جھپٹ کر جولیا کو بالوں سے پکڑنا چاہا لیکن اسی لمحے جولیا نے پلٹنی کھائی اور اس کا زور دار مکا اوسلو کے منہ پر پڑا۔ اوسلو کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل پیچھے جا گرا اس کے ہاتھ سے بھی ریوالور نکل گیا تھا۔ جیسے ہی اوسلو گرا جولیا ایک بار پھر کمر کے بل گھومی اور

اس نے لیٹے لیٹے سیدھی ہوتی ہوئی ڈونا کی طرف چھلانگ لگا دی
اور اس سے ٹکرا کر اسے لیتی ہوئی نیچے جا گری۔ بلیک ڈونا کے منہ
سے زور دار چیخ نکل گئی جولیا اس پر چھا گئی تھی۔ اس نے بلیک ڈونا
کے اوپر آتے ہی دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن دبوچ لی اور پھر
جولیا نے پوری قوت سے بلیک ڈونا کی گردن دبانی شروع کر دی۔
بلیک ڈونا دونوں ہاتھوں کا زور لگا کر جولیا کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کر
رہی تھی لیکن اس وقت جولیا پر جیسے جنون سا سوار ہو گیا تھا اس کے
ہاتھ شکنجوں کی طرح بلیک ڈونا کی گردن پر جم گئے تھے اور بلیک
ڈونا کو نہ صرف اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا بلکہ اس کے منہ سے
خرخراہٹ کی آواز بھی نکلنا شروع ہو گئی تھی۔

"تم نے میرے ساتھی کو مارا ہے۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔
میں تم دونوں کو ہلاک کر دوں گی"...... جولیا نے پوری قوت سے
اس کی گردن دباتے ہوئے وحشیانہ لہجے میں کہا۔ گردن پکڑ کر
وہ بلیک ڈونا کا سر بار بار زمین پر مار رہی تھی جس سے بلیک ڈونا
کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ جولیا بلیک
ڈونا کو ہلاک کرتی، اوسلو تیزی سے اٹھا اور اس نے جولیا کو بلیک
ڈونا پر چھایا دیکھا تو وہ غصے اور پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا پھر
وہ تیزی سے اس طرف بڑھا جہاں بلیک ڈونا کا مشین پسٹل پڑا تھا
اس نے جھپٹ کر مشین پسٹل اٹھایا اور مشین پسٹل کا رخ جولیا کی
طرف کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ ہوئی اور جولیا کی کمر

شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنتی چلی گئی۔ دوسرے لمحے جولیا بلیک ڈونا کے
اوپر گر گئی۔ یہ دیکھ کر اوسلو تیزی سے اس کی طرف آیا اور اس نے
جولیا کے پہلو میں زوردار ٹھوکر مار کر اسے بلیک ڈونا کے اوپر سے
ہٹا دیا۔ گولیاں لگتے ہی جولیا کی گرفت بلیک ڈونا کی گردن سے
ڈھیلی پڑ گئی تھی۔ بلیک ڈونا نے بھی جولیا کو خود پر سے دھکیلا اور
گھسٹ کر جولیا کے نیچے سے نکلی اور دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن
پکڑ کر تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت
سے سرخ ہو رہا تھا اور وہ یوں تیز تیز سانس لے رہی تھی جیسے اسے
اگر جولیا کی گرفت سے اپنی گردن چھڑانے میں ایک لمحے کی بھی
دیر ہو جاتی تو وہ ہلاک ہو جاتی۔ جولیا دائیں پہلو کے بل گری ہوئی
تھی۔ اس کے جسم میں ابھی تک جان باقی تھی کیونکہ اس کے جسم
میں بدستور جھٹکے سے لگ رہے تھے۔ جولیا کو اپنے دل و دماغ میں
اندھیرے سے بھرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ اسے یوں محسوس
ہو رہا تھا جیسے اس کا سارا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا ہو۔ وہ اٹک
اٹک کر سانس لے رہی تھی۔

"یہ ابھی زندہ ہے اوسلو کساوا۔ ساری گولیاں اتار دو اس کے
جسم میں"...... جولیا نے بلیک ڈونا کی چیختی ہوئی آواز سنی پھر ریٹ
ریٹ کی آواز کے ساتھ جولیا کو اپنے جسم میں بے شمار گرم سلاخیں
گھستی ہوئی محسوس ہوئیں اور پھر اس کے ذہن میں تاریکی چھا گئی۔
اس کے تمام احساسات یکلخت فنا ہو گئے تھے۔ جولیا نے اپنی طرف

سے ہر ممکن طریقے سے آخری لمحے تک ان کا مقابلہ کرنے
کوشش کی تھی لیکن اوسلو اور بلیک ڈونا ان کے لئے واقعی موت
ہرکارے ثابت ہوئے تھے اور ان دونوں نے نہ صرف صفدر کو ہلا
کر دیا تھا بلکہ جولیا بھی زندگی کی بازی ہار چکی تھی۔ جو بلیک
اور اوسلو کساوا جیسے کرائم ماسٹر کی جیت تھی۔ بہت بڑی جیت۔

عمران نے جیپ ایک عمارت کے سامنے روکی اور اچھل کر
جیپ سے باہر آ گیا۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے عمارت کی
طرف دیکھا جس پر بگ ہاؤس کا سائن بورڈ چمک رہا تھا۔

عمران کے کہنے پر انہوں نے راستے میں ہی سیٹ کے نیچے
سے جوزف کا رکھا ہوا تھیلا نکال لیا تھا اور اس میں سے اسلحہ نکال
کر آپس میں بانٹ لیا تھا۔

"یہ تو کلب ہے"...... صدیقی نے سائن بورڈ دیکھ کر کہا۔

"تو میں نے کب کہا تھا کہ میں تم سب کو کسی میرج بیورو میں
لے جا رہا ہوں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"لیکن آپ ہمیں یہاں کیوں لائے ہیں۔ کیا اوسلو کساوا یہاں
چھپا ہوا ہے"...... چوہان نے پوچھا۔

"نہیں۔ اوسلو کساوا کے لئے نہیں میں تمہیں یہاں پنگ پانگ

کھلانے کے لئے لایا ہوں۔ کھیلو گے نا میرے ساتھ پنگ پانگ"...... عمران نے اسی طرح سے منہ بناتے ہوئے کہا اور سر جھٹک کر تیزی سے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ صدیقی نے اشارہ کیا تو وہ تینوں عمران کے پیچھے چل پڑے۔

وہ پانچوں کلب میں داخل ہوئے تو وہاں ہر طرف سستی شراب اور چرس کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ انہوں نے ایک نظر ہال میں ڈالی جہاں ہر قسم کے افراد موجود تھے۔ عمران کی نظریں کاؤنٹر کی طرف تھیں جہاں ایک بدمعاش ٹائپ کا نوجوان کاؤنٹر پر رکھے گلاسوں میں شراب ڈال رہا تھا اور ویٹر کاؤنٹر سے شراب کے گلاس اٹھا کر ہال میں سرو کر رہے تھے۔

ہال میں عام لوگوں کے ساتھ دو مسلح غنڈے بھی کھڑے تھے جو ہال پر نظریں رکھے ہوئے تھے۔ ان کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ایک مسلح اور لحیم و شحیم غنڈہ کاؤنٹر کے قریب کھڑا تھا۔

"فلیک کہاں ہے"...... عمران نے آگے بڑھ کر کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کون ہو تم اور باس کا نام اس قدر بدتمیزی سے کیوں لے رہے ہو"...... کاؤنٹر مین کی بجائے مسلح آدمی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ وہ بے حد لحیم و شحیم تھا۔ اس کا چہرہ، اس کا جسم اور اس کا قد و قامت ایسا تھا جیسے اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی

گزری ہو۔ عمران نے اس کی طرف دیکھا اور قدم بڑھا کر اس کے قریب آ گیا۔

"تم کون ہو"...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"میں ہاگل ہوں۔ ہاگل دی گریٹ"...... اس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"شکل سے تو تم مجھے پاگل لگ رہے ہو۔ کیا فلیک نے یہاں پاگلوں کو اکٹھا کر رکھا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ مجھے پاگل مت کہنا ورنہ"...... ہاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ورنہ۔ ورنہ کیا تم پاگلوں کی طرح اچھل کود کرنا شروع کر دو گے۔ چلو ٹھیک ہے آج میں بھی دیکھوں گا کہ تم جیسے پاگل کس طرح سے اچھل کود کرتے ہیں۔ چلو شروع ہو جاؤ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور ہاگل کا چہرہ غصے سے بگڑتا چلا گیا۔

"جاؤ۔ بھاگ جاؤ یہاں سے۔ میں تم جیسے احمقوں کے منہ نہیں لگنا چاہتا"...... ہاگل نے بری طرح سے دہاڑتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارے منہ لگ بھی کون رہا ہے۔ شکل دیکھی ہے تم نے کبھی آئینے میں۔ جنگلی سور لگتے ہو"...... عمران نے انتہائی زہریلے اور طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تت تت۔ تم۔ تم ہاگل دی گریٹ کو جنگلی سور کر رہے ہو تم۔

تمہاری یہ جرأت۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ ایک ہی مکے سے
گردن توڑ دوں گا‘‘...... ہاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

’’جانے دو ہاگل۔ کیوں خواہ مخواہ اس پاگل کے منہ لگ رہے
ہو۔ یہ کوئی نیا اور معمولی سا غنڈہ لگتا ہے۔ تم نے اس پر زیادہ غصہ
کیا تو یہ یہیں بے ہوش ہو کر گر جائے گا‘‘...... کاؤنٹر پر کھڑے
ایک ویٹر نے عمران کی جانب نہایت تحقیر آمیز نظروں سے دیکھتے
ہوئے کہا۔

’’میں بھی اسی لئے اس کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ زبان سے زیادہ
میں ہاتھ پاؤں چلانے کا عادی ہوں‘‘...... ہاگل نے بڑے نخوت
بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاتھ پاؤں ڈانس کرنے کے لئے بھی تو چلائے جاتے ہیں
اور تم جیسے زنخے واقعی یہ کام زیادہ اچھا کر لیتے ہیں‘‘......عمران نے
کہا اور اس بار ہاگل جیسے غصے سے پاگل ہو گیا اس کی ناک سے
جنگلی سانڈ جیسی خوفناک آوازیں نکلنے لگیں۔

’’تم نے مجھے زنخہ کہا۔ تم۔ اب تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچ
سکو گے‘‘...... ہاگل نے دہاڑتے ہوئے کہا اس نے مشین گن اوپر
کی ہی تھی کہ اسی لمحے عمران کی ٹانگ چلی اور ہاگل کے ہاتھ سے
مشین گن نکل کر دور جا گری۔ اس سے پہلے کہ ہاگل، کاؤنٹر مین
اور وہاں موجود کچھ لوگ سمجھتے اچانک ہال ایک تیز اور زور دار تھپڑ
کی آواز سے گونج اٹھا۔

عمران کے زور دار تھپڑ نے ہاگل جیسے پاگل کو واقعی ہلا کر رکھ دیا
تھا اور وہ اچھل کر کاؤنٹر سے ٹکرایا اور نیچے گر گیا۔ اس سے پہلے کہ
وہ اٹھتا عمران آگے بڑھا اور اس کی زور دار ٹھوکر ہاگل کے ٹھیک سر
پر پڑی اور ہاگل چیختا ہوا دوبارہ الٹ گیا۔

’’تم جیسے پاگل کو میں ٹھیک کرنے کا فن جانتا ہوں۔ اٹھو۔
جلدی اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ورنہ‘‘......عمران نے اسے ایک اور ٹھوکر
رسید کرتے ہوئے کہا اور ہاگل کو اس طرح سے مار کھاتے دیکھ کر نہ
صرف کاؤنٹر مین بلکہ وہاں موجود تمام افراد حیرت سے آنکھیں پھاڑ
کر رہ گئے۔ دوسرا مسلح آدمی یہ دیکھ کر تیزی سے آگے آیا۔ اس
نے مشین گن عمران کی طرف کی ہی تھی کہ اسی لمحے صدیقی نے
جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس پر فائر کر دیا۔ اس کی چلائی ہوئی
گولی اس شخص کی مشین گن پر پڑی اور اس کے ہاتھ سے مشین گن
چھوٹ کر دور جا گری اور وہ شخص وہیں ٹھٹھک گیا۔ فائر ہوتے ہی
وہاں موجود لوگ گھبرا کر اپنی جگہوں پر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ یہ
دیکھ کر خاور، چوہان اور نعمانی نے اپنا اسلحہ نکالا اور تیزی سے ہال
میں پھیل گئے۔

’’خبردار۔ جو جہاں ہے وہیں بیٹھا رہے ورنہ یہاں لاشوں کے
ڈھیر لگا دیئے جائیں گے‘‘......صدیقی نے چیختے ہوئے کہا اور لوگ
بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔

ہاگل اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ

گیا تھا اور اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"تت۔ تت تم نے ہاگل پر ہاتھ اٹھایا۔ تمہاری یہ جرأت۔ اب میں تمہاری آنتیں نکال دوں گا۔ تم یہاں سے زندہ واپس نہیں سکو گے"...... ہاگل نے غصے سے دہاڑتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے عمران پر چھلانگ لگا دی۔ عمران پھرتی سے ایک طرف ہٹا اور دوسرے ہی لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی بیک کک پوری قوت سے ہاگل کے سینے پر پڑی اور ہاگل بری طرح سے چیختا ہوا ہال کی ایک میز پر جا گرا اور اسے توڑتا ہوا نیچے گرتا چلا گیا۔ میز کے گرد دو افراد بیٹھے ہوئے تھے وہ ہاگل کو میز پر گرتے دیکھ کر تیزی سے اٹھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹ گئے۔

ہاگل گرتے ہی ایک بار پھر اٹھا اور بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح دہاڑتا ہوا ادھر ادھر دیکھنے لگا پھر اس نے ایک کرسی اٹھائی اور اسے پوری قوت سے عمران کی طرف پھینک دی۔ عمران کی ٹانگ ایک بار پھر چلی اور کرسی کے ہوا میں ہی ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔ عمران نے نہایت مہارت سے کک مار کر کرسی توڑ دی تھی۔ یہ دیکھ کر ہاگل اِرد گرد کی میزیں اور کرسیاں ہٹاتا اور انہیں دائیں بائیں پھینکتا ہوا تیزی سے عمران کی جانب بڑھا۔ اس کا چہرہ غیظ و غضب سے لال ٹماٹر ہو رہا تھا۔ عمران کے قریب آتے ہی اس نے ایک بار پھر عمران پر چھلانگ لگائی اس بار اس نے چھلانگ لگاتے ہی اپنا جسم پلٹایا اور دونوں ٹانگیں جوڑ کر عمران کو مارنے کی کوشش کی لیکن عمران

اپنی جگہ اطمینان سے کھڑا رہا جیسے ہی ہاگل کی ٹانگیں اس کے قریب آئیں وہ ایڑیوں کے بل گھوما اور اس نے دونوں ہاتھوں سے ہاگل کی ٹانگیں پکڑیں اور اسے پوری قوت سے اوپر کی طرف جھٹک دیا۔ ہاگل کا ہوا میں اٹھا ہوا جسم گھوم گیا اور پھر جیسے ہی اس کا جسم نیچے آیا عمران کی ٹانگ چلی اور ہاگل کے دائیں پہلو پر پڑی اور ہاگل ہوا میں رول ہوتا ہوا دور جا گرا۔ اس کے منہ سے ایک بار پھر زور دار چیخ نکل گئی تھی۔ لیکن اس نے اٹھنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائی وہ فوراً اٹھا اور اس نے بھاگ کر عمران کی طرف آتے ہوئے پھر چھلانگ لگائی اور عمران کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی لیکن عمران نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی اور جیسے ہی ہاگل کا جسم اس کے قریب آیا عمران نے دونوں ہاتھوں سے ہاگل کو دبوچا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ اس تیزی سے حرکت میں آئے کہ ہاگل لٹو کی طرح گھومتا ہوا دوسری طرف فرش پر جا گرا۔ اس کے چیخوں سے ہال گونج اٹھا تھا۔ ہال میں موجود تمام افراد کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ عمران کے مقابلے میں ہاگل انتہائی ہٹا کٹا اور لحیم شحیم تھا لیکن اس کے باوجود عمران جیسے ہاگل کو اٹھا اٹھا کر پٹخ رہا تھا یہ سب دیکھ انہیں اپنی آنکھوں پر جیسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

"اٹھو ہاگل۔ تم تو میری آنتیں نکالنے والے تھے۔ اٹھو۔ اب چیخ کیوں رہے ہو۔ کیا اتنا ہی دم خم تھا تم میں"...... عمران نے

ہاگل کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی درشت لہجے میں کہا اور ہاگل غصے سے زمین پر مکا مار کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جھنجلاہٹ کے تاثرات تھے۔

''کون ہو تم''...... اس نے عمران کی جانب غضبناک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ اب نام پوچھ کر لڑو گے مجھ سے''...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ تم ہو کون۔ آج تک ہاگل کو بڑے سے بڑا بہادر بھی اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکا تھا لیکن تم۔ تم نے تو بار بار مجھے گرایا ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ ہاگل کو اس طرح مات دینے والا کون ہے اور کہاں سے آیا ہے''...... ہاگل نے کہا۔ اس کے لہجے میں اب کرختگی کی جگہ حیرت اور قدرے تشویش کا عنصر تھا۔

''اب آئے ہو لائن پر۔ بہرحال بلیک وائپر کا نام سنا ہے تم نے کبھی''...... عمران نے کہا اور بلیک وائپر کا سن کر ہاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

''بلیک وائپر۔ تم بلیک وائپر ہو۔ لائٹ سٹی کا وہ بلیک وائپر جس کے سامنے موت بھی آنے سے ڈرتی ہے اور جو اپنے سامنے اونچا بولنے والے کی بوٹیاں اُڑا دیتا ہے''...... ہاگل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ خوف کے تاثرات

نمودار ہو گئے تھے۔

''ہاں۔ میں وہی ہوں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور اس کا جواب سن کر ہاگل کا رنگ زرد ہو گیا دوسرے لمحے نہ صرف عمران بلکہ وہاں موجود ہر شخص دنگ رہ گیا جب ہاگل اچانک آگے بڑھا اور اس نے عمران کے قدموں میں اپنا سر ڈال دیا۔ اس نے سر جھکا کر عمران کی دونوں ٹانگیں پکڑ لی تھی۔

''مجھے معاف کر دو بلیک وائپر۔ میں احمق ہوں۔ الو کا پٹھا ہوں، گدھا ہوں میں۔ میں نے تمہیں پہچانا نہیں تھا۔ مجھے معاف کر دو میں تمہارے پاؤں پکڑتا ہوں۔ تم عظیم ہو۔ تم گریٹ ہو۔ تمہارے سامنے میں تو کیا دنیا کا کوئی نامی گرامی غنڈہ بھی سر نہیں اٹھا سکتا۔ فار گاڈ سیک مجھے معاف کر دو۔ پلیز پلیز''...... ہاگل نے بری طرح سے گڑگڑاتے ہوئے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ ان بدمعاشوں کی نفسیات جانتا تھا انہیں اپنے سے بڑھ کر جب بھی کوئی طاقتور ملتا تھا تو وہ اسی طرح اس کے سامنے سر ڈال دیتے تھے۔

عمران بلیک وائپر کے بارے میں جانتا تھا وہ واقعی پاکیشیا کے لائٹ سٹی کا نامی گرامی غنڈہ تھا جس سے بڑے بڑے کریمینل واقعی بے حد خوف کھاتے تھے۔ بلیک وائپر کے بارے میں یہی مشہور تھا کہ وہ انتہائی بے رحم اور سفاک بدمعاش ہے جو کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا اور جو بھی اس کے سامنے سر اٹھاتا تھا بلیک وائپر اس کا

سر کاٹ دیتا تھا۔ بلیک وائپر کا شہرہ نہ صرف لائٹ سٹی بلکہ پور
پاکیشیا میں تھا اس لئے دوسرے شہروں کے غنڈے اور بدمعاش
اس کا نام سن کر دہل جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ہاگل جیسے غنڈ
نے بھی بلیک وائپر کا نام سن کر اس کے سامنے سر ڈال دیا تھا۔

"اٹھو۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے اسے پاؤں :
پڑے دیکھ کر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

نہیں نہیں۔ جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گے میں تمہار
پاؤں نہیں چھوڑوں گا بلیک وائپر۔ تم مجھے معاف کر دو ورنہ میں ا
ہاتھوں ہی اپنی جان لے لوں گا۔ تم نہیں جانتے تمہارے سامنے
اٹھا کر میں نے کتنا بڑا جرم کیا ہے۔ اس جرم کی مجھے تم جب تک
معافی نہیں دو گے میں سر نہیں اٹھاؤں گا بالکل نہیں اٹھاؤں گا"
ہاگل نے ننھے بچوں کی طرح سر مارتے ہوئے کہا۔

"اٹھو۔ ورنہ میں سچ مچ تمہارے ٹکڑے کر دوں گا"...... عمرا
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ہاگل بوکھلائے ہوئے انداز میں فو
اٹھ کر کھڑا ہو گیا وہ عمران سے کئی قدم پیچھے ہٹ گیا تھا اور اس
سر جھکا ہوا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کے سامنے غلطی
سے بھی سر اٹھا کر نہیں دیکھے گا۔

"اب بتاؤ۔ کہاں ہے فلیک"...... عمران نے اس سے مخاطب
ہو کر اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"باس اپنے آفس میں موجود ہیں"...... کاؤنٹر مین نے جلدی

سے کہا۔ ہاگل کو اس طرح بلیک وائپر کے سامنے سر ڈالتے دیکھ کر
اس کی بھی جان ہوا ہو گئی تھی اور وہ سمجھ گیا تھا کہ بلیک وائپر کوئی
معمولی غنڈہ نہیں تھا ورنہ ہاگل جیسا طاقتور غنڈہ اس طرح اس کے
قدموں میں نہ گر گیا ہوتا۔

"کہاں ہے اس کا دفتر"...... عمران نے اس کی طرف پلٹتے
ہوئے کہا۔

"باس کا دفتر نیچے تہہ خانے میں ہے"...... ہاگل نے جلدی
سے کہا۔

"چلو۔ مجھے اس کے پاس لے چلو"...... عمران نے کہا۔

"کیا میں باس کو اطلاع دوں"...... کاؤنٹر مین نے کاؤنٹر پر
پڑے ہوئے انٹر کام کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا لیکن اسی
لمحے دھماکہ ہوا اور کاؤنٹر پر پڑے انٹر کام کے ٹکڑے اڑتے چلے
گئے اور کاؤنٹر مین بوکھلا کر پیچھے ہٹ گیا۔ دوسرے لمحے عمران کے
ہاتھ میں ریوالور نظر آیا۔ اس کے ریوالور سے دھواں نکل رہا تھا اس
نے جیب سے فوراً ریوالور نکال کر انٹر کام پر فائر کر دیا تھا۔

"اب دے دو اسے اطلاع"...... عمران نے ریوالور کی نال پر
پھونک مارتے ہوئے کہا اور ریوالور دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔ ہاگل
اسے لئے ہوئے ایک طرف بنی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
عمران نے صدیقی کو اشارہ کیا کہ وہ یہاں کا ماحول سنبھال لے۔
جواب میں صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سیڑھیاں اتر کر ہاگل عمران کو ایک تہہ خانے میں لایا اور ایک کمرے کے دروازے کے پاس آ کر رک گیا۔

دروازہ بند تھا اور سائیڈ کی دیوار پر ایک انٹرکام لگا ہوا ہاگل نے آگے بڑھ کر انٹرکام کا بٹن پریس کیا تو اچانک انٹرکام لگا ایک سبز بلب جلنے لگا۔

''یس''...... انٹرکام سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''ہاگل ہوں باس''...... ہاگل نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا

''کیوں آئے ہو''...... اندر سے اسی لہجے میں کہا گیا۔

''میرے ساتھ لائٹ سٹی کا مشہور و معروف بلیک وائپر باس۔ وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے''...... ہاگل نے کہا۔

''بلیک وائپر۔ کون بلیک وائپر۔ میں کسی ایرے غیرے سے نہیں ملتا۔ فوراً بھگا دو اسے یہاں سے''...... اندر سے دہاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''پلیز باس۔ بلیک وائپر کا آپ سے ملنا بے حد ضروری ہے آپ سے سپیشل ڈیل کے لئے آیا ہے''...... ہاگل نے کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ میں نے کہا ہے کہ میں کسی سے نہیں ملوں گا۔ بھگا دو اسے فوراً یہاں سے اگر وہ نہ جائے تو اسے گولی مار دو اور اس کی لاش اٹھا کر کسی گٹر میں ڈال دو۔ اور تم بھی یہاں سے دفع ہو جاؤ''...... اندر سے فلیک کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ہاگل کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اسے خاموش

رہنے کا اشارہ کر دیا اور ہاگل سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

عمران نے جیب سے ریوالور نکالا اور ہاگل کو ایک طرف ہٹنے کا اشارہ کر کے دروازے کے سامنے آ گیا۔ ہاگل سر ہلا کر ایک طرف ہٹ گیا تو عمران نے ریوالور کا رخ دروازے کے لاک کی طرف کیا اور فائر کر دیا۔ زور دار دھماکے سے تہہ خانہ گونج اٹھا اور لاک کے پرخچے اڑ گئے۔ جیسے ہی لاک ٹوٹا عمران نے دروازے پر زور دار لات ماری اور دروازہ زور دار دھماکے سے کھل گیا۔

سامنے ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے ایک اونچی پشت والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر شخص بیٹھا ہوا تھا۔ وہ غیر ملکی تھا اور شکل و صورت سے ہی غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔ دروازہ دھماکے سے کھلتے دیکھ کر وہ یکلخت اچھل پڑا اور پھر سیاہ فام غنڈے کو دیکھ کر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ کیا بدتمیزی ہے۔ کون ہو تم اور اس طرح تمہیں میرے دفتر میں داخل ہونے کی جرأت کیسے ہوئی ہے''...... اس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں بلیک وائپر ہوں اور تم سے ملنے آیا ہوں''...... عمران نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ریوالور سامنے میز پر رکھ دیا۔

اس کے اندر آتے ہی ہاگل بھی اندر آ گیا تھا اور عمران کے

پیچھے یوں کھڑا ہو گیا تھا جیسے وہ فلیک کا ملازم نہ ہو بلکہ عمرا غلام ہو۔

’’کون بلیک وائپر۔ میں کسی بلیک وائپر کو نہیں جانتا۔ اور ہا تم۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو میں نے تم سے کہا تھا کہ اسے گولی دو اور اٹھا کر کلب سے باہر پھینک دو اور تم اسے یہاں لے آ ہو‘‘...... فلیک نے پہلے عمران سے اور پھر ہاگل کی طرف دیکھ انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

’’آپ بلیک وائپر کی بات سن لیں باس۔ بلیک وائپر کے بار میں آپ نہیں جانتے۔ اس کا تعلق لائٹ سٹی سے ہے اور لائٹ سمیت پورے ملک میں ایسا کوئی نہیں ہے جو اس کے سامنے اٹھانے کی جرأت کر سکے‘‘...... ہاگل نے کہا اور اس کا جواب کر فلیک کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

’’یہ تم کیا بک رہے ہو نانسنس۔ تم میرے ملازم ہو یا اس بل وائپر کے‘‘...... فلیک نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

’’تم باہر جاؤ ہاگل۔ باہر دروازے کے پاس کھڑے ہو جا جب تک میں اندر ہوں۔ کسی کو اندر نہیں آنا چاہئے‘‘...... عمرا نے ہاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’یس بلیک وائپر۔ یہاں کوئی نہیں آئے گا‘‘...... ہاگل نے اور فلیک آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا، ہاگل مڑا اور آفس سے باہر چلا گیا اور اس نے باہر جاتے ہی دروازہ بند کر دیا۔

’’اس طرح منہ مت پھاڑو فلیک ورنہ منہ میں مکھی گھس جائے گی‘‘...... عمران نے کہا اور فلیک نے فوراً منہ بند کر لیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں سچ مچ اس کے منہ میں مکھی نہ چلی جائے۔

’’کیوں آئے ہو یہاں اور کیا چاہتے ہو‘‘...... فلیک نے اسے خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

’’بیٹھو۔ تکلف مت کرو۔ یہ تمہارا اپنا ہی دفتر ہے۔ اطمینان سے بیٹھ جاؤ‘‘...... عمران نے اسے ننھے بچوں کی طرف سے پچکارتے ہوئے کہا اور فلیک چند لمحے اسے غصیلی نظروں سے گھورتا رہا پھر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’اب بتاؤ‘‘...... فلیک نے سرد لہجے میں کہا۔

’’کیا بتاؤں‘‘...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

’’یہی کہ یہاں کیوں آئے ہو‘‘...... فلیک نے اسی انداز میں کہا۔ عمران نے میز سے ریوالور اٹھایا اور اس کا چیمبر کھول لیا۔ چیمبر لوڈ تھا عمران نے اس میں سے ایک ایک گولی نکال کر فلیک کے سامنے میز [illegible]نی شروع کر دی۔

’’یہ تم کیا کر رہے ہو۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ تم یہاں کیوں آئے اور تم‘‘...... فلیک نے غصے سے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

’’ایک منٹ۔ ابھی بتاتا ہوں۔ تھوڑی دیر چھری تلے دم تو لے لو‘‘...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور فلیک غرا کر رہ گیا۔

عمران نے چیمبر سے ساری گولیاں نکال دی تھی۔ پھر اس
خالی چیمبر فلیک کی طرف کر دیا۔
"دیکھو سارا چیمبر خالی ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں"...... فلیک نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔
"اب میں تمہارے سامنے اس میں ایک گولی ڈال رہا ہو
یہ دیکھو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے میز سے ایک گولی
کر چیمبر کے ایک خانے میں ڈال دی۔ اور پھر اس نے چیمبر بن
اور پھر وہ ہتھیلی پر چیمبر کو تیز تیز گھمانا شروع کر دیا۔
"تم نے کبھی کسی سے موت کا کھیل کھیلا ہے"...... عمران
اس کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا۔
"موت کا کھیل۔ کیا مطلب"...... فلیک نے چونک کر کہا۔
"موت کے کھلاڑی کو موت کے کھیل کا ہی نہیں پتہ۔ بہ
خوب۔ چلو کوئی بات نہیں۔ تمہیں نہیں پتہ تو میں بتا دیتا ہوں'
عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے اچانک ریوالور کا رخ فلیک کے
کی جانب کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ کٹاک کی آواز سنائی دی اور فلیک
یوں اچھلا جیسے ریوالور سے گولی چل گئی ہو اور سیدھی اس کے سر م
گھس گئی ہو۔ اس کے چہرے پر زردی سی پھیل گئی۔
"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ اگر
گولی چل جاتی تو"...... فلیک نے ہکلاتے ہوئے کہا۔
"چل جاتی تو تمہاری کھوپڑی کسی ناریل کی طرح پھٹ کر میز

پر بکھر جاتی۔ لیکن تمہاری قسمت اچھی ہے۔ میں نے چیمبر گھما دیا
تھا۔ ریوالور کے سامنے گولی نہیں تھی ورنہ"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور اس نے ایک بار پھر چیمبر گھمانا شروع کر دیا۔
"بلیک وائپر یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ مجھے بتاؤ۔ تم چاہتے کیا ہو
اور یہ سب کرنے کا تمہارا مقصد کیا ہے"...... اسے دوبارہ چیمبر
گھماتے ہوئے دیکھ کر فلیک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
"ایک منٹ۔ میں ایک بار اور چانس لینا چاہتا ہوں اگر تم اس
بار بھی بچ گئے تو پھر میں تم سے بات کروں گا ورنہ بات کرنا تو کیا
تم سانس بھی نہیں لے سکو گے"...... عمران نے کہا اور اس سے
پہلے کہ فلیک کچھ کہتا عمران نے پھر ریوالور اس کی طرف کیا اور
ٹریگر دبا دیا۔ اس بار بھی فائر نہیں ہوا تھا لیکن فلیک ٹریگر دبتے ہی
فوراً سیٹ کے نیچے ہو گیا تھا اب اس کے چہرے پر بلا کا خوف
دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے پرانے طریقے کا استعمال کر کے
فلیک جیسے خطرناک اور نامی غنڈے کو بھی موت کے خوف میں مبتلا
کر دیا تھا اور عمران نے تیسری بار چیمبر گھمانا شروع کیا تو اس کی
پیشانی پر پسینے کے قطرے تیرتے دکھائی دینے لگے۔
"تمہاری قسمت اچھی ہے فلیک۔ میں نے آج تک جتنے
لوگوں کو مارا ہے اسی طرح سے مارا ہے۔ ہر بار میرے ریوالور سے
پہلی بار میں ہی گولی نکل کر سامنے والے کا خاتمہ کر دیتی تھی لیکن
تمہاری باری ریوالور کے چیمبر کے دونوں ہی خانے خالی نکلے

ہیں“...... عمران نے تیسری بار ریوالور کا چیمبر گھما کر اس کا رخ اس
کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

”لل۔ لل۔ لیکن تم مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو۔ میری تم سے کیا
دشمنی ہے“...... فلیک نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ عمران کے اس
نفسیاتی داؤ نے اسے واقعی موت کے خوف میں مبتلا کر دیا تھا اور وہ
انتہائی حد تک خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا جیسے خوف کے مارے بے
ہوش ہی ہو جائے گا۔

”ارے نہیں۔ میں تمہیں مارنے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ میں تو
تم سے محض مذاق کر رہا ہوں۔ مذاق کرنا میری عادت ہے۔ میں
پہلے اپنے شکار سے اسی طرح سے کھیلتا ہوں اور پھر جب تھک جاتا
ہوں تو اسے ختم کر دیتا ہوں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
فلیک خوف سے تھوک نگل کر رہ گیا۔

”تم جو چاہتے ہو بتاؤ۔ میں تمہاری ہر خواہش پوری کروں گا۔
تم کہو تو میں تمہارے سامنے نوٹوں کی گڈیوں کے ڈھیر لگا سکتا
ہوں“...... فلیک نے کہا۔

”کتنے نوٹوں کی گڈیوں کا ڈھیر لگا سکتے ہو“...... عمران نے
پوچھا۔

”جتنی تم چاہو۔ دس۔ بیس تیس“...... فلیک نے کہا۔

”دس بیس۔ تم بلیک وائپر کو اس قدر حقیر سمجھتے ہو کہ اس کے
سامنے دس بیس کی بات کرو“...... عمران نے غرا کر کہا اور اس نے

ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس بار بھی فائر نہ ہوا لیکن تیسری بار ٹریگر
دبتے ہی فلیک کے جسم پر لرزا سا طاری ہو گیا تھا۔ بلیک وائپر کی
ٹائپ واقعی اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

”مم مم۔ میں تمہیں پچاس ساٹھ لاکھ تک دے سکتا ہوں۔ اس
سے زیادہ بھی“...... فلیک نے عمران کو چوتھی بار چیمبر گھماتے ہوئے
دیکھ کر خوف بھرے لہجے میں کہا۔ عام طور پر ریوالور کے خالی چیمبر
میں ایک گولی ڈال کر ایک ہی بار چیمبر گھمایا جاتا تھا اور پھر وقفے
وقفے سے ٹریگر دبایا جاتا تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ گولی چیمبر کے
کس خانے میں ہو اور کب سامنے والے کی موت آ جائے۔ لیکن
اس طریقے سے پہلی بار بھی گولی چل جاتی تھی اور چھ خانے خالی
بھی جانے کے بھی چانس ہوتے تھے لیکن عمران جس طرح بار بار
چیمبر گھما رہا تھا اس سے فلیک کو اپنی زندگی کا موہوم سا بھی چانس
نظر نہیں آتا تھا اس لئے اس پر موت کا بے پناہ خوف طاری ہو گیا
تھا اور وہ اپنی جان بچانے کے لئے پچاس ساٹھ لاکھ روپے بھی
دینے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔

”مکاسٹر کہاں ہے“...... عمران نے اس کی طرف غور سے
دیکھتے ہوئے کہا اور مکاسٹر کا نام سن کر فلیک بے اختیار اچھل پڑا۔
اس کے چہرے پر نہ صرف حیرت بلکہ بے پناہ خوف ابھر آیا تھا
جیسے اس نے مکاسٹر کی بجائے موت کا نام سن لیا ہو۔

”مم مم۔ مکاسٹر۔ کک۔ کک۔ کون مکاسٹر“...... فلیک نے

بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا اور عمران نے پھر ٹریگر دبا دیا اور
اس بار فلیک کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

فلیک کے منہ سے خوف کے باعث چیخ نکلی تھی کیونکہ اس بار
بھی ریوالور سے ٹرچ کی ہی آواز نکلی تھی۔ اس بار اس کا سارا چہرہ
پسینے سے بھیگ گیا تھا۔

"تت تت۔ تم تم"...... فلیک نے خوف سے بری طرح سے
ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تم بہت زیادہ خوش قسمت ہو فلیک۔ لیکن یاد رکھو قسمت ہر بار
بھی ساتھ نہیں دیتی۔ اگلی بار ریوالور سے خالی آواز نہیں آئے گی۔
گولی چلی تو تمہاری کھوپڑی کے سینکڑوں ٹکڑے ہو کر ادھر ادھر بکھر
جائیں گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے کسی مکاسٹر کا نہیں پتہ۔
یہ نام میں تم سے پہلی بار سن رہا ہوں"...... فلیک نے کہا۔

"ایکریمیا سے کلر سینڈیکیٹ کا مکاسٹر اپنے دس افراد لے کر
سب سے پہلے تمہارے ہی پاس آیا تھا فلیک، اور مجھے یہ بھی معلوم
ہے کہ تم نے ائیر پورٹ جا کر خود اسے اور اس کے ساتھیوں کو رسیو
بھی کیا تھا۔ میرے پاس ان تمام کالوں کا ریکارڈ بھی موجود ہے
جس میں تمہاری اور مکاسٹر کی رومنگ سسٹم کے تحت باتیں ہوتی
رہی ہیں"...... عمران نے کہا اور فلیک کے چہرے پر ایک رنگ سا
آ کر گزر گیا۔

"نہیں نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ میری کسی مکاسٹر نامی شخص سے
کوئی بات نہیں ہوئی۔ تم بلاوجہ مجھ پر الزام لگا رہے ہو"...... فلیک
نے اسی طرح سے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے دھماکہ ہوا اور فلیک چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے جا گرا۔
عمران نے ٹریگر دبایا تو اس بار ریوالور سے گولی چلی تھی جو فلیک
کے دائیں کاندھے پر پڑی تھی۔ جیسے ہی فلیک چیختا ہوا دوسری
طرف گرا۔ عمران تیزی سے اٹھا اور میز کی دوسری طرف آ گیا جہاں
فلیک اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا عمران نے ریوالور ایک طرف
اچھالا اور اس کی جگہ جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس نے مشین
پسٹل کا رخ فلیک کی طرف کیا اور فلیک وہیں رک گیا اور خوف
بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"گولی چل چکی ہے فلیک۔ اب میرے ہاتھ میں ریوالور نہیں
مشین پسٹل ہے۔ اس بار میں نے ٹریگر دبایا تو اس سے بے شمار
گولیاں نکلیں گی اور تمہیں خود بھی پتہ نہیں چلے گا کہ تمہیں کہاں
کہاں گولیاں لگی ہیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تت۔ تت۔ تم کون ہو اور یہ سب کیوں کر رہے ہو"۔ فلیک
نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں خدائی فوجدار ہوں۔ اب بولو مکاسٹر اور اس کے ساتھی
کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ یہاں سے جا چکے ہیں"...... فلیک نے کہا۔

"کہاں"...... عمران نے پوچھا۔

"واپس۔ وہ واپس ایکریمیا چلے گئے ہیں"...... فلیک نے کہا
اور پھر اس کے حلق سے ایک بار پھر زور دار چیخ نکل گئی۔ عمران
نے زور دار ٹھوکر اس کے منہ پر مار دی تھی جس سے فلیک کا منہ
دوسری طرف گھوم گیا۔ اسی لمحے عمران اس پر جھپٹا اور اس نے فلیک
کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ
حرکت میں آیا اور فلیک کا جسم گھومتا ہوا ایک دھماکے سے میز پر آ
گرا۔ فلیک کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔ عمران نے فلیک
کا جسم اس انداز میں میز پر گھسیٹا کہ میز پر پڑی ہوئی تمام چیزیں
دوسری طرف گر گئیں اور پھر عمران نے فلیک کا منہ اپنی طرف کیا
اور مشین پسٹل اس کے سر سے لگا دیا۔

"مجھے سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنا آتا ہے فلیک۔ میرے سامنے
اڑنے کی کوشش مت کرو۔ میں آخری بار تمہیں وارننگ دے رہا
ہوں"...... عمران نے اس قدر سخت لہجے میں کہا کہ فلیک اس کا لہجہ
سن کر ہی کانپ اٹھا۔

"نن۔ نن۔ نہیں مجھے مت مارنا۔ مم مم۔ میں بتاتا
ہوں"...... فلیک نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اب اگر تمہارے منہ سے ایک بھی جھوٹ نکلا تو تمہاری
کھوپڑی کے ٹکڑے اڑا دوں گا"...... عمران نے اسی طرح انتہائی
سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ ری گان جنگل کے کھنڈروں میں ہے"...... فلیک
نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ری گان جنگل"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں وہ وہیں چھپا ہوا ہے"...... فلیک
نے جواب دیا۔

"وہ یہاں کس لئے آیا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
اس سے پوچھا۔

"مم۔مم۔ میں نہیں جانتا"...... فلیک نے کہا۔

"فلیک"...... عمران اس قدر خوفناک انداز میں غرایا کہ فلیک
پوری جان سے لرز اٹھا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں وہ یہاں کیوں آیا ہے۔ اس نے مجھے
کچھ بھی نہیں بتایا تھا"...... فلیک نے کہا اور عمران نے محسوس کیا کہ
فلیک سچ بول رہا ہے۔

"اگر اس نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ وہ یہاں کس مقصد کے
لئے آیا ہے تو پھر تم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایئر پورٹ پر
رسیو کیوں کیا تھا اور وہ ری گان جنگل میں جا کر کیوں چھپا ہوا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"میری اس سے ڈیل ہوئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ وہ پاکیشیا
میں آنا چاہتا ہے۔ اگر میں اسے یہاں پروٹوکول دوں اور اس کے
لئے چھپ کر رہنے کی کوئی مناسب جگہ دوں تو وہ مجھے اس کا بھاری

معاوضہ دے گا۔ میں نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ یہاں آ کر کیا کرنا چاہتا ہے اور وہ چھپنا کیوں چاہتا ہے لیکن اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا تھا۔ مجھے چونکہ اس کی طرف سے بھاری معاوضہ ملنے والا تھا اس لئے میں نے اسے نہ صرف ایئر پورٹ پر رسیو کیا تھا بلکہ اسے ری گان جنگل میں بھی لے گیا تھا جہاں ایک پرانا کھنڈر ہے۔ وہ کھنڈر پہلے میرے استعمال میں تھا میں وہاں اپنا خفیہ سامان رکھتا تھا میرے نزدیک وہ کھنڈر ایسا تھا جہاں مکاسٹر اور اس کے ساتھی اگر اپنے دشمنوں سے چھپنا چاہیں تو آسانی سے چھپ سکتے تھے۔ مکاسٹر نے بھی وہ جگہ بہت پسند کی تھی اور اس نے وہاں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی''...... فلیک نے کہا۔

''کیا اس نے تمہیں اپنے کسی دشمن کے بارے میں بھی بتایا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ یہاں اپنے کسی دشمن سے ہی بچنے کے لئے آیا ہوگا ورنہ اتنے بڑے سینڈیکیٹ کے باس کو اس طرح یہاں آ کر چھپنے کی کیا ضرورت تھی''...... فلیک نے کہا۔

''کیا وہ میک اپ میں آیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ اور اس کے تمام ساتھی میک اپ میں ہی آئے تھے''...... فلیک نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ کیا وہ اپنے ساتھ کوئی خاص سامان بھی لائے تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''ظاہر ہے ان کے پاس سامان بھی تھا لیکن وہ سب ان کی ضرورت کا ہی سامان تھا۔ کپڑے، جوتے اور ایسی ہی دوسری چیزیں''...... فلیک نے کہا۔

''تم نے ان کا سامان چیک کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اس نے خود بتایا تھا''...... فلیک نے جواب دیا۔

''اور آر ڈی ایکس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو''...... عمران نے کہا اور فلیک ایک بار پھر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''آر ڈی ایکس۔ کیا مطلب''...... فلیک نے پھر ہکلا کر کہا۔

''میں اس بارود کی بات کر رہا ہوں جو تم نے پراسٹر گروپ سے خریدا ہے۔ پراسٹر گروپ سے مجھے انفارمیشن مل گئی ہے تم نے آر ڈی ایکس کے لئے دو لاکھ ڈالر ادا کئے ہیں اور دو لاکھ ڈالر کے عیوض تمہیں پانچ ٹن یعنی پانچ سو کلو بارود مہیا کر دیا گیا تھا۔ کہاں ہے وہ بارود اور تم نے اسے کہاں چھپایا ہے''...... عمران نے کہا اور فلیک آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا وہ یک ٹک عمران کی شکل دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ اسے کیا جواب دے۔

''جواب دو فلیک۔ کہاں ہے پانچ ٹن آر ڈی ایکس۔ بولو۔ جلدی بولو ورنہ''...... عمران نے مشین پسٹل کی نال اس کے سر پر چبھوتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''بب بب بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں''...... فلیک نے کہا اس نے ایک لمحے کے لئے آنکھیں بند کیں جیسے وہ کچھ سوچنا چاہتا ہو

دوسرے لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کا منہ پکڑنے کی کوشش کی لیکن اسے دیر ہو چکی تھی۔ فلیک نے اچانک اس تیزی سے منہ چلایا تھا جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہوگئی تو نہ جا کیا ہو جائے گا۔ جیسے ہی اس نے منہ چلایا اسے ایک جھٹکا سا ا اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس نے شاید دانتوں میں چھپا ہ سائنائیڈ کیپسول چبا لیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ مجھے پہلے خیال کیوں نہیں آیا کہ اس نے منہ میں زہریلا کیپسول چھپا رکھا ہے"...... عمران نے غصے سے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔ فلیک کو اس طرح زہریلا کیپسول چبا کر ہلاک ہوتے ہوئے دیکھ کر اس کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں ابھر آئی تھیں۔ جیسے فلیک کی ہلاکت اس کے لئے بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہو۔

عمران چند لمحے فلیک کی لاش دیکھتا رہا جس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور آہستہ آہستہ بے نور ہوتی جا رہی تھیں۔

"کیپٹن شکیل کیا تم نے اس کوٹھی میں داخل ہونے والی کار دیکھی ہے"...... تنویر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا جو کار ڈرائیو کرتا ہوا ایک نئی اور جدید کالونی سے گزر رہا تھا۔

"ہاں۔ سفید رنگ کی ڈاٹسن کار تھی۔ کیوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ دونوں چیف کے حکم سے کرائم ماسٹر کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔ کیپٹن شکیل اس بار تنویر کے ساتھ آ گیا تھا جبکہ جولیا صفدر کے ساتھ تھی۔ چیف کے حکم پر وہ ہر طرف کرائم ماسٹر کو تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ چیف نے انہیں کرائم ماسٹر اوسلو کساوا کی تصویر دکھا دی تھی اور ان سے کہا تھا کہ وہ اس شخص کو ہر اس جگہ تلاش کرنے کی کوشش کریں جہاں اس کے موجود ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے۔

پہلے تو وہ دونوں مختلف ہوٹلوں، کلبوں، بار روموں اور گیم ہاؤسز

میں اسے تلاش کرتے رہے لیکن انہیں کرائم ماسٹر کا کچھ پتہ
چل رہا تھا۔ چیف نے انہیں بلیو کراس ویژن والے مخصوص
بھی دے رکھے تھے تاکہ اگر کرائم ماسٹر کسی میک اپ میں بھی
وہ ان چشموں کے مخصوص گلاسز کی وجہ سے اوسلو کساوا کا اصلی
دیکھ کر اسے پہچان سکیں۔

ان دونوں نے پورا شہر چھان مارا تھا لیکن انہیں کرائم ماسٹر
کہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ اب وہ ہوٹل وائٹ سٹار اور
گولڈسن کی طرف جا رہے تھے۔ یہ دو ہوٹل تھے جہاں ابھی ان
چیکنگ کرنی باقی تھی ورنہ وہ تمام ہوٹلوں کو چیک کر چکے تھے۔

مین سڑکوں پر چونکہ خاصا اژدہام تھا اس لئے کیپٹن شکیل
کار ایک ایسے راستے کی طرف موڑ لی تھی جو ایک نئی کالونی سے گ
کر مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی اس مین سڑک کی طرف جاتی
جہاں ہوٹل وائٹ سٹار اور ہوٹل گولڈسن آمنے سامنے تھے۔

ایک سڑک سے گزرتے ہوئے اچانک تنویر کی نظر ایک سف
ڈاٹسن پر پڑی جو ایک فرنشڈ کوٹھی کے کھلے ہوئے گیٹ میں داخل
رہی تھی۔ اس نے چونکہ کار کو کوٹھی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا
اور اسے ڈرائیونگ سیٹ پر ایک سیاہ فام لڑکی کی ایک جھلک
دکھائی دی تھی۔

"تم نے شاید غور نہیں کیا وہ مس جولیا کی کار ہے"...... تنویر
کہا اور کیپٹن شکیل چونک پڑا۔

"مس جولیا۔ کیا مطلب۔ وہ یہاں کیا کر رہی ہیں"...... کیپٹن
شکیل نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی میں سوچ رہا ہوں۔ یہاں ان کی رہائش نہیں ہے اور
جہاں تک میں جانتا ہوں یہاں ان کی جان پہچان والا بھی کوئی
نہیں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تو پھر مس جولیا اس کوٹھی میں کیوں گئی ہیں"...... کیپٹن شکیل
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فرنٹ سیٹ پر مس جولیا نہیں تھیں"...... تنویر نے کہا اور کیپٹن
شکیل ایک بار پھر چونک پڑا۔

"مس جولیا نہیں ہیں تو پھر کار میں کون ہے"...... کیپٹن شکیل
نے پوچھا۔

"میں نے ایک سیاہ فام لڑکی کو دیکھا ہے اور تم نے شاید کار کی
حالت نہیں دیکھی۔ کار کی ونڈ سکرین ٹوٹی ہوئی تھی اور کار کو بے شمار
گولیاں بھی لگی ہوئی ہیں"...... تنویر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے ایک
جھٹکے سے کار روک دی۔

"ہو سکتا ہے مس جولیا نے میک اپ بدل لیا ہو اور وہ سیاہ فام
لڑکی بن کر اوسلو کساوا کو ڈھونڈ رہی ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں اس سیاہ فام لڑکی کا قد کاٹھ مس جولیا جیسا نہیں تھا۔ اور
اگر وہ مس جولیا ہی ہیں تو پھر وہ کار اس کوٹھی میں کیوں لے گئی
ہیں۔ کار جس طرح کوٹھی میں داخل ہوئی ہے ایسا لگتا ہے جیسے یہ

کوٹھی مس جولیا کی اپنی ہی کوٹھی ہو''...... تنویر نے کہا۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کیا شک ہے تمہیں''...... کیپٹن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پتہ نہیں مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے کوئی گڑبڑ ہے۔ بڑی گڑبڑ''...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کیسی گڑبڑ''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''پتہ نہیں''...... تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

''تو اب تم کیا چاہتے ہو کیا میں کار اس کوٹھی کی طرف جاؤں''...... کیپٹن شکیل نے سنجیدگی سے کہا۔

''ایک منٹ دیکھ لینے میں کیا حرج ہے''...... تنویر نے کہا کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے کار آگے بڑھا اور دائیں رف ایک گلی کے کنارے پر روک دی۔

''چلو۔ دیکھتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے دروازہ کھول کر باہر آتے ہوئے کہا تو تنویر بھی اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا پھر انہوں نے کار وہیں چھوڑی اور پیدل ہی واپس اس طرف چلنا شروع ہو گئے جہاں ایک کوٹھی میں انہوں نے جولیا کی کار جاتے ہوئے دیکھی تھی۔

''شاید یہ کوٹھی ہے وہ''...... کیپٹن شکیل نے براؤن گیٹ والی ایک کوٹھی کے قریب جا کر کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ نیا علاقہ تھا اور وہاں تعمیرات کا سلسلہ جاری تھا اس لئے وہاں

خال خال ہی افراد نظر آ رہے تھے۔

''کیا خیال ہے کال بیل دی جائے''...... تنویر نے پوچھا۔

''یہ کام تم ہی کرو''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سائیڈ کی دیوار پر لگے ہوئے انٹر کام کے بٹن پر انگلی رکھی اور بٹن دبا دیا۔ انٹر کام سے مترنم بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کون ہے''...... انٹر کام سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ آواز جولیا کی نہیں تھی۔ تنویر نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہمیں مس جولیا سے ملنا ہے''...... تنویر نے انٹر کام کا بٹن پریس کرتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''مس جولیا۔ کون مس جولیا۔ یہاں کوئی جولیا نام کی کوئی مس نہیں رہتی''...... اندر سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

''دیکھیں محترمہ۔ ہمارا مس جولیا سے ملنا بے حد ضروری ہے وہ ابھی چند لمحے قبل اپنی کار میں اندر گئی ہیں۔ آپ ان سے کہیں کہ کیپٹن شکیل اس سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے ساتھ تنویر بھی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اوہ تو تم جولیا کے ساتھی ہو''...... اندر سے یکلخت چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''جی ہاں''...... تنویر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم ایک منٹ رکو۔ میں بات کراتی ہوں۔ وہ واش روم میں ہیں"...... اندر سے کہا گیا تو تنویر کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔ لیکن دوسری طرف کا جواب سن کر کیپٹن شکیل کی پیشانی پر لاتعداد بل آ گئے تھے۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے کیپٹن شکیل کو پریشان دیکھ کر پوچھا۔

"اب مجھے بھی گڑبڑ کا احساس ہونا شروع ہو گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"مس جولیا کی کار میں تم نے ایک سیاہ فام لڑکی کو دیکھا تھا اور مس جولیا کی کار ٹھیک حالت میں بھی نہیں تھی۔ پہلے لڑکی نے کہا تھا کہ مس جولیا یہاں نہیں ہیں۔ لیکن جیسے ہی تم نے اس سے کہا کہ ہم ان کے ساتھی ہیں تو اس کے لہجے میں یکلخت بوکھلاہٹ کا عنصر شامل ہو گیا تھا اور اب اس نے کہا ہے کہ مس جولیا واش روم میں ہیں۔ اگر مس جولیا واش روم میں ہیں تو پھر یہ لڑکی کون ہے اور اس کا مس جولیا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ابھی پتہ چل جائے گا۔ اگر کچھ مسئلہ ہوا تو ہم دونوں سنبھال لیں گے"...... تنویر نے جیب میں موجود مشین پسٹل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

پھر بھی ہمیں ہوشیار رہنا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے گیٹ کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان کا چہرہ دکھائی دیا۔

"تم دونوں مس سے ملنے آئے ہو"...... نوجوان نے انہیں تیز نظروں سے گھورتے ہوئے مگر نرم لہجے میں کہا لیکن انہوں نے صاف محسوس کیا کہ وہ قدرے گھبرایا ہوا سا تھا۔

"ہاں۔ ہمیں ملنا ہے۔ کہاں ہیں وہ"...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ایک منٹ"...... نوجوان نے کہا اور اس نے کھڑکی بند کر دی پھر چند لمحوں بعد اس نے گیٹ کا ذیلی دروازہ کھولا اور انہیں غور سے دیکھنے لگا۔

"آؤ۔ اندر آ جاؤ"...... نوجوان نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم اندر نہیں آئیں گے۔ تم مس جولیا کو ایک منٹ کے لئے باہر بھیج دو۔ ہمیں ان سے ایک ضروری بات کرنی ہے اور پھر ہم واپس چلے جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

"تو اندر آ کر بات کر لو ان سے"...... نوجوان نے کہا۔

"نہیں ہمیں جلدی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا کر بتا دیتا ہوں انہیں"...... نوجوان نے کہا اور پھر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"کیا ہوا۔ تم اندر کیوں نہیں چل رہے"...... نوجوان کے اندر

جاتے ہی تنویر نے کیپٹن شکیل کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے نہایت آہستگی سے پوچھا۔ کیپٹن شکیل نے منہ پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ اندر سے کھلا ہوا تھا نوجوان نے جلدی میں دروازہ اندر سے لاک نہیں کیا تھا۔

کیپٹن شکیل نے تھوڑا سا دروازہ کھولا تو اسے سامنے وہ نوجوان تیز تیز چلتا ہوا اندر جاتا ہوا دکھائی دیا وہ سامنے موجود رہائشی حصے کی طرف جا رہا تھا۔ وہ بے حد عجلت میں معلوم ہو رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ رہائشی حصے کا دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر گیا کیپٹن شکیل نے تھوڑا سا دروازہ اور کھولا اور اندر جھانکنے لگا۔ دائیں طرف پورچ تھا جہاں جولیا کی کار کھڑی ہوئی تھی جبکہ بائیں جانب وسیع لان دکھائی دے رہا تھا جہاں زمین پر گھاس بھی تھی اور سائیڈوں پر کیاریاں بھی بنی ہوئی تھیں۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ کیپٹن شکیل نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور تنویر کو اشارہ کر کے پورا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ تنویر نے بھی اپنا مشین پسٹل جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔ کیپٹن شکیل نے اس کے اندر آتے ہی دروازہ بند کیا اور پھر وہ خرگوشوں کی طرح بے آواز قدموں دوڑتا ہوا رہائشی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تنویر نے بھی اس کی تقلید کی۔

پورچ میں کھڑی جولیا کی کار کی دائیں جانب رگڑوں کے شدید نشان دیکھ کر تنویر کے چہرے پر تشویش نظر آنے لگی تھی یوں لگ رہا

تھا جیسے کار کنکریٹ کی کسی دیوار کے ساتھ مسلسل رگڑ کھاتی رہی ہو۔ دونوں دروازوں کے ہینڈل اکھڑے ہوئے تھے اور عقبی شیشہ بھی ٹوٹا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل بھی کار کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔

وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے رہائشی حصے کی طرف آ گئے۔ اس طرف خوبصورت ٹائلوں کا برآمدہ سا بنا ہوا تھا جہاں چار بڑے بڑے ستون دکھائی دے رہے تھے۔ سامنے ایک جالی دار دروازہ تھا جو بند تھا۔ گیٹ کی طرف آنے والا نوجوان اسی دروازے سے اندر گیا تھا۔

کیپٹن شکیل اور تنویر سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے میں آئے ہی تھے کہ اچانک ایک ستون کے پیچھے انہیں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس سے پہلے کہ وہ دونوں دوسرے ستونوں کی طرف جاتے اچانک اس ستون کے پیچھے سے ایک ہاتھ نکلا اور کوئی چیز اڑتی ہوئی ٹھیک ان کے پیروں کے پاس آ کر گری۔ تنویر اور کیپٹن شکیل فوراً اچھل کر پیچھے ہٹ گئے۔ کیپٹن شکیل نے پیچھے ہٹتے ہوئے مشین پسٹل سے اس ستون کی طرف فائرنگ کر دی جہاں سے ان کی طرف کوئی چیز پھینکی گئی تھی۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہاں سیاہ دھواں سا پھیل گیا۔

”سانس روک کر ستون کے پیچھے چلے جاؤ۔ جلدی“...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی زمین پر گر کر تیزی سے کروٹیں بدلتا ہوا دوسرے ستون کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل نے چھلانگ

لگائی اور دائیں طرف موجود ایک ستون کی آڑ میں آ گیا۔ اس
فوراً سانس روک لیا تھا لیکن دھواں اس قدر کثیف تھا کہ اسے
آنکھوں میں مرچیں سی بھرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے خ
سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دھواں نہ جانے کیسا تھا کہ سانس رو
کے باوجود اس کے دماغ میں چیونٹیاں سی رینگنا شروع ہو
تھیں۔ اس نے زور سے سر جھٹکا لیکن دوسرے لمحے وہ لہرایا
ستون کے پاس گرتا چلا گیا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس
تنویر کے بھی گرنے کی آواز سنی تھی۔ دھواں شاید زہریلا تھا
سانس روکنے کے باوجود ان کی آنکھوں میں جلن پیدا کرتا ہوا
کے دماغوں تک پہنچ گیا تھا جس سے وہ دونوں بے ہوش ہو کر وہ
گر گئے تھے۔

پھر جس طرح اندھیرے میں دور کہیں جگنو سا چمکتا ہے بالکل
اسی طرح روشنی کا ایک نقطہ سا تنویر کے دماغ کے سیاہ پردے
نمودار ہوا اور آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں تنویر کے
دماغ سے اندھیرا ختم ہو گیا اور اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں
کھول دیں۔ آنکھیں کھولنے کے باوجود اسے اپنے سامنے دھند سی
دکھائی دے رہی تھی۔ تنویر زور زور سے سر جھٹک کر آنکھوں کے
سامنے آئی ہوئی دھند ہٹانے کی کوشش کرنے لگا۔ سر جھٹکنے سے اس
کا لاشعور فوراً شعور میں آ گیا۔ جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے
اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ایک

راڈز والی کرسی پر بری طرح سے جکڑا ہوا ہے۔ اس نے چونک کر
دیکھا تو اس کے ساتھ راڈز والی کرسی پر کیپٹن شکیل بھی جکڑا ہوا
تھا۔ کیپٹن شکیل کا سر ڈھلکا ہوا تھا اسے ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔ تنویر
کے دماغ میں سابقہ منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا۔

کیپٹن شکیل کو شدت سے گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا اسی لئے اس
نے گیٹ پر آنے والے نوجوان کے ساتھ اندر جانے سے انکار کر
دیا تھا اور نوجوان سے کہا تھا کہ وہ مس جولیا کو باہر بھیج دے۔
نوجوان انہیں گھورتا ہوا واپس چلا گیا تھا۔ اس کے اندر جاتے ہی
تنویر، کیپٹن شکیل کے ساتھ دروازہ کھول کر اندر آ گیا تھا۔ اس نے
وہاں بغور جائزہ لیا تھا لیکن انہیں وہاں بظاہر کوئی دکھائی نہیں دیا تھا
اس لئے وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ تیزی سے برآمدے کی طرف
آ گیا تھا لیکن پھر اچانک برآمدے میں موجود ایک ستون کے پیچھے
چھپے ہوئے کسی شخص نے ان کی طرف سموک بم پھینک دیا تھا۔ بم
پھٹا اور ان کے چاروں طرف کثیف دھواں پھیل گیا۔ تنویر نے چیخ
کر کیپٹن شکیل کو سانس روکنے اور ستون کی آڑ میں جانے کا کہا اور
خود بھی ایک ستون کے پیچھے آ گیا تھا اس نے سانس روکا تھا کہ
دھواں اس کے پھیپھڑوں میں نہ داخل ہو جائے لیکن دھواں نہ
جانے کیسا تھا کہ اسے اپنی آنکھوں میں تیز مرچیں سی بھرتی ہوئی
محسوس ہوئی تھیں اور پھر اس کے دماغ میں اندھیرا چھا گیا تھا۔ اس
کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا اور وہ اب ایک کرسی پر جکڑا ہوا تھا۔

نہ صرف وہ بلکہ کیپٹن شکیل بھی اس کے قریب ایک کرسی پر جکڑا
تھا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور وہاں ضرورت کا کوئی سامان دکھائی نہ
دے رہا تھا۔ سامنے ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ ان دونوں کے
کمرے میں تیسرا کوئی شخص موجود نہیں تھا۔ تنویر نہایت غور سے
کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ اس نے اپنی راڈز والی کرسی کی طرف
دیکھنا شروع کر دیا۔ تین راڈز تھے جو اس کی گردن اور اس کے
سینے کے گرد ایک طرف سے گھوم کر دوسری طرف جا رہے تھے۔ ان
راڈز میں اس کے دونوں ہاتھ بھی پھنسے ہوئے تھے اور راڈز اس
کے جسم کے گرد اس قدر سختی سے گڑے ہوئے تھے کہ وہ ذرا سی بھی
حرکت نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی ان راڈز میں سے اپنے ہاتھ باہر
نکال سکتا تھا۔ ایک راڈ اس کے گھٹنوں سے اوپر تھا جبکہ تنویر کی
گھٹنوں کے نیچے ٹانگیں آزاد تھیں۔ تنویر نے زور لگا کر سر آگے کر
کے اپنی ٹانگوں کے پاس کرسی کے پایوں کی طرف دیکھا تو اس کے
ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ کرسی کے دائیں پائے کے
ساتھ دو تاریں سی نکل کر کرسی کے عقبی حصے کی طرف جا رہی تھیں۔
شاید اس کرسی کے راڈز آن آف کرنے کا بٹن کرسی کے پچھلے حصے
میں ہی تھا۔

تنویر نے اپنی بوٹ کی ایڑی کو زور سے فرش پر مارا تو اس کے
بوٹ کی ایڑی سے ایک پتلا سا تار نکل کر باہر آ گیا۔ یہ تار آگے
سے مڑ کر ایک ہک جیسا بن گیا تھا۔ تار بے حد سخت تھا۔ تنویر نے

ایڑی پر مزید دباؤ ڈالا تو ایڑی سے نکلنے والا تار اور لمبا ہو گیا۔ تنویر
نے یہ دیکھ کر اپنا پاؤں اوپر اٹھایا اور اس نے تار کے مڑے ہوئے
سرے کو کرسی کے پائے کی طرف لا کر اس ہک کو ان تاروں میں
پھنسانے کی کوشش کرنے لگا۔ کرسی میں آنے والی دونوں تاریں
پائے سے قدرے ہٹی ہوئی تھیں اس لئے تھوڑی سی ہی کوششوں
سے تنویر، تار کا ہک ان تاروں میں پھنسانے میں کامیاب ہو گیا۔

جب ہک تاروں میں پھنس گیا تو تنویر نے بوٹ زمین سے لگا
دیا اور ایڑی پر دباؤ ڈال کر ایڑی سے نکلے ہوئے تار کو کس دیا۔
اب اسے بوٹ کو زور دار جھٹکا ہی دینا تھا اور ہک میں پھنسی ہوئی
تاریں ٹوٹ جاتیں جس سے اس کی کرسی کے راڈز کھل جاتے اور
وہ اس کرسی سے آزاد ہو سکتا تھا۔ تنویر جھٹکا مار کر تاریں توڑنے ہی
لگا تھا کہ اسے کیپٹن شکیل کے کراہنے کی آواز سنائی دی اس نے
چونک کر دیکھا تو کیپٹن شکیل کے جسم میں حرکت ہو رہی تھی۔ اسے
ہوش آ رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں کیپٹن شکیل کو ہوش آ گیا اور پھر خود
کو ایک کمرے میں اور ایک کرسی پر راڈز سے جکڑا ہوا پا کر اس کی
حالت بھی تنویر سے مختلف نہیں ہوئی تھی۔

"ہم کہاں ہیں اور ہمیں یہاں کس نے جکڑا ہے"...... کیپٹن
شکیل نے تنویر کی طرف دیکھ کر حیرت اور تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہم مس جولیا کی قید میں ہیں"...... تنویر نے مسکرا کر کہا۔

"مس جولیا کی قید میں۔ کیا مطلب"...... کیپٹن شکیل نے بری

طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ کوٹھی میں مس جولیا کی کار داخل ہوئی تھی اور ہم یہاں مس جولیا سے ملنے کے لئے آ گئے تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم مس جولیا سے ملتے، ہمیں سموک بم مار کر بے ہوش کر دیا گیا اور پھر بے ہوشی کی حالت میں ہمیں اٹھا کر یہاں لایا گیا اور باندھ دیا گیا۔ کسی لڑکی نے انٹر کام پر کہا تھا کہ مس جولیا واش روم میں ہیں۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب مس جولیا کی ہی ایما پر ہوا ہے اور انہوں نے ہی ہمیں بے ہوش کرا کر یہاں لا کر قید کیا ہے''...... تنویر نے اسی طرح سے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ مس جولیا ایسا نہیں کر سکتیں۔ انہیں بھلا ہمیں اس طرح یہاں قید کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ نہیں میرا دل نہیں مان رہا۔ یہ ان کا کام نہیں ہو سکتا''...... کیپٹن شکیل نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر یہ کس کا کام ہے''...... تنویر نے پوچھا۔

''میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ یہاں واقعی گڑبڑ تھی۔ یہ لوگ کوئی اور ہیں جو مس جولیا کی کار یہاں لائے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے سنجیدگی سے کہا۔

''کون ہو سکتے ہیں یہ اور مس جولیا کی کار ان کے پاس کہاں سے آ گئی''...... تنویر نے پوچھا۔

''یہ تو وہی بتا سکتے ہیں۔ لیکن میں نے کار کی جو حالت دیکھی

ہے اسے دیکھ کر لگ رہا ہے کہ مس جولیا شدید خطرے میں ہیں۔ سکتا ہے کہ انہوں نے مس جولیا کو بھی ہماری طرح قابو میں کر لیا اور انہیں بے ہوش کر کے یہاں لائے ہوں''...... کیپٹن شکیل نے انداز میں کہا۔

''اگر مس جولیا کو بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا ہے تو کہاں وہ۔ انہیں بھی یہاں ہمارے ساتھ ہی بندھا ہوا ہونا چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ انہیں کسی دوسرے کمرے میں رکھا گیا ہو''۔ پٹن شکیل نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید بات ہوتی یک کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ دونوں چونک پڑے۔ انہوں نے وازے سے ایک دبلی پتلی سیاہ فام لڑکی اور ایک نوجوان کو اندر تے ہوئے دیکھا۔ لڑکی وہی تھی جسے تنویر نے جولیا کی کار میں یکھا تھا اور نوجوان بھی وہی تھا جو گیٹ پر انہیں اندر لے جانے ے لئے آیا تھا۔ ان کے پیچھے چار مشین گن بردار بھی اندر آ گئے۔

''ارے یہ دونوں تو ہوش میں ہیں''...... نوجوان نے حیرت ھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ دونوں کی قوت مدافعت بے حد سٹرونگ معلوم ہوتی ہے وانٹی سموک انجکشن لگائے بغیر ہی انہیں ہوش آ گیا ہے''...... سیاہ ام لڑکی نے کہا۔

''کون ہو تم''...... تنویر نے انہیں تیز نظروں سے گھورتے ہوئے

غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس سوال کا جواب تم دو تو زیادہ اچھا ہو گا۔ تم دونوں چ
کی طرف ہماری رہائش گاہ میں داخل ہوئے تھے۔ ہم نہیں''۔
فام لڑکی نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہم یہاں اپنی ساتھی سے ملنے آئے تھے''...... کیپٹن شکیل
غرا کر کہا۔

''کس ساتھی سے''...... نوجوان نے اسے گھور کر کہا۔

''جس کی کار میں یہ لڑکی یہاں آئی تھی''...... تنویر نے ت
لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن تم یہاں تک کیسے پہنچے ہو۔ کیا تم ہمارا پیچھ
رہے تھے''...... لڑکی نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہم اتفاق سے یہاں سے گزر رہے تھے تو ہمیں
ساتھی کی کار اس کوٹھی میں جاتی دکھائی دی تھی۔ ہم نے سوچا جا
جاتے ان سے مل لیا جائے۔ لیکن''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن کیا''...... نوجوان نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔

''لیکن اب ہمیں کچھ اور ہی نظر آ رہا ہے۔ یہاں ہماری سا
نہیں ہے۔ اس لڑکی نے ضرور ہماری ساتھی کی کار چرائی ہے
کیپٹن شکیل نے جان بوجھ کر بات بناتے ہوئے کہا تا کہ ان
اصلیت ان دونوں سے چھپی رہے۔

''ہونہہ۔ تو تم بھی عمران کے ہی ساتھی ہو''...... نوجوان نے

اور اس کے منہ سے عمران کا نام سن کر کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں
بے اختیار چونک پڑے۔

''عمران۔ کون عمران''...... تنویر نے جان بوجھ کر انجان بنتے
ہوئے کہا۔

''ہمارے سامنے زیادہ چالاکی مت کرو۔ ہم جانتے ہیں تمہارا
تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم دونوں بھی اس لڑکی اور
اس کے ساتھ موجود نوجوان کے ساتھی ہو جنہوں نے ہمارا تعاقب
کیا تھا''...... نوجوان نے کہا۔

''تعاقب''...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ان دونوں نے ہمارے سامنے آ کر جو غلطی کی تھی۔
وہی غلطی تم دونوں نے بھی کی ہے جو یہاں آ گئے ہو۔ تمہاری
ساتھی لڑکی اور اس کے ساتھ موجود نوجوان ان دونوں کو ان کی غلطی
کی سزا مل گئی تھی۔ اب وہی سزا تمہیں بھی ملے گی۔ موت کی
سزا''...... نوجوان نے کہا اور کیپٹن شکیل اور تنویر حیرت سے اس کا
چہرہ دیکھنے لگے جیسے انہیں اس کی بات کی سمجھ ہی نہ آئی ہو۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کیا ہوا ہے ہمارے ساتھیوں کو اور کون
تھے وہ دونوں''...... تنویر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے
غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''لڑکی کا نام غالباً جولیا تھا اور اس کے ساتھ جو نوجوان تھا جولیا
نے ہمارے سامنے اس کا نام صفدر لیا تھا۔ ہم نے ان دونوں کو

Downloaded from https://paksociety.com

ہلاک کر دیا ہے"...... سیاہ فام لڑکی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف تنویر بلکہ کیپٹن شکیل کے چہرے پر بھی زلزلے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تت تت۔ تم نے مس جولیا اور صفدر کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ۔ یہ۔ کیسے ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے بری طرح سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا تم صفدر اور مس جولیا کو نہیں مار سکتے وہ۔ وہ نہیں مر سکتے"...... تنویر نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ صفدر اور جولیا کی ہلاکت کا سن کر وہ دونوں واقعی بری طرح سے ہل کر رہ گئے تھے اور ان کے چہروں پر زلزلے کے سے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جبکہ ان دونوں کی حالت دیکھ کر سیاہ فام لڑکی اور نوجوان کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی مسکراہٹیں آ گئیں۔

"کیوں۔ وہ دونوں کیوں نہیں مر سکتے کیا انہوں نے زندہ رہنے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا۔ ان دونوں کو ہم نے ہلاک کیا ہے اور تم شاید یہ بھی نہیں جانتے کہ ان دونوں کو ہلاک کرنے سے پہلے ہم نے تمہارے لیڈر علی عمران کو بھی ہلاک کر دیا تھا"...... نوجوان نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور کیپٹن شکیل اور تنویر کے چہروں پر کئی رنگ آ کر گزر گئے۔

"کون ہو تم۔ کیا تمہارا تعلق اوسلو کساوا سے ہے۔ اس اوسلو کساوا سے جو کرائم ماسٹر کہلاتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے تیز لہجے میں کہا

اور نوجوان اور سیاہ فام لڑکی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ تم اوسلو کساوا کے بارے میں کیا جانتے ہو اور کیسے جانتے ہو"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ۔ کیا تمہارا اس سے ہی تعلق ہے"...... کیپٹن شکیل نے غرا کر کہا۔

"تعلق۔ ہونہہ۔ نانسنس میں خود اوسلو کساوا ہوں۔ کرائم ماسٹر اوسلو کساوا"...... اس نے کہا اور تنویر اور کیپٹن شکیل کے چہرے پر زمانے بھر کی حیرت ابھر آئی۔

"تم اوسلو کساوا ہو۔ مگر"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیپٹن شکیل غور سے اس نوجوان کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ یہ اوسلو کساوا ہی ہے۔ اس نے میک اپ کر رکھا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ اوسلو کساوا ہے اور میں اس کی ساتھی ہوں۔ ڈونا۔ بلیک ڈونا"...... سیاہ فام لڑکی نے کہا۔

"اچھا ہوا کہ تم ہمیں خود ہی مل گئے ہو۔ ہم تمہاری ہی تلاش میں نکلے ہوئے تھے اوسلو کساوا"...... کیپٹن شکیل نے اوسلو کی طرف خوفناک نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہماری تلاش میں۔ کیا مطلب۔ کیا تم جانتے تھے کہ ہم یہاں پاکیشیا میں موجود ہیں"...... بلیک ڈونا نے چونک کر پوچھا۔ اوسلو

کساوا بھی حیرت سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''ہاں۔ ہمیں معلوم تھا کہ تم اوسلو کساوا کے ساتھ یہاں آئی ہو۔ تم اس کے ساتھ کیوں آئی ہو یہ تو ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ ضرور جانتے تھے کہ اوسلو کساوا یہاں عمران صاحب کو ہلاک کرنے کا مشن لے کر آیا ہے''...... تنویر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اوہ اوہ۔ لیکن تمہیں اس بات کی خبر کیسے ملی کہ میں یہاں ہوں اور میرا مشن کیا ہے''...... اوسلو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر قدرے تشویش کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

''ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اوسلو کساوا اور تم نے کیا سمجھ لیا تھا کہ تم یہاں آؤ گے اور تمہارے بارے میں ہمیں پتہ ہی نہیں چلے گا''...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اوسلو کساوا پریشان نظروں سے بلیک ڈونا کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا تمہارے ساتھیوں یا تمہارے پراسرار چیف ایکسٹو کو اس بات پتہ ہے کہ تم دونوں یہاں آئے ہو۔ میرا مطلب ہے اس کوٹھی میں''...... بلیک ڈونا نے بھی پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہم نے اس کوٹھی میں داخل ہونے سے پہلے چیف کو رپورٹ کر دی تھی۔ ہمیں شک تھا کہ ہماری ساتھی مس جولیا کو یہاں بے ہوش کر کے لایا گیا ہے۔ ہم نے اپنی مدد کے لئے اپنے باقی ساتھیوں کو بھی یہاں آنے کا کہہ دیا تھا۔ بس تھوڑی ہی دیر کی بات ہے۔ ہمارے ساتھی یہاں پہنچ جائیں گے اور پھر تم دونوں کو یہاں

سے بھاگ نکلنے کا موقع ہی نہیں ملے گا''...... کیپٹن شکیل نے بات بناتے ہوئے کہا اور ان دونوں کے چہروں پر بے پناہ پریشانی لہرانے لگی۔

''اوہ۔ ساگرڈ جاؤ۔ جلدی باہر جاؤ اور اپنے تمام ساتھیوں کو فوراً الرٹ کر دو۔ یہاں جو بھی آئے اسے فوراً ہلاک کر دو اور اوسلو ان دونوں کو بھی ہلاک کر دو۔ اس سے پہلے کہ ان کے ساتھی یہاں آ کر اس کوٹھی کا محاصرہ کر لیں ہمیں فوراً یہ جگہ چھوڑنی ہو گی۔ جاؤ ساگرڈ۔ ہری اَپ''۔ بلیک ڈونا نے چیختے ہوئے کہا اور ان کا ایک مسلح ساتھی تیزی سے مڑا اور باہر کی طرف بھاگتا چلا گیا جبکہ اوسلو کساوا نے جیب سے خنجر نکالا اور تیزی سے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ آیا۔

''رکو۔ پہلے میری بات سنو''...... اچانک تنویر نے کہا اور اوسلو کساوا کے ساتھ بلیک ڈونا بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو''...... اوسلو کساوا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''میں اپنے ساتھی کو اپنی نظروں کے سامنے ہلاک ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ تم نے پہلے ہی ہمارے تین ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم اسے مارنے سے پہلے مجھے ہلاک کر دو''...... تنویر نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں کسی کی بات سننے والوں میں سے تو نہیں ہوں۔ لیکن چلو

کوئی بات نہیں۔ تمہاری آخری خواہش سمجھ کر میں یہ کام بھی
ہوں''...... اوسلو کساوا نے کہا اور خنجر لے کر تنویر کے سامنے
اس کا خنجر والا ہاتھ اٹھا ہی تھی کہ تنویر کے جسم نے جھٹکا کھ
اوسلو کساوا جیسے اڑتا ہوا پیچھے مشین گن برداروں سے جا ٹکر
تنویر اوسلو کساوا کو دور پھینکتے ہی اچھلا اور اڑتا ہوا بلیک ڈونا پر
اور کمرہ بلیک ڈونا کی تیز چیخوں سے بری طرح سے جھنجھنا اٹھا۔
اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی اٹھتا، تنویر نے الٹی قلا
کھائی اور ٹھیک اس جگہ آ گیا جہاں مسلح افراد کی مشین گنیں
تھی۔ تنویر نے ایک مشین گن اٹھائی اور بجلی کی سی تیزی سے ا
اس نے ٹریگر دبا کر مشین گن سے فائرنگ کرنی شروع کر دی۔
نے فائرنگ کرتے ہوئے ہاتھ اس تیزی سے گھمایا تھا کہ اس
پہلے کہ مشین گن بردار اٹھتے، تنویر نے انہیں بھون کر رکھ دیا۔
اوسلو کساوا فائرنگ ہوتے دیکھ کر فوراً دوسری طرف لڑھکتا
گیا ورنہ وہ بھی تنویر کی گولیوں کا نشانہ بن جاتا۔ تنویر نے تینوں
افراد کو گولیوں کا نشانہ بنایا اور پھر وہ تیزی سے کیپٹن شکیل کی طر
مڑا اور اس نے کیپٹن شکیل کی کرسی کے اس پائے پر گولیاں چلا د
جہاں سے تاریں نکل کر دوسری طرف جا رہی تھیں۔ کٹاک کٹاک
کی آوازوں سے کیپٹن شکیل کی کرسی کے بھی راڈز کھل گئے ا
کیپٹن شکیل فوراً اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ادھر بلیک ڈونا گرتے ہی تیز
سے اٹھی اور اس نے جھپٹ کر اپنے ایک ساتھی کی گری ہوئی مشی

گن اٹھانی چاہی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن اٹھاتی کیپٹن
شکیل چھلانگ لگا کر اس کے نزدیک آ گیا اور پھر اس کی ٹانگ چلی
اور بلیک ڈونا چیختی ہوئی دوسری طرف جا گری۔ یہ سب اس قدر
تیزی سے اور اچانک ہوا تھا کہ اوسلو کساوا، بلیک ڈونا اور اس کے
تینوں مسلح ساتھیوں کو سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں مل سکا تھا۔
تنویر نے تیزی سے اٹھتے ہوئے مشین گن کا رخ اوسلو کساوا
کی طرف کیا ہی تھا کہ اسی لمحے اوسلو کساوا اچھلا اور اس کی فلائنگ
کک تنویر کے سینے پر پڑی اور تنویر لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹا اور
اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل گئی۔ اوسلو نے ہوا میں ایک اور
قلابازی کھائی اور وہ پوری قوت سے تنویر سے ٹکرایا۔ تنویر اچھل کر گرا
اور اوسلو ہوا میں قلابازی کھا کر پیروں کے بل زمین پر آ گیا لیکن
جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے۔ تنویر نے اپنا جسم موڑا اور اس
کی نیم دائرے میں گھومتی ہوئی ٹانگ اوسلو کساوا کی ٹانگوں پر پڑی
اور اوسلو کساوا اچھل کر گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا تنویر نے لیٹے
لیٹے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ ٹھیک اوسلو کساوا پر گرا لیکن اوسلو
کساوا نے اسے دونوں ہاتھوں سے اوپر اچھال دیا۔
تنویر اچھل کر گرا ہی تھا کہ اوسلو کساوا تڑپ کر اٹھا اور اس نے
اٹھتے ہی پوری قوت سے تنویر کی طرف چھلانگ لگا دی۔ تنویر نے
اپنی جگہ سے ہٹنے کی کوشش کی لیکن اوسلو توپ سے نکلے ہوئے
گولے کی طرح اس کے پہلو سے ٹکرایا اور کمرہ تنویر کی تیز چیخوں

سے گونج اٹھا۔

ادھر بلیک ڈونا جیسے ہی اچھل کر گری وہ اسی تیزی سے اچھل کر کھڑی ہو گئی تھی جیسے اس کا جسم ربڑ کا بنا ہوا ہو۔ اٹھتے ہی اس نے کیپٹن شکیل پر چھلانگ لگا دی۔ کیپٹن شکیل نے اسے اپنی طرف آتا دیکھا تو اس نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی لیکن بلیک ڈونا اس کی توقع سے کہیں زیادہ تیز تھی جیسے ہی کیپٹن شکیل نے جگہ چھوڑی بلیک ڈونا کا جسم ہوا میں ہی مڑا اور اس کی دونوں ٹانگیں کیپٹن شکیل کے پہلو پر پڑیں اور کیپٹن شکیل اچھل کر پہلو کے بل گرا۔ اس سے پہلے کہ کیپٹن شکیل اٹھتا بلیک ڈونا نے ایک اور قلابازی کھائی اور اس نے جھپٹ کر زمین پر گری ہوئی اپنے ساتھی کی مشین گن اٹھا لی۔ مشین گن اٹھاتے ہی وہ طوفانی انداز میں مڑی اور اس نے کیپٹن شکیل پر فائرنگ کر دی۔ لیکن کیپٹن شکیل اسے مشین گن اٹھاتے ہوئے دیکھ چکا تھا وہ گرتے ہی اچھلا اور تیزی سے الٹی قلابازیاں کھاتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا اور پھر اس نے دائیں طرف چھلانگ لگائی اور اس کے پیر سائیڈ کی دیوار سے ٹکرائے اور اس کا جسم قوس کی شکل میں گھومتا چلا گیا۔ بلیک ڈونا کی چلائی ہوئی گولیاں اس کے قریب سے گزر گئی تھیں۔ بلیک ڈونا مشین گن سے گولیاں برساتی ہوئی اسی طرف گھومتی جا رہی تھی جس طرف کیپٹن شکیل قلابازیاں کھاتا جا رہا تھا۔

پھر کیپٹن شکیل کا جیسے ہی جسم ایک جگہ رکا اس نے بلیک ڈونا کی گولیاں برساتی ہوئی مشین گن کی پرواہ کئے بغیر اس پر چھلانگ لگا

دی اس کا گھومتا ہوا جسم پوری قوت سے بلیک ڈونا سے ٹکرایا اور بلیک ڈونا چیختی ہوئی الٹ کر گر گئی۔ اس نے اٹھ کر پھر مشین گن کا رخ کیپٹن شکیل کی طرف کرنا چاہا لیکن کیپٹن شکیل جو اس کے ساتھ گر پڑا تھا تیزی سے اٹھا اور اس نے ٹانگ مار کر بلیک ڈونا کے ہاتھوں سے مشین گن دور پھینک دی۔ یہاں کیپٹن شکیل سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔ بلیک ڈونا کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر ٹھیک اوسلو کساوا کے پاس جا کر گری جسے تنویر نے نیچے گرا رکھا تھا اور وہ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ تنویر اوسلو کساوا کا خنجر اٹھا کر نہایت غضبناک انداز میں اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ تنویر کا چہرہ غیظ و غضب سے بگڑا ہوا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ خنجر لے کر اوسلو کساوا کے پاس آتا۔ اوسلو کساوا بجلی کی سی تیزی سے قریب گرنے والی مشین گن پر جھپٹا اور اس نے مشین گن کا رخ تنویر کی طرف کرتے ہی ٹریگر دبا دیا۔ تنویر نے مشین گن اس کے ہاتھ میں آتے دیکھ کر دائیں طرف چھلانگ لگانے کی کوشش کی لیکن دیر ہو چکی تھی۔

مشین گن کی بے شمار گولیاں ٹھیک اس کے سینے پر پڑیں اور تنویر حلق کے بل چیختا ہوا الٹ کر گر گیا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اوسلو کساوا بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا اور اس نے رکے بغیر اٹھتے ہوئے تنویر پر گولیاں برسانی شروع کر دیں اور تنویر کا جسم گولیاں کھاتا ہوا بری طرح سے اچھلنے لگا۔

''تنویر!!!''...... کیپٹن شکیل نے تنویر کو گولیوں کا شکار بنتے دیکھ

کر ہذیانی انداز میں چیخ کر کہا دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر گر گیا کیونکہ جیسے ہی اس کی توجہ تنویر کی طرف ہوئی بلیک ڈونا نے اچھل کر دونوں ٹانگیں جوڑ کر اس کے سینے پر ماردیں۔

”اوسلو“...... کیپٹن شکیل کو گراتے ہی بلیک ڈونا نے چیخ کر اوسلو کساوا سے کہا تو اوسلو کساوا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا اور پھر اس نے مشین گن کا رخ موڑا اور مشین گن سے نکلنے والی گولیاں کیپٹن شکیل پر تڑاتڑ برسنا شروع ہو گئیں۔ کیپٹن شکیل کے حلق سے دلخراش چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اوسلو کساوا نے مشین گن سے اسے چار گولیاں ماری تھیں کیونکہ چوتھی گولی کے بعد مشین گن سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلنا شروع ہو گئی تھیں، وہ ساری گولیاں تنویر پر برسا چکا تھا، مشین گن میں آخری چار گولیاں ہی بچی تھیں جو کیپٹن شکیل کے حصے میں آئی تھیں اور کیپٹن شکیل زمین پر بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ چند لمحے وہ تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔ تنویر پر تو اوسلو کساوا نے گولیوں کی اس قدر بوچھاڑ کی تھی کہ اس کے جسم کا ایسا کوئی حصہ باقی نہیں بچا ہوگا جہاں اسے گولی نہ لگی ہو اس کا سارا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا۔ وہ پہلے ہی ساکت ہو گیا تھا۔

اوسلو کساوا اور بلیک ڈونا اس بار واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد پر موت بن کر چھا گئے تھے۔ ان دونوں نے نہ صرف جولیا اور صفدر کو ہلاک کر دیا تھا بلکہ اب انہوں نے تنویر اور کیپٹن شکیل کو

بھی زبردست مقابلے کے بعد آخر کار کر ہلاک کر دیا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے منجھے ہوئے اور انتہائی تجربہ کار چار ایجنٹ ایک شارپ شوٹر کے ہاتھوں ہلاک ہو کر اپنے انجام کو پہنچ گئے تھے۔ شاید سیکرٹ سروس کے افراد کے ستارے گردش میں تھے یا پھر اوسلو کساوا کے ستارے کامیابیوں کی اونچی بلندیوں پر تھے کہ پاکیشیا کے چار ذہین اور منجھے ہوئے ایجنٹ اس کے ہاتھوں حقیقتاً ہلاک ہو چکے تھے۔

Downloaded from https://paksociety.com

جیپ نہایت تیز رفتاری سے شمالی علاقوں سے گزرتی ہوئی ری گان جنگل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

عمران کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر ٹھوس سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔ فلیک کی ہلاکت نے اسے اس قدر سنجیدہ ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس کے خیال میں فلیک جیسے مجرم کا منہ وہ آسانی سے کھلوا سکتا تھا جو مکاسٹر اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جانتا تھا۔ فلیک پر اسے زیادہ تشدد بھی نہیں کرنا پڑا تھا اور اس کا منہ کھلتا جا رہا تھا لیکن عمران نے جیسے ہی اس سے تباہ کن بارود، آر ڈی ایکس کے بارے میں پوچھا تھا اس نے فوراً دانتوں میں چھپا ہوا سائنائیڈ سے بھرا کیپسول چبا لیا تھا جس سے وہ فوراً ہلاک ہو گیا تھا اور اسے اس طرح ہلاک ہوتے دیکھ کر عمران کے دماغ میں جیسے چنگاریاں سی بھر گئی تھیں۔ وہ جس کیس کے لئے بھاگ دوڑ کر

رہا تھا وہ کیس اس کی توقع سے کہیں زیادہ خطرناک اور پراسرار ہوتا جا رہا تھا۔

عمران نے فلیک کے ہلاک ہونے کے بعد اس کے دفتر کی بھرپور تلاشی لی تھی لیکن اسے وہاں کام کی کوئی چیز نہیں ملی تھی اور نہ ہی اسے ایسا کوئی ثبوت ملا تھا جس سے اسے پتہ چل سکے کہ مکاسٹر اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ یہاں کیوں آیا تھا اور فلیک نے پراسٹر گروپ سے پانچ ٹن آر ڈی ایکس کیوں خریدا تھا جس سے انتہائی دھماکہ خیز بم بنائے جا سکتے تھے۔ عمران کی اطلاعات کے مطابق پراسٹر گروپ کا تعلق ان دہشت گرد تنظیموں سے تھا جو غیر ملکی دہشت گردوں کو اسلحہ اور بموں کے ساتھ دھماکہ خیز بارود فراہم کرتی تھیں۔

فلیک نے آر ڈی ایکس کا سنتے ہی موت کو گلے لگا لیا تھا جس کا مطلب تھا کہ معاملہ عمران کی توقع سے کہیں زیادہ خطرناک تھا۔ اس لئے وہ فلیک کے دفتر سے فوراً نکلا اور پھر کلب سے نکل کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر آ گیا اور پھر اس نے جیپ طوفانی رفتار سے دوڑانی شروع کر دی۔

صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے عمران کو اس قدر سنجیدہ اور پریشان کبھی نہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے ایک دو بار عمران سے پوچھنا چاہا لیکن عمران نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر ٹھوس سنجیدگی

اور پریشانی دیکھ کر ان چاروں نے خاموش رہنے میں ہی بہتری سمجھی تھی اور عمران جیپ اڑائے لئے جا رہا تھا۔

عمران ابھی راستے میں ہی تھا کہ اچانک اس کے سیل فون کی گھنٹی بجنے لگی اور عمران یوں چونک اٹھا جیسے اس کی جیب میں سیل فون کی گھنٹی بجنے کی بجائے کوئی بم پھٹ پڑا ہو۔ عمران کی یہ حالت دیکھ کر صدیقی اور اس کے ساتھی حیران رہ گئے تھے۔ عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور ڈسپلے پر نمبر دیکھ کر اس نے سر جھٹکتے ہوئے سیل فون صدیقی کی طرف بڑھا دیا جو اس کی سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

''چیف کی کال ہے۔ تم بات کرو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور صدیقی کے چہرے پر حیرانی ابھر آئی۔

''میں چیف سے کیا بات کروں۔ لیکن انہوں نے آپ کو کال کی ہے۔ آپ سن لیں''...... صدیقی نے جلدی سے کہا۔

''میں کہہ رہا ہوں نا بات کرو''...... عمران نے غرا کر کہا اور اس کی غراہٹ سن کر صدیقی کے چہرے پر بوکھلاہٹ ناچنے لگی۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا اور سیل فون کا رسیونگ بٹن آن کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

''صدیقی بول رہا ہوں چیف''...... صدیقی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کے سیل فون پر بات کر رہا تھا اس لئے ایکس ٹو اس پر برہم بھی ہو سکتا تھا کہ وہ عمران کے سیل فون پر

کیوں بات کر رہا ہے۔

''ایکس ٹو''...... دوسری طرف سے ایکس ٹو کی مخصوص انتہائی سرد آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ حکم''...... صدیقی نے کہا۔

''عمران کہاں ہے۔ تم اس کے سیل فون پر کیوں بول رہے ہو''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے اس کی توقع کے مطابق سخت لہجے میں پوچھا۔

''چیف۔ عمران صاحب جیپ ڈرائیو کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے آپ سے بات کرنے کے لئے کہا ہے''...... صدیقی نے خود کو سنبھالتے ہوئے جلدی سے کہا۔

''میری بات کراؤ اس سے۔ نانسنس۔ اب میری بات سننے کے لئے بھی اس کے پاس وقت نہیں ہے''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ یس۔ مم۔ مم۔ میں بات کراتا ہوں''...... صدیقی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر ترحم بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

''کیا ہوا۔ تمہاری ایسی شکل کیوں بن گئی ہے۔ کیا چیف نے تمہیں سیل فون سے سر نکال کر ٹکر مار دی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسے مسکراتے دیکھ کر نہ صرف صدیقی بلکہ اس کے ساتھی بھی حیران رہ گئے۔ ابھی چند لمحے پہلے عمران اس حد

تک سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ زندگی بھر کبھی مسکرایا ہی نہ ہو اور اب اس کے چہرے سے ساری پریشانی، سارا تردد اور سنجیدگی یوں غائب ہوگئی تھی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

"چیف آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو کرو۔ میں نے کب منع کیا ہے۔ میں فور سٹارز کے ساتھ کام کر رہا ہوں اور فور سٹارز کے چیف تم ہی تو ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر وہ سب مسکرا دیئے۔

"میں نہیں چیف ایکسٹو آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ صدیقی نے جلدی سے اپنے ہونٹوں پر آئی ہوئی مسکراہٹ غائب کرتے ہوئے کہا کیونکہ ایکسٹو ابھی آن لائن تھا۔

"ان سے کہو کہ میں ابھی ان سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ جب موڈ ہو گا تب میں ان سے خود بات کر لوں گا۔ میرا موڈ ایک گھنٹے میں بھی بن سکتا ہے۔ ایک دن میں۔ ایک ہفتے میں، ایک ماہ میں یا پھر ہو سکتا ہے کہ چیف کو میرے بات کرنے کے موڈ بننے کا پورا ایک سال ہی انتظار کرنا پڑے"...... عمران کی زبان ایک بار چل پڑی تو پھر بھلا آسانی سے رکنے کا کہاں نام لے سکتی تھی۔

"پلیز عمران صاحب۔ چیف لائن پر ہیں"...... صدیقی نے بڑی مسکینیت سے کہا۔

"چیف لائن پر ہیں۔ کیا مطلب چیف انسان ہیں یا سٹیم انجن جو لائن پر ہیں"...... عمران نے کہا اور چوہان، نعمانی اور خاور کے ہونٹوں پر موجود مسکراہٹیں گہری ہو گئیں جبکہ صدیقی خوف اور پریشانی سے اپنے ہونٹ چبانے لگا تھا۔

"میں کیا کہوں چیف سے"...... صدیقی نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"کہنا کیا ہے۔ موقع اچھا ہے سنا دو انہیں کھری کھری۔ انہیں کون سا پتہ چلے گا کہ میرے سیل فون پر کون بول رہا ہے"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں"...... صدیقی نے کہا اور عمران نے فوراً بریک پیڈل پر پاؤں رکھ دیا۔ جیپ کے ٹائر زور سے چرچرائے اور سڑک پر لمبی لکیریں بناتے چلے گئے اور پھر جیپ ایک زوردار جھٹکے سے رک گئی۔

"ارے ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ میرے سیل فون پر تم نے چیف کو کھری کھری سنانا شروع کر دیں تو چیف کو تو یہی لگے گا کہ میں آواز بدل کر انہیں سنا رہا ہوں۔ لاؤ۔ مجھے دو سیل فون میں انہیں سناتا۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے۔ میں ان سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور صدیقی نے سکون کا سانس لے کر اور مسکراتے ہوئے سیل فون عمران کی طرف بڑھا دیا۔

‘‘ہیلو چیف۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔ یہ بتائیں کہ آپ پا
فارم کی کس لائن پر ہیں تاکہ میں آپ کی وہاں آ کر آسانی
بات سن سکوں’’...... عمران نے سیل فون کان سے لگاتے ہو
مخصوص لہجے میں کہا اور وہ سب نہایت دھیمی آواز میں ہنس پڑے۔

‘‘عمران کبھی سنجیدگی سے بھی بات سن لیا کرو۔ تمہیں ہر وا
مذاق ہی سوجھتا رہتا ہے’’...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی
آواز سنائی دی۔

‘‘مذاق۔ نن نن۔ نہیں جناب۔ میرا تو آپ کے باپ دادا
سے بھی مذاق کا رشتہ نہیں ہے۔ میں بھلا آپ سے کیسے مذاق
سکتا ہوں’’...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس
بوکھلاہٹ مصنوعی ہی تھی جسے صدیقی اور باقی سب نے بھی صا
محسوس کرلیا تھا۔

‘‘تم اس وقت کہاں ہو’’...... دوسری طرف سے ایکسٹو
بڑے غصیلے لہجے میں کہا جیسے وہ عمران کی بے تکی باتیں سننے کے مو
میں نہ ہو۔

‘‘میں اس وقت جیپ میں ہوں جناب اور وہ بھی فور سٹارز کے
ساتھ۔ اگر کہتے ہیں تو میں آپ سے احترام سے بات کرنے کے
لئے جیپ سے اتر کر کھڑا ہو جاؤں’’...... عمران بھلا اس آسانی سے
کہاں باز آنے والا تھا۔

‘‘میری بات سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار جانباز ہلاک ہو

چکے ہیں’’...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے جیسے اس کی بات سنے
بغیر کہا اور چیف کی بات سن کر عمران یکلخت اچھل پڑا اس کے
چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ ایک بار پھر سنجیدگی کے تاثرات
نمایاں ہو گئے۔

‘‘چار ساتھی۔ کیا مطلب جناب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے
ہیں’’...... عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور اسے پھر سنجیدہ
ہوتے ہوئے دیکھ کر صدیقی اور وہ سب چونک پڑے۔ پھر عمران
دوسری طرف سے ایکسٹو کی باتیں سنتا رہا۔ ایکسٹو کی باتیں سنتے
ہوئے اس کے چہرے پر نہ صرف پریشانی بڑھتی جا رہی تھی بلکہ اس
کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا جا رہا تھا جیسے ایکسٹو اسے کوئی بہت
خطرناک خبر سنا رہا ہو۔

‘‘اب وہ دونوں کہاں ہیں’’...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے
میں کہا۔

‘‘ان دونوں کو ہلاک کرنے کے بعد وہ بھلا اس کوٹھی میں کیسے
رہ سکتے تھے’’...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا۔

‘‘ان دونوں نے ہمارے چار ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے۔ وہ دنیا
کے کسی کونے میں بھی جا کر چھپ جائیں میں انہیں ڈھونڈ نکالوں گا
اور انہیں ایسی بھیانک اور خوفناک سزا دوں گا کہ مرنے کے بعد بھی
ان کی روحیں صدیوں تک تڑپتی اور چیختی رہیں گی’’...... عمران نے
انتہائی درشت لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر وہ چاروں بری

طرح سے چونک پڑے۔
''ان دونوں کی تلاش اب بہت ضروری ہو گئی ہے۔ وہ چ
ممبروں کو ہلاک کر چکے ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ
زندہ ہو۔ اب وہ تمہاری ہی تلاش میں ہوں گے۔ کرائم ماسٹر ا
بلیک ڈونا یہاں تمہاری موت کا مشن لے کر آئے ہیں۔ ایسا نہ
کہ وہ سیکرٹ سروس کے چار ممبروں کی طرح تمہیں بھی سچ مچ ہلاک
کر دیں۔ اس لئے پہلی فرصت میں انہیں ٹریس کرو اور ان کا خاتمہ
کر دو''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔
''آپ بے فکر رہیں جناب۔ وہ میرے سامنے آئے تو انہیں
مجھ سے موت بھی نہیں بچا سکے گی''...... عمران نے اسی انداز میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔
''تم اس وقت ہو کہاں اور تم نے صدیقی کو اپنا فون کیوں د
تھا''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے پوچھا۔
''میں فور سٹارز کے ساتھ ری گان جنگل کی طرف جا رہا ہوں۔
وہاں ایکریمیا کا ایک انتہائی خطرناک دہشت گردوں کا ٹولہ مکاشہ
گروپ موجود ہے جس کا تعلق کلر سینڈیکیٹ سے ہے۔ میرے لئے
ان تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔ ری گان جنگل میں وہ لوگ نہ
جانے کیا کر رہے ہیں۔ میں جلد سے جلد ان تک پہنچ کر انہیں ان
کے انجام تک پہنچانا چاہتا ہوں تاکہ ان کی وجہ سے پاکیشیا پر کوئی
مصیبت اور تباہی نہ آ سکے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ کیا یہ کنفرم ہو گیا ہے کہ کلر سینڈیکیٹ پاکیشیا میں ہی
موجود ہے''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے چونک کر پوچھا۔
''یس چیف۔ مجھے ان کے ٹھکانے کا بھی پتہ چل گیا ہے اسی
لئے تو میں فور سٹارز کے ساتھ ان کا قلع قمع کرنے کے لئے جا رہا
ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔
''ٹھیک ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ ساتھ اوسلو کساوا اور بلیک
ڈونا کا بھی خاتمہ ضروری ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ
ساتھ تمہاری جان کے بھی درپے ہو رہے ہیں''...... ایکسٹو نے کہا۔
''یس چیف۔ میں انہیں سنبھال لوں گا''...... عمران نے کہا۔
''او کے''...... دوسری طرف سے ایکس ٹو نے کہا۔ عمران کے
ساتھ چونکہ صدیقی اور اس کے ساتھی موجود تھے اس لئے بلیک زیرو
عمران سے کھل کر بات نہیں کر سکتا تھا اور چونکہ عمران کے ساتھ وہ
چاروں موجود تھے اسی لئے عمران نے جان بوجھ کر سیل فون صدیقی
کو دیا تھا تاکہ بلیک زیرو اس کی آواز سن کر ان کے سامنے احتیاط
سے بات کر سکے۔
''اور ہاں چیف دوسرے گروپ کی کیا رپورٹ ہے۔ ان کے
بارے میں کوئی خبر ملی ہے آپ کو۔ وہ کہاں تک پہنچے ہیں اور کیا کر
رہے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔
''وہ بھی کامیابی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جلد ہی ان کی طرف
سے مثبت رپورٹ آ جائے گی''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ اپنی منزل تک پہنچ گئے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ دو گھنٹے پہلے میری ان سے بات ہوئی تھی۔ وہ اپنی منزل پر ہی ہیں۔ بس انہیں وہاں لاسٹ ایکشن کرنا ہے اور پھر واپس نکل آئیں گے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یہ اچھی بات ہے کہ وہ منزل تک پہنچ گئے ہیں ورنہ شاید ان کی مدد کے لئے مجھے بھی ان کے پاس جانا پڑتا اور اگر میں ان کے ساتھ چلا گیا ہوتا تو یہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے اسے سنبھالنا مشکل ہو جاتا۔ میری نظر میں میرا یہاں رہنا زیادہ ضروری تھا''...... عمران نے کہا۔

''بہرحال جو بھی ہے تم جلد سے جلد یہ کیس نپٹا دو۔ ورنہ صورتحال بہت زیادہ بگڑ جائے گی''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ میں سمجھتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ نہ مکاسٹر اور اس کا سینڈیکیٹ رہے گا اور نہ ہی کرائم ماسٹر اور اس کی ساتھی بلیک ڈونا زندہ بچے گی۔ میں انہیں چن چن کر ختم کر دوں گا''...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ایکسٹو نے اس سے مزید چند باتیں کرنے کے بعد رابطہ ختم کر دیا۔

عمران نے سیل فون بند کر کے جیب میں رکھ لیا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر انتہائی گہری سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

''چیف کیا کہہ رہے تھے عمران صاحب''...... صدیقی نے عمران

سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کرائم ماسٹر اوسلو کساوا اور اس کی ایک ساتھی لڑکی جس کا نام بلیک ڈونا ہے ان دونوں نے ہمارے چار ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور اپنے چار ساتھیوں کی ہلاکت کا سن کر وہ چاروں بری طرح سے اچھل پڑے۔ ان کے رنگ بدل گئے تھے اور ان کے چہروں پر انتہائی حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''ساتھی۔ آپ کن ساتھیوں کی بات کر رہے ہیں''...... صدیقی نے اٹک اٹک کر پوچھا۔

''ہمارے چار ساتھی۔ جولیا۔ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل اب ہمارے ساتھ نہیں ہیں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر بھی یہ بتاتے ہوئے افسوس اور دکھ نمایاں ہو گیا تھا اور جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ہلاک ہونے کا سن کر صدیقی اور باقی سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے سروں پر بے شمار بم پھٹ پڑے ہوں۔ انہیں اپنے دماغوں میں آگ سی بھرتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔

''مس جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب''...... چوہان نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں۔ ان کی ہلاکت کے بارے میں مجھے چیف نے بتایا

ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ لیکن یہ کیسے ہو گیا۔ وہ۔ وہ چاروں کیسے''...... خاور نے ہکلاتے ہوئے کہا اس کا جسم بھی خوف اور پریشانی سے لرز رہا تھا اور اس میں اتنی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اپنے چار ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے میں بات کر سکے اس لئے اس نے اپنا فقرہ ادھورا ہی چھوڑ دیا تھا۔

''میرا خیال ہے۔ عمران صاحب ہم سے مذاق کر رہے ہیں۔ انہیں مذاق کرنے کی عادت ہے۔ بھلا ہمارے ساتھی ایک شارپ شوٹر کے ہاتھوں کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ اوسلو کساداد جیسا کرائم ماسٹر انہیں کیسے مار سکتا ہے''...... نعمانی نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں بھی کھوکھلا پن تھا جیسے یہ کہہ کر وہ خود کو اور اپنے ساتھیوں کو تسلی دینے کی ناکام کوشش کر رہا ہو۔

''نہیں۔ یہ مذاق نہیں سچ ہے۔ ایک کڑوا سچ ہے۔ ایسا کڑوا سچ جو زہر کی طرح خود میرے بھی حلق مین اترا ہے اور مجھے اس کا احساس بھی ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا اور اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی جسے دیکھ کر صدیقی اور اس کے ساتھی دم بخود رہ گئے۔ انہیں صاف محسوس ہو گیا تھا کہ اس بار عمران واقعی ایکٹنگ نہیں کر رہا تھا۔ اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کے اس کے چہرے پر بھی ملال، اور دکھ کے تاثرات صاف دیکھے جا سکتے تھے اور

اس کی آنکھوں میں آنے والی نمی بھی بناوٹی نہیں تھی۔

''اوہ۔ بیڈ نیوز۔ ریئلی ویری بیڈ نیوز۔ ہمارے لئے اس سے زیادہ دکھ بھری خبر اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے چار ساتھیوں کو کھو چکے ہیں ایسے ساتھی جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتے تھے۔ ہمارے دلوں میں بستے تھے اور ہم ایک ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے تھے''...... نعمانی نے مغموم لہجے میں کہا۔

''ان کی موت۔ ہماری موت ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت۔ ان کے بغیر جیسے ہم بھی ختم ہو گئے ہیں۔ مس جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کی ہلاکت نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا ہے اور ان کی موت کا دکھ ہم سے برداشت نہیں ہو رہا ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے ہمارے جسم کے چار حصے کاٹ دیئے گئے ہوں۔ جس سے ہم اس قدر دکھ، درد اور تکلیف میں آ گئے ہیں کہ سانس لینا بھی مشکل ہو رہا ہے''...... خاور نے کہا۔

''موت کا ایک دن معین ہے دوستو۔ جو اس دنیا میں آتا ہے اسے ایک دن خالقِ حقیقی کے پاس واپس بھی جانا ہوتا ہے۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے جس سے کسی بھی طور پر منہ نہیں چرایا جا سکتا۔ ہمارے ساتھی بہادر تھے انہوں نے بہادروں کی طرح لڑتے ہوئے اپنی جانیں دی ہیں۔ ان کی خدمات ہمارے لئے ہماری قوم کے لئے وقف تھیں وہ جوانمردی سے مجرموں کا مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک ہوئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ان کا خلاء کسی بھی طور پر پورا

نہیں ہو سکتا لیکن ہمیں اس بات سے خوش ہونا چاہئے کہ ان کی ہلاکت بلاوجہ نہیں ہوئی۔ وہ بہادری سے ہلاک ہوئے ہیں اور ایکی ہلاکت بلاشبہ شہادت کے زمرے میں آتی ہے۔ ہمارے چار ساتھیوں نے جام شہادت نوش کیا ہے اس لئے ہمیں ان کی شہادت پر غم کرنے کی بجائے ان پر فخر کرنا چاہئے کیونکہ جام شہادت نوش کرنے والے کبھی ہلاک نہیں ہوتے۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور سبز پرندوں کے پوٹوں میں انہیں باقاعدہ رزق دیا جاتا ہے''...... صدیقی نے جذباتی لہجے میں کہا۔ ان سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ عمران بھی بے حد ملول اور افسردہ دکھائی دے رہا تھا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمیں اپنے ساتھیوں کی شہادت کا افسوس نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی ہمیں ان کے لئے آنسو بہانے چاہئیں کیونکہ شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے''...... خاور نے کہا۔

''بہرحال۔ ان کا وقت پورا ہو چکا تھا اس لئے وہ اب ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ لیکن ان چاروں کو جنہوں نے ہلاک کیا ہے ہم انہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ عمران صاحب نے چیف سے ٹھیک کہا تھا کہ وہ اگر دنیا کے کسی بھی کونے میں جا کر چھپ جائیں یا پاتال میں بھی چلے جائیں تو ہم انہیں ڈھونڈ نکالیں گے اور ان سے اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کا بھرپور انتقام لیں گے۔ انتہائی خوفناک

انتقام''...... چوہان نے غراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب اب یہ بھی بتا دیں کہ مکاسٹر کون ہے اور چیف سے آپ کس کلر سینڈیکیٹ کی بات کر رہے تھے۔ آخر یہ سارا چکر ہے کیا۔ آپ اس سارے معاملے میں چپ کیوں ہیں''...... صدیقی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مکاسٹر کا تعلق ایکریمیا کی ایک انتہا پسند سینڈیکیٹ سے ہے۔ ایسا سینڈیکیٹ جو انسانوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح ہلاک کرتا پھرتا ہے۔ مکاسٹر کا تعلق ان کٹر یہودیوں سے ہے جو مسلمانوں کو ہر طرح سے نقصان پہنچانے اور انہیں ہلاک کرنے کے نت نئے حربے سوچتا رہتا ہے اور جب بھی اور جہاں بھی اسے موقع ملتا ہے وہ قاتلوں کی فوج لے جا کر ہر طرف مسلمانوں کا قتل عام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایکریمیا اور اسرائیل کے بھی بے شمار مسلمان مکاسٹر اور اس کی قاتل فوج کے ہاتھوں ہلاک ہو چکی ہے۔ مکاسٹر اس قدر سفاک اور درندہ صفت انسان ہے جو نہ بوڑھوں کو بخشتا ہے، نہ عورتوں کو اور نہ بچوں کو۔ وہ انتہائی بے رحمی اور بے دردی سے چھوٹے چھوٹے بچوں کا بھی گلا کاٹ دیتا ہے۔ اس کے لئے یہی بہت ہوتا ہے کہ وہ جسے ہلاک کر رہا ہے وہ مسلمان ہے یا مسلمان کے گھر پیدا ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ وہ اس قدر ظالم انسان ہے''...... خاور نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ظالموں میں ہٹلر، ہلاکو خان اور چنگیز خان کے نام سر فہرست ہیں۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے عام انسانوں پر جس قدر ظلم کئے ہیں اور جس قدر بے گناہ انسانوں کا خون بہایا ہے ان سب سے کہیں زیادہ خون مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ بہا چکا ہے اور وہ مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے لئے درندوں سے بھی بڑا درندہ اور شیطان بن جاتا ہے۔ جو انسانوں کے کٹے پھٹے اعضاء اور خون دیکھ کر خوش ہوتا ہے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”اس قدر ظالم اور سنگدل انسان کو ایکریمیا نے پناہ دے رکھی ہے۔ کیا اس کے خلاف ایکریمیا یا دنیا کی کسی ایجنسی نے قدم نہیں اٹھایا۔ اور کچھ نہیں تو اقوام متحدہ اور پوری دنیا کے مسلم ممالک میں تو اس کے خلاف آواز بلند کرنی چاہئے تھی۔ اس کے بارے میں ہم پہلی بار آپ سے سن رہے ہیں“...... صدیقی نے کہا۔

”اسے اسرائیل کی پشت پناہی حاصل ہے اور وہ پوری دنیا کے لئے معمہ بنا ہوا ہے۔ ایکریمیا سمیت پوری دنیا میں سوائے چند اسرائیلیوں کے کوئی بھی نہیں جانتا کہ مکاسٹر کون ہے اور اس کے کلر سینڈیکیٹ میں کون کون شامل ہے اور وہ اس قدر فعال ہے کہ کارروائیاں کرنے کے لئے دنیا میں کبھی بھی اور کہیں بھی پہنچ جاتا ہے اور جہاں جاتا ہے وہاں لاشیں ہی لاشیں بچھ جاتی ہیں اتنی لاشیں جن کی گنتی بھی محال ہو جائے۔ مکاسٹر اور اس کا کلر

سینڈیکیٹ اپنے پیچھے اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑتا وہ ہر کام انتہائی مہارت، پلاننگ اور سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ مسلمانوں کے ایک یا دو مخصوص گروپس کو ٹارگٹ کرنے کی وہ باقاعدہ منصوبہ بندی کرتا ہے اور پھر اپنا ٹارگٹ پورا کرنے کے بعد وہ کہیں کا کہیں نکل جاتا ہے۔ پھر میڈیا اور انٹرنیٹ پر اس کی طرف سے بیان جاری کر دیا جاتا ہے کہ ان ہلاکتوں کے پیچھے اس کا اور اس کے کلر سینڈیکیٹ کا ہاتھ ہے۔ اس لئے اسے ونڈر گروپ بھی کہا جاتا ہے۔ ایک ایسا پراسرار گروپ جو کارروائیاں کر کے یوں غائب ہو جاتا ہے جیسے اس کا کوئی وجود ہی نہ ہو“...... عمران نے کہا۔

”تعجب ہے۔ اگر وہ اس قدر پراسرار انسان ہے تو پھر آپ کو کیسے پتہ چلا کہ وہ اس بار پاکیشیا میں موجود ہے۔ اور پاکیشیا میں وہ کس مقصد کے لئے آیا ہے“...... نعمانی نے نہایت حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ بہت باتیں ہو چکیں۔ کیس کی تمام تفصیل تم سب کو چیف فائنل میٹنگ میں بتا دیں گے۔ میں بھی اس حد تک جانتا ہوں جتنا تمہیں بتا دیا ہے۔ اب ہمیں جلد سے جلد ری گان جنگل میں جانا ہے۔ مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ وہاں چھپا ہوا ہے۔ ابھی تو مجھے یہ بھی نہیں معلوم ہے کہ وہ یہاں کن کارروائیوں کے لئے آیا ہے اور اس کا یہاں آنے کا اصل مقصد کیا ہے۔ لیکن وہ اور اس کا گروپ جس قدر سفاک، بے رحم اور خوفناک ہے اس

سے اندازہ ضرور لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا پاکیشیا میں ہونا پاکیشیا کے لئے کس قدر نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لئے اس سے پہلے کہ مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ پاکیشیا میں خون کے دریا بہائے اور ہر طرف آگ کا طوفان پیدا کرے ہمیں ہر صورت میں اسے روکنا ہو گا۔ ورنہ پاکیشیا میں اس کے ہاتھوں ایسی تباہی آ جائے گی جو کسی طور روکے نہ رکے گی۔ اور اس تباہی کو ہمیں روکنا ہو گا ہر صورت میں اور ہر حال میں''...... عمران نے ٹھوس سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ اب ہمارے ہاتھوں ختم ہو گا۔ انہوں نے آج تک دنیا بھر کے جتنے مسلمانوں کو ہلاک کیا ہے ہم ان تمام مسلمانوں کے خون کا ان سے بدلہ لیں گے اور مکاسٹر اور اس کا سینڈیکیٹ دنیا کے لئے جس قدر مرضی پراسرار بنا رہا ہو لیکن اس بار ہم اسے بے نقاب بھی کریں گے اور اس کا اصلی چہرہ دنیا کے سامنے لا کر اسے اس کے انجام تک بھی پہنچائیں گے''...... صدیقی نے عزم بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ چیف سے کسی دوسرے گروپ کی بھی بات کر رہے تھے۔ دوسرے گروپ سے آپ کی کیا مراد تھی اور آپ چیف سے اس گروپ کی کس منزل پر پہنچنے کی بات کر رہے تھے''...... خاور نے پوچھا۔

''اس کا جواب تمہیں چیف ہی دے سکتا ہے''...... عمران نے

ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''کیوں۔ آپ اس کا جواب کیوں نہیں دے سکتے''...... چوہان نے پوچھا۔

''یار کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا ذکر نہ کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ اگر میں دوسرے لفظوں میں کہوں تو شاید تمہیں سمجھ میں آ جائے گا کہ مجھے اس گروپ کے بارے میں چیف نے کسی کو بھی کچھ بتانے سے منع کر رکھا ہے۔ میں بے خیالی میں تم سب کے سامنے اس گروپ کے بارے میں چیف سے پوچھ بیٹھا تھا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم سن رہے ہو تو میں اس سلسلے میں بات ہی نہ کرتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چیف نے منع کیا ہے۔ لیکن کیوں''...... صدیقی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اس کا جواب بھی تمہیں چیف ہی دے سکتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ چیف آپ کو سب کچھ بتا دیتے ہیں اور ہمیں ہمیشہ پردے میں رکھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ آج تک میری سمجھ میں نہیں آئی''...... خاور نے کہا۔

''اس کے بارے میں بھی چیف سے ہی پوچھنا۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے کہا تو وہ چاروں خاموش ہو گئے۔

''اچھا یہ تو بتا دیں کہ کیا اوسلو کساوا اور اس کی ساتھی لڑکی بلیک

ڈونا بھی اسی گروپ کا حصہ ہیں۔ میرا مطلب ہے کیا ان کا تعلق
بھی کلر سینڈیکیٹ سے ہی ہے''...... نعمانی نے چند لمحوں کے بعد
عمران سے دوبارہ مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔
''نہیں۔ وہ دونوں کلر سینڈیکیٹ کے ساتھ نہیں ہیں۔ انہیں
الگ اور صرف میری ہلاکت کے لئے یہاں بھیجا گیا تھا۔ تاکہ میر
اسی پر توجہ رہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے پیچھے بھاگتی رہ
اور کلر سینڈیکیٹ آسانی سے اپنا کام کر جائے''...... عمران نے کہا۔
''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... صدیقی نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔
''ہاں اور یہ کام بھی مکاسٹر کا ہی تھا۔ اسے مجھ سے خطرہ محسو
ہو رہا تھا یا پھر یہ سمجھ لو کہ مکاسٹر اور اس کے کلر سینڈیکیٹ کو ج
نے یہاں بھیجا ہے اسے مجھ سے خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ اگر م
اپنے ساتھیوں کے ساتھ حرکت میں آ گیا تو اسرائیل کی ایک ا
پسند، پراسرار اور قاتل تنظیم دنیا کے سامنے آشکارا ہو جائے گی اور
ایک ایسے انتہا پسند گروہ سے محروم ہو جائیں گے جو ان کے دلوں
مرادیں پوری کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے۔ اس لئے انہو
نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر مجھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دوسری طر
الجھا دیا جائے تو مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ پاکیشیا میں نہ صر
محفوظ رہے گا بلکہ اطمینان کے ساتھ اپنی مذموم کارروائیاں بھی کر
رہے گا''...... عمران نے کہا۔
''اوہ۔ لیکن وہ کون ہیں جنہوں نے مکاسٹر اور اس کے کل

سینڈیکیٹ کے ساتھ کرائم ماسٹر اور بلیک ڈونا کو یہاں کارروائیاں
کرنے کے لئے بھیجا ہے''...... چوہان نے پوچھا۔
''اسرائیل کے یہودیوں کے سوا ایسا کون کر سکتا ہے جسے پاکیشیا
ہمیشہ سے ہی کھٹکتا چلا آ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔
''آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ انہیں اسرائیلی حکومت کی
سرپرستی حاصل ہے''...... خاور نے کہا۔
''ہاں۔ حکومتی سرپرستی کے بغیر وہ سب بھلا یہاں کیسے آ سکتے
تھے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے
جیپ آگے بڑھا دی۔
''تب پھر مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ یہاں اپنی موت آپ
مرنے کے لئے آ گیا ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ کرائم ماسٹر اور بلیک
ڈونا کی بھی موت انہیں یہاں کھینچ لائی ہے''۔ صدیقی نے کہا۔
''کون کس کی موت بنے گا یہ تو وقت ہی طے کر سکتا ہے۔ یہ
مت بھولو کہ کرائم ماسٹر اور اس کی ساتھی بلیک ڈونا ہمارے چار
جانباز ساتھیوں کو ہلاک کر چکے ہیں''...... عمران نے کہا۔
''یہ ہم کیسے بھول سکتے ہیں عمران صاحب۔ ان کی ہلاکتوں کو
تو ہم زندگی میں کبھی بھی نہیں بھلا سکیں گے اور ان کی ہلاکتوں نے
ہمارا جوش اور جذبہ اور زیادہ بڑھا بنا دیا ہے اب ہم اس وقت تک
چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ مکاسٹر اور اس کے کلر
سینڈیکیٹ کے ساتھ ساتھ ہم کرائم ماسٹر اور بلیک ڈونا کو بھی ہلاک

نہیں کر دیں گے"...... چوہان نے سرد لہجے میں کہا اور عمران نے
مغموم انداز میں سر ہلا دیا۔ اپنے ساتھیوں کی ہلاکت نے اسے بھی
حد سے زیادہ سنجیدہ کر دیا تھا اور اس کے چہرے سے شرارتیں اور
کھلنڈرے عمران کا نقاب یوں غائب ہو گیا تھا جیسے وہ زندگی میں
کبھی مسکرایا ہی نہ ہو۔

حصہ اول ختم شد

کرائم ماسٹر

حصہ دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

''یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے تو جنوں اور بھوتوں کی طرح ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ پہلے ان کے دو ساتھی سڑک پر ہمارے پیچھے لگ گئے تھے۔ پھر دو افراد اس رہائش گاہ تک آ پہنچے تھے جہاں ہم ابھی داخل ہی ہوئے تھے''...... اوسلو کساوا نے بری طرح سے سر جھٹکتے ہوئے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

''سڑک پر تو وہ اس لئے ہمارے پیچھے آئے تھے کہ انہوں نے ہمیں ایمبولینس تباہ کرتے دیکھ لیا تھا اور وہ دونوں جو میری نئی رہائش گاہ میں آئے تھے ان کا تم نے خود ہی سن لیا تھا کہ وہ اتفاق سے اس طرف سے گزرے تھے اور اپنی ساتھی کی کار دیکھ کر رک گئے تھے۔ ہماری کار الٹ کر تباہ ہو گئی تھی اس لئے ہم پہاڑی علاقے سے اس جولیا نامی لڑکی کی ہی کار لے آئے تھے۔ ہمیں چاہئے تھا کہ ہم کار کو دور ہی کہیں چھوڑ دیتے اور اس کوٹھی میں

جانے کے لئے ٹیکسی یا کسی دوسری کار کا انتظام کرتے‘‘...... ڈونا نے کہا۔ ان دونوں نے اس رہائش گاہ کو چھوڑ دیا تھا : کیپٹن شکیل اور تنویر، جولیا کی کار دیکھ کر پہنچ گئے تھے اور ان دو سے زبردست مقابلے کے بعد اوسلو کساوا اور بلیک ڈونا نے ا ہلاک کر دیا تھا۔

کیپٹن شکیل نے ان سے کہا تھا کہ اس نے اپنے چیف دوسرے ساتھیوں کو اس رہائش گاہ کے بارے میں انفارم کر دیا اس لئے وہ بھلا وہاں کیسے رک سکتے تھے۔ اس لئے تنویر اور ک شکیل کو ہلاک کرتے ہی وہ وہاں سے نکل آئے تھے اور بلیک ڈ اوسلو کساوا کو اپنے ساتھ دوسری جگہ ایک نئی کوٹھی میں لے آئی جو اس کالونی سے دور اور غیر آباد علاقے میں تھی۔

’’میری تو یہ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سر والوں کو میرے بارے میں پتہ کیسے چل گیا۔ جس آدمی نے مجھ حملہ کرنے میں پہل کی تھی کیا نام تھا اس کا۔ ہاں۔ یاد۔ آیا۔ تنو اس نے کہا تھا کہ وہ جانتا ہے کہ میں یہاں موجود ہوں اور یہا کس مقصد کے لئے آیا ہوں‘‘...... اوسلو کساوا نے کہا۔

’’پتہ نہیں۔ اس نے میرا بھی نام لیا تھا۔ جیسے وہ مجھے بھی بخو جانتے ہوں‘‘...... بلیک ڈونا نے کہا۔ وہ دونوں اس نئی کوٹھی کے سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بلیک ڈونا کے ساتھ اس کے آٹھ مسلح محافظ تھے جن میں سے اس کے تین ساتھیوں کو تنویر ن

فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ جن میں سے اب پانچ باقی تھے۔ وہ انہیں بھی اپنے ساتھ یہاں لے آئی تھی اور وہ پانچوں باہر کوٹھی کی حفاظت پر مامور تھے۔

’’مجھے تو لگتا ہے یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے‘‘...... اوسلو کساوا نے بلیک ڈونا کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا اور بلیک ڈونا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

’’میری وجہ سے۔ کیا مطلب۔ میری وجہ سے کیا ہوا ہے‘‘۔ بلیک ڈونا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

’’جب سے تم ملی ہو۔ میرے لئے نئی سے نئی پریشانی آ رہی ہے اور مجھے خواہ مخواہ تمہارے ساتھ بھاگنا پڑ رہا ہے۔ جب تک میں اکیلا تھا۔ میرا ہر کام ٹھیک تھا۔ میں اپنے طریقے اور اپنے انداز میں کام کرتا تھا۔ لیکن تم نے آ کر مجھے یہاں سچ مچ مجرم بنا دیا ہے۔ میں آج تک کسی کی نظروں میں نہیں آیا تھا لیکن تمہاری اور تمہارے شک کی وجہ سے میں ان لوگوں کی نظروں میں آ گیا ہوں۔ میں یہاں اصلی نام اور اصلی حلیئے میں رہ رہا تھا۔ اب تک میرے ان لوگوں نے نہ جانے کتنے سکیچ تیار کر لئے ہوں گے اور جگہ جگہ میری تلاش میں چھاپے مارے جا رہے ہوں گے۔ میرا تو یہی ارادہ تھا کہ میں عمران کو قتل کرتا اور جس طرح خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس چلا جاتا۔ لیکن تم نے بیچ میں آ کر میرا سارا بنا بنایا پروگرام بگاڑ دیا ہے۔ نہ تم آتیں، نہ میں ایمبولینس تباہ

کرتا اور نہ ہی سیکرٹ سروس میرے پیچھے لگتی''...... اوسلو کساوا غصے میں بولتا چلا گیا۔

''ہونہہ۔ تمہیں یہ نظر آ رہا ہے کہ تم میری وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کی نظروں میں آ گئے ہو۔ یہ نظر نہیں آ رہا ہے کہ میں ہی تمہیں ان سے بچا رہی ہوں۔ اگر تم اکیلے ہوتے تو اب تک ان کے ہاتھ آ گئے ہوتے اور تمہارا وہی انجام ہوتا جو پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کا ہوا ہے''...... بلیک ڈونا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں انہیں اپنے پیچھے آنے کا موقع ہی نہ دیتا۔ جب تک کہ وہ میری تلاش میں نکلتے میں واپس ایکریمیا پہنچ گیا ہوتا''...... اوسلو کساوا نے جواباً منہ بناتے ہوئے کہا۔

''زیادہ خوش فہمی میں مت رہو۔ سنا نہیں تھا تم نے سیکرٹ سروس والے کیا کہہ رہے تھے کہ انہیں تمہارا پاکیشیا پہنچے کا علم ہو گیا تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ تم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہو''...... بلیک ڈونا نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ وہ دونوں تمہاری ہی وجہ سے ہمارے پیچھے آئے تھے اور اس کے بعد باقی دو اس کار کی وجہ سے آئے تھے جس میں تم مجھے اس کوٹھی میں لے گئی تھی۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ عورت ذات واقعی فساد کی جڑ ہوتی ہے۔ میں آج تک عورتوں سے دور رہا تھا تو ہر آفت سے بچا رہا تھا لیکن اب۔ ہونہہ۔ اب ایسا لگتا ہے کہ

تمہاری وجہ سے میرے برے دن آ گئے ہیں جن سے بچنا شاید اب میرے لئے بھی مشکل ہو''...... اوسلو کساوا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم نے مجھے فساد کی جڑ کہا۔ اپنی اوقات میں رہو تم اوسلو کساوا۔ تم نہیں جانتے میں کون ہوں۔ میں تم سے شرافت اور نہایت عزت سے پیش آ رہی ہوں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم جو کہتے رہو گے میں خاموشی سے سنتی رہوں گی''...... بلیک ڈونا نے جیسے ہتھے سے اکھڑتے ہوئے کہا۔

''اپنی آواز کنٹرول کرو۔ میں اونچا بولنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ سمجھی تم''...... اوسلو کساوا نے بھی غصے میں آتے ہوئے کہا اور بلیک ڈونا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اس کا چہرہ پہلے ہی سیاہ تھا اوسلو کساوا کی بات سن کر غصے سے اور زیادہ سیاہ پڑ گیا۔

''تم اونچی آواز میں بولنے والے پسند نہیں کرتے اور میں تم جیسے دو ٹکے کے پیشہ ور قاتلوں کو پسند نہیں کرتی۔ تمہاری اوقات کیا ہے میرے سامنے۔ محض ایک کرائے کے قاتل''...... بلیک ڈونا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ میں کرائے کا قاتل نہیں۔ کرائم ماسٹر ہوں۔ سمجھی تم''...... اوسلو کساوا نے بھی بری طرح سے بھڑکتے ہوئے کہا اور اچھل کر بلیک ڈونا کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''کرائم ماسٹر۔ ہونہہ۔ کبھی شکل دیکھی ہے تم نے آئینے میں۔ کرائم ماسٹر کا مطلب بھی جانتے ہو تم''...... بلیک ڈونا نے اس کی

آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اسی طرح سے چیخ کر کہا۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ سب جانتا ہوں میں۔ اور یہ تم میرے سامنے اس طرح سے اکڑ کیوں رہی ہو۔ کیا میں تمہارا غلام ہوں کیا میں تمہارے کہنے پر یہاں آیا ہوں''...... اوسلو کساوا نے انتہا نفرت زدہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم میری ہی وجہ سے یہاں آئے ہو۔ تمہیں یہاں بھیجنے کا میں نے ہی چیف کو مشورہ دیا تھا''...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو کساوا بری طرح سے چونک پڑا۔ بلیک ڈونا بھی یکلخت خاموش ہوگئی جیسے غصے میں اس کے منہ سے کوئی غلط بات نکل گئی ہو۔

''کیا مطلب۔ تم نے میرے لئے چیف کو کیا مشورہ دیا تھا اور کیوں''...... اوسلو کساوا نے اس کی طرف غور سے اور تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں ہوں، سمجھے تم''...... بلیک ڈونا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''اس سوال کا تو تمہیں جواب دینا ہی ہوگا بلیک ڈونا۔ بولو۔ تمہارا فوسٹر سے کیا تعلق ہے اور تم دونوں نے مل کر مجھے یہاں آنے کے لئے کیوں اکسایا تھا''...... اوسلو کساوا نے بلیک ڈونا کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''ان سوالوں کے جواب تم فوسٹر سے ہی پوچھنا''...... بلیک ڈونا نے غرا کر کہا۔

''تو پھر تم نے کیوں کہا ہے کہ تم''...... ابھی اوسلو کساوا نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک بلیک ڈونا کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سیل فون کی گھنٹی سن کر اوسلو کساوا خاموش ہوگیا اور بلیک ڈونا ہاتھ میں موجود سیل فون کی ڈسپلے سکرین دیکھنے لگی۔

''یس ڈونا ہیئر''...... بلیک ڈونا نے کالنگ کی پریس کر کے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''مکاسٹر سپیکنگ''...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی اور بلیک ڈونا یکلخت سیدھی ہوگئی۔

''یس باس''...... بلیک ڈونا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور باس کا سن کر اوسلو کساوا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''سی ایم کہاں ہے''...... دوسری طرف سے مکاسٹر نے اسی لہجے میں پوچھا۔

''یہیں ہے باس۔ میرے سامنے کھڑا ہے''...... بلیک ڈونا نے اسی طرح سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میری اس سے بات کراؤ''...... دوسری طرف سے مکاسٹر نے کہا اور بلیک ڈونا نے سیل فون کان سے ہٹایا اور اوسلو کساوا کی طرف بڑھا دیا جو اس کی جانب خشمگیں نظروں سے گھور رہا تھا۔

''باس تم سے بات کرنا چاہتا ہے''...... اس نے کہا اور اوسلو کساوا نے اس سے سیل فون جھپٹ لیا۔

''یس اوسلو سپیکنگ''...... اوسلو کساوا نے پھاڑ کھانے والے

انداز میں کہا۔

''فوسٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے مکاسٹر نے کہا۔ اس نے چونکہ اوسلو کو یہی نام بتایا تھا اس لئے وہ اب بھی اسے وہی نام بتا رہا تھا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے فوسٹر۔ تم نے تو کہا تھا کہ بلیک ڈونا یہاں کسی دوسرے کام کے لئے آ رہی ہے اور اسے میرے کام کے بارے میں کچھ علم نہیں ہو گا لیکن یہ کہہ رہی ہے کہ تم نے اسے مجھ پر نظر رکھنے اور میرا ساتھ دینے کے لئے بھیجا ہے''...... اوسلو کساوا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس سلسلے میں جب تم پاکیشیا سے واپس آؤ گے تو تمہیں بتایا جائے گا''...... دوسری طرف سے مکاسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''نہیں مجھے ابھی بتاؤ۔ میں اس خود سر اور تیز مزاج والی لڑکی کے ساتھ کام نہیں کر سکتا اور مجھے اب اس کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت بھی کیا ہے۔ تم نے مجھے جو ٹارگٹ دیا تھا میں وہ ہٹ کر چکا ہوں اس لئے میں آج شام ہی فلائٹ پکڑ کر واپس آ رہا ہوں''...... اوسلو کساوا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور بدمزاج اور خود سر ہونے کا سن کر بلیک ڈونا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔

''کس ٹارگٹ کو ہٹ کیا ہے تم نے''...... دوسری طرف سے مکاسٹر نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہی علی عمران اور کون۔ اسی کو تو ہلاک کرنے کا تم نے مجھے ٹارگٹ دیا تھا''...... اوسلو کساوا نے کہا۔

''اس کی کمر پر دو گولیاں مار کر تم یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے''...... دوسری طرف سے مکاسٹر نے انتہائی سخت اور طنزیہ لہجے میں کہا اور اوسلو کساوا چونک پڑا۔

''ہاں۔ میں نے اسے ایم ایم تھرٹی رائفل سے گولیاں ماری تھیں اور پھر میں نے بلیک ڈونا کے سامنے اس کی دی ہوئی میزائل گن سے اس ایمبولینس کو بھی تباہ کر دیا تھا جس میں عمران کی لاش لے جائی جا رہی تھی''...... اوسلو کساوا نے کہا۔

''نانسنس۔ وہ ایمبولینس خالی تھی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اوسلو بری طرح سے چونک پڑا۔

''ایمبولینس خالی تھی۔ کیا مطلب''...... اوسلو کساوا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہوٹل وائٹ سٹار کے مین ڈور کے سامنے عمران کی لاش نہیں تھی وہ زندہ تھا۔ پولیس اور ایک ایمبولینس فوراً موقع پر پہنچ گئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ پولیس عمران کی لاش ایمبولینس میں ڈال کر لے جاتی وہاں سنٹرل انٹیلی جنس کا ایک آدمی آ گیا اس نے پولیس انسپکٹر کو اپنا سروس کارڈ دکھایا تھا اس شخص نے عمران کو چیک کر کے کہا تھا کہ عمران ابھی زندہ ہے اور پھر اس کے حکم پر پولیس انسپکٹر نے زخمی عمران کو سٹریچر سمیت اس کی کار میں ڈال دیا تھا اور پھر وہ

عمران کو لے کر وہاں سے نکل گیا تھا۔ اس کے بعد وہاں ۔
ایمبولینس روانہ کی گئی تھی جس میں ایمبولینس کا عملہ ہی موجود تھا ا
آنے والے شخص نے پولیس کو حکم دیا تھا کہ ایمبولینس وہاں ۔
ایسے لے جائی جائے جیسے زخمی اسی ایمبولینس میں موجود ہو۔ مے
ایک آدمی مسلسل اس سارے معاملے کو مانیٹر کر رہا تھا اس نے ار
اجنبی کا سائنسی طریقے سے تعاقب کیا تو اسے معلوم ہوا کہ عمرا
سرے سے زخمی ہی نہیں ہوا تھا وہ کار آگے جاتے ہی اٹھ کر بیٹھ گ
تھا اس نے لباس کے نیچے نہ صرف بلٹ پروف لباس پہن رکھا تھ
بلکہ ایک ایسی پلاسٹک کی جیکٹ بھی پہن رکھی تھی جس میں کسی
جانور کا خون بھرا ہوا تھا۔ تمہاری چلائی ہوئی گولیوں سے خون کی وہ
تھیلیاں پھٹ گئی تھیں جن میں خون تھا اور تم یہی سمجھے تھے کہ تم نے
عمران کو ہٹ کر دیا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ عمران کو تمہاری
پلاننگ کا پتہ چل گیا تھا اس لئے وہ فلیٹ سے تیار ہو کر نکلا
تھا''...... دوسری طرف سے باس نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا
اور تفصیل سن کر اوسلو کساوا جیسے ساکت سا ہو کر رہ گیا اسے اپنے
کانوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ عمران کو اس نے ایم ایم تھرٹی
رائفل سے جو گولیاں ماری تھیں وہ گولیاں محض ان تھیلیوں کو لگی تھیں
جن میں خون بھرا ہوا تھا۔

''یہ - یہ- یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مم مم۔ میں نے خود وہاں جا کر
عمران کی لاش دیکھی تھی۔ وہ ساکت تھا اور سانس بھی نہیں لے رہا

تھا''...... اوسلو کساوا نے ہکلاتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر
بلیک ڈونا بھی چونک پڑی اور غور سے اوسلو کی شکل دیکھنے لگی۔ جس
کا رنگ ہلدی کی طرح سے زرد ہو گیا تھا۔

''یہ سب تمہاری حماقتوں کی وجہ سے ہوا ہے اوسلو کساوا۔ تم
حمقوں کی طرح دن رات اس کے فلیٹ کے چکر کاٹ رہے تھے
ں نے تمہیں چیک کر لیا تھا اور اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ تم
نے ہی عبرانی زبان میں تحریر لکھ کر اس کے فلیٹ کے دروازے کے
نیچے ڈالی تھی۔ وہ تمہارے اور تمہارے کام کے بارے میں پہلے
ے ہی جانتا تھا۔ اس لئے وہ تمہارے ٹریپ میں نہیں آیا تھا''۔
سری طرف سے باس نے کہا اور اوسلو کساوا کی آنکھیں حیرانی
ے پھیل کر اس کے کانوں سے جا لگیں۔

''عمران میرے بارے میں سب پہلے سے جانتا تھا۔ لیکن
یے۔ وہ میرے بارے میں کیسے جانتا ہے''...... اوسلو کساوا نے
یرت زدہ لہجے میں کہا۔

''اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے نانسنس۔ وہ نہ
صرف اپنے ملک میں ہونے والے جرائم پیشہ افراد پر نظریں گاڑے
رکھتا ہے بلکہ دنیا کے کرائم پرسنز کی بھی اسے پوری خبر رہتی ہے۔
بہرحال۔ میں نے تمہیں انفارم کر دیا ہے کہ تم ابھی اس خوش فہمی
میں مت رہو کہ تم نے اپنا ٹارگٹ ہٹ کر دیا ہے۔ وہ ابھی زندہ
ہے اور تم نے مجھ سے اس کی ہلاکت کا معاہدہ کیا تھا اس لئے جیسے

بھی ہو تم جلد سے جلد اپنا کام پورا کرو“...... دوسری طرف باس نے سخت لہجے میں کہا۔

”لیکن“...... اوسلو کساوا نے پریشانی کے عالم میں کچھ کہنا چ

”لیکن ویکن کچھ نہیں۔ تمہیں ہر صورت میں اپنا کام کرنا اوسلو۔ میں جانتا تھا کہ اپنا ٹارگٹ ہٹ کرنے میں تم کہیں نہ کوئی غلطی ضرور کرو گے اس لئے میں نے بلیک ڈونا کو تمہار ساتھ بھیج دیا تھا تاکہ وہ تمہاری حفاظت بھی کر سکے اور تمہا معاونت بھی“...... دوسری طرف سے باس نے کہا۔

”بلیک ڈونا کو تم نے میرے ساتھ دھوکے سے بھیجا ہے فو میں جو کام کرتا ہوں اکیلا ہی کرتا ہوں۔ دوسروں کا خاص طور مجھے لڑکیوں کا ساتھ بالکل بھی پسند نہیں ہے۔ تم اس سے کہو کہ واپس چلی جائے۔ میں نے تم سے جو معاہدہ کیا ہے میں اسے ضر پورا کروں گا چاہے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن بلیک ڈونا میرے ساتھ رہے گی تو میرے ساتھ ساتھ اس کے لئے بھی مشکل ہو جائے گی“...... اوسلو کساوا نے بلیک ڈونا کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”کس مشکل کی بات کر رہے ہو“...... باس نے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

”بلیک ڈونا کا مزاج اور اس کا رویہ میری برداشت سے باہر ہے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ میں اپنے مین ٹارگٹ سے پہلے اسے ہی

ختم کر دوں“...... اوسلو کساوا نے کہا اور بلیک ڈونا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

”تم ایسا کچھ نہیں کرو گے سمجھے تم۔ تم بلیک ڈونا کو نہیں جانتے۔ اسے اپنے ساتھ رکھو اور اسے اپنے ساتھ لے کر چلو تو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے“...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

”کیسا فائدہ“...... اوسلو کساوا نے منہ بنا کر کہا۔

”عمران کو ہلاک کرنے میں وہ تمہاری بھرپور مدد کر سکتی ہے اور تمہیں پاکیشائی فورس اور ایجنسیوں سے بھی بچا سکتی ہے“...... باس نے کہا۔

”ہونہہ۔ یہ کام میں خود بھی کر سکتا ہوں“...... اوسلو کساوا نے منہ بنا کر کہا۔

”پھر بھی تم اسے اپنے ساتھ رکھو گے۔ یہ میرا حکم ہے“۔ باس نے سخت لہجے میں کہا۔

”میرا تمہارے ساتھ صرف ایک ٹارگٹ ہٹ کرنے کا معاہدہ ہوا ہے فوسٹر۔ اس معاہدے میں یہ شامل نہیں تھا کہ میں تمہارے ہر حکم ماننے کا پابند ہوں گا۔ اس لئے تم مجھے حکم مت دو۔ میرا فیصلہ اٹل ہے۔ میں اسے اپنے ساتھ نہیں رکھوں گا“...... اوسلو کساوا نے غراتے ہوئے کہا۔

”سوچ لو کساوا۔ میں نے ابھی تمہیں پانچ لاکھ ڈالر اور دینے ہیں اور یہ رقم بڑھ بھی سکتی ہے“...... دوسری طرف سے باس نے

اسے لالچ دینے والے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب"...... اوسلو کساوا نے چونک کر کہا۔

"تم پاکیشیا میں ہو اور جب تک تم اپنا کام پورا نہیں کر لیتے تب تک تم میری بات مانو گے تو میں یہ رقم دوگنی بھی کر سکتا ہوں"...... باس نے کہا اور اوسلو کساوا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"کیا یہ حکم صرف بلیک ڈونا کو ساتھ رکھنے تک ہی محدود رہے گا"...... اوسلو کساوا نے قدرے نرم پڑتے ہوئے کہا۔

"تم نے عمران کو تو ہلاک نہیں کیا لیکن مجھے پتہ چلا ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار افراد کو ضرور ہلاک کر چکے ہو۔ گو کہ ان کی ہلاکت میں بلیک ڈونا کا بھی اتنا ہی ہاتھ تھا جتنا کہ تمہارا۔ لیکن میں ان چاروں ہلاکتوں کی کامیابی تمہاری کامیابی ہی تصور کروں گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان چار افراد کی ہلاکتوں کے لئے میں تمہیں مزید چار لاکھ ڈالر دوں گا۔ اسی طرح اگر تم عمران سمیت اس کے جتنے ساتھیوں کو ہلاک کرو گے تمہارا معاوضہ بڑھتا رہے گا۔ ہر ایک سیکرٹ سروس کے ممبر کی ہلاکت پر میں تمہیں ایک لاکھ ڈالر الگ سے دوں گا"...... باس نے کہا اور اوسلو کساوا کا چہرہ کھل اٹھا اور اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں عمران کے ساتھ اس کے تمام ساتھیوں کو بھی چن چن کر ہلاک کر دوں گا"...... اوسلو کساوا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران تک تم بلیک ڈونا کی مدد سے پہنچ سکتے ہو۔ اس لئے تمہارا اسے ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ وہ ان کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے"...... دوسری طرف سے باس نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب میں اسے برداشت کر لوں گا۔ لیکن"...... اوسلو کساوا نے کہا۔

"لیکن کیا"...... باس نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری یہ نئی ڈیل بھی منظور ہے"...... اوسلو کساوا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اب فون ڈونا کو دو تاکہ میں اسے بھی سمجھا دوں۔ جب تک تم دونوں ساتھ ساتھ اور ایک ہو کر رہو گے عمران اور اس کے ساتھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے"...... باس نے کہا اور اوسلو کساوا نے 'اوکے' کہہ کر سیل فون کان سے ہٹا لیا۔

"یہ لو باس تم سے بھی بات کرنا چاہتا ہے"...... اوسلو کساوا نے سیل فون بلیک ڈونا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو بلیک ڈونا نے اس سے سیل فون لیا اور اسے کان سے لگاتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی جیسے وہ باس سے اوسلو کساوا کے سامنے کوئی بات نہ کرنا چاہتی ہو۔ اس کے باہر جانے پر اوسلو کساوا نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد بلیک ڈونا واپس آ گئی۔ اس کا چہرہ بری طرح

سے بگڑا ہوا تھا اور وہ کھا جانے والی نظروں سے اوسلو کساوا کو گ
رہی تھی۔

''تو تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتے''...... بلیک ڈونا کے
سے غراہٹ بھرے آواز نکلی۔

''کس نے کہا ہے''...... اوسلو کساوا نے مسکرا کر کہا۔

''ابھی تو تم باس سے کہہ رہے تھے اور تم نے یہ بھی کہا تھا
اگر میں تمہارے ساتھ رہی تو تم مجھے گولی مار دو گے''...... بلیک ڈ
نے اسی انداز میں کہا۔

''کسی اچھے ڈاکٹر کے پاس جا کر اپنے کانوں کا علاج کراؤ
میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے اور نہ ہی میں ایسا کچھ کہنا چا
ہوں''...... اوسلو کساوا نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک ڈونا غرا
رہ گئی۔ وہ چند لمحے اسے تیز نظروں سے گھورتی رہی پھر اس نے
جھٹکا اور سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔

''باس نے بتایا ہے کہ عمران ابھی ہلاک نہیں ہوا''......بلیک ڈو
نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی باس نے یہی بتایا ہے۔ عمران کو پہلے ہی خبر ہو
گئی تھی کہ اس پر میں حملہ کرنے والا ہوں اس لئے وہ ہوٹل وائٹ
سٹار بلٹ پروف جیکٹ پہن کر آیا تھا اور اس نے مجھے دھوکے میں
رکھنے کے لئے خون سے بھری ہوئی تھیلیاں بھی جسم پر باندھ رکھی
تھیں تا کہ میں یہی سمجھوں کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے''...... اوسلو کساوا

نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''عمران ضرورت سے کچھ زیادہ ہی چالاک ہے۔ وہ اس
ایمبولینس میں بھی نہیں گیا تھا جسے ہم نے اس لئے تباہ کیا تھا کہ
اس میں وہی ہو گا''...... بلیک ڈونا نے غصے سے ہونٹ کاٹتے
ہوئے کہا۔

''ہم ایک بار اس کی چالاکی کا شکار ہوئے ہیں۔ بار بار وہ ہمیں
دھوکہ نہیں دے سکتا۔ یہ بتاؤ کہ اب عمران ہمیں ملے گا کہاں۔ میں
کرائم ماسٹر ہوں اور میرا اصول ہے کہ ایک بار میں جس کی ہلاکت
کی ذمہ داری لے لیتا ہوں جب تک اسے ہلاک نہیں کر دیتا میں
پیچھے نہیں ہٹتا۔ عمران کی ہلاکت اب میرے لئے چیلنج بن گئی ہے۔
اسے ہلاک کرنے کے لئے میں اپنا پورا دماغ اور اپنی پوری طاقت
لگا دوں گا''...... اوسلو کساوا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''باس نے بتایا ہے کہ وہ ایک سیاہ فام غنڈے کے میک اپ
میں اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ جنوبی علاقے میں موجود جنگل کی
طرف جا رہا ہے اس جنگل کو ری گان جنگل کہا جاتا ہے''...... بلیک
ڈونا نے کہا۔

''حیرت ہے کیا باس نے عمران پر نظر رکھی ہوئی ہے کہ اسے یہ
بھی معلوم ہو گیا ہے کہ عمران ابھی زندہ ہے اور اب وہ یہ بھی بتا رہا
ہے کہ عمران کہاں جا رہا ہے''...... اوسلو کساوا نے حیران ہوتے
ہوئے کہا۔

”تم باس کے بارے میں نہیں جانتے وہ بہت باخبر آدمی ہے۔
اس کی دو نہیں ہزاروں آنکھیں ہیں۔ دور ہوتے ہوئے بھی
سب کچھ دیکھ لیتا ہے۔ اسی لئے تو اسے معلوم ہو گیا تھا کہ عمران
تمہارا حملہ ناکام ہو گیا تھا اور عمران اس ایمبولینس میں بھی نہیں
اس کے علاوہ باس کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارے ہاتھوں سیکر
سروس کے کتنے ممبز ہلاک ہوئے ہیں“...... بلیک ڈونا نے کہا۔

”ہاں واقعی یہ سب باتیں سن کر تو ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے با
انسان کے روپ میں کوئی جادوگر ہو جو ہماری ہر حرکت پر نظر
سکتا ہو“...... اوسلو کساوا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بہرحال۔ اب ہمیں جلد سے جلد ری گان جنگل کی طرف
ہے۔ اس بار ہم کسی بھی صورت میں عمران کو زندہ بچنے کا کوئی مو
نہیں دیں گے“...... بلیک ڈونا نے کہا۔

”ہاں چلو۔ میرے ہاتھ بھی عمران کی گردن تک پہنچنے کے لئے
بے تاب ہو رہے ہیں۔ اس بار وہ واقعی میرے ہاتھوں سے نہیں
سکے گا“...... اوسلو کساوا نے کہا تو بلیک ڈونا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

جیپ طوفانی انداز میں جنوبی علاقے کی طرف اڑی جا رہی تھی
جہاں ری گان نامی ایک جنگل موجود تھا۔ جنگل زیادہ بڑا تو نہیں تھا
لیکن بہرحال گھنا اور کئی ایکڑوں پر پھیلا ہوا تھا۔ جنگل چونکہ
پہاڑیوں کی دوسری طرف اور غیر آباد علاقے کی طرف تھا۔ جنگل
میں خطرناک جانور بھی نہیں تھے البتہ وہاں چھوٹے موٹے جانور
ضرور موجود تھے اور وہاں زہریلے سانپ کثرت سے موجود تھے۔
اس لئے اس طرف بہت کم ہی لوگ آتے جاتے تھے۔

عمران کچے پکے راستوں سے جیپ گزارتا ہوا جنگل کی طرف جا
رہا تھا ابھی وہ جنگل میں داخل ہونے والے راستے کی طرف مڑا ہی
تھا کہ اچانک اس کی نظر اپنی ریسٹ واچ پر پڑی۔ ریسٹ واچ پر
ایک سرخ رنگ کا بلب سپارک کر رہا تھا۔ سرخ بلب کو سپارک
کرتے دیکھ کر عمران بے اختیار چونک پڑا اور اس نے فوراً بریک لگا

کر جیپ کو روک لیا۔ سرخ بلب کو سپارک کرتے ہوئے دیکھ کر اس
کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

"کیا ہوا۔ آپ نے جیپ کیوں روک دی ہے۔ ابھی جنگل تو
کافی آگے ہے"...... صدیقی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ عمران نے
اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ جیپ روکتے ہی اچھل کر
نیچے اتر آیا تھا اور پھر وہ جیپ کو چاروں طرف سے جھک جھک کر
یوں دیکھنے لگا جیسے وہ جیپ میں ہونے والی کوئی خرابی چیک کرنے
کی کوشش کر رہا ہو۔ یہ دیکھ کر صدیقی اور باقی سب بھی اچھل اچھل
کر جیپوں سے اتر آئے۔

"کیا ڈھونڈ رہے ہیں"...... نعمانی نے عمران کو جیپ کا بغور
جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ لیٹ کر جیپ کے
نیچے گھس گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ جیپ کے نیچے سے نکلا اور اس
کے ہاتھ میں ماچس کی ڈبیہ جتنا ایک آلہ تھا جس پر چار مختلف
رنگوں کے بلب جل بجھ رہے تھے۔ اس آلے کو دیکھ کر صدیقی،
چوہان، خاور اور نعمانی کی آنکھوں میں تشویش کے سائے لہرانے
لگے۔ عمران نے اس آلے کے نیچے لٹکے ہوئے دو بٹن پریس کئے
تو اس آلے پر جلتے بجھتے بلب آف ہو گئے۔

"یہ کیا ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"اسے کراس ٹریکر کہتے ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس

لیتے ہوئے کہا۔

"کراس ٹریکر"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے
یہ نام اس کے لئے نیا ہو۔

"جس طرح جدید ٹریکر ٹیکنالوجی کے ذریعے ایک آلہ لگا کر یہ
معلوم کیا جا سکتا ہے کہ سڑکوں پر موجود گاڑیاں کہاں ہیں اور ان کی
موومنٹ کیا ہے اور اسی ٹریکر سسٹم سے سیل فونز کی لوکیشنز کو بھی
چیک کیا جا سکتا ہے اسی طرح یہ آلہ بھی نہ صرف لوکیشن کا پتا بتا
سکتا ہے بلکہ اس آلے کے ذریعے آوازیں بھی کسی ریڈیو رسیور پر
سنی جا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ مگر یہ آلہ ہماری جیپ کے نیچے کیسے آ گیا"...... چوہان
نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ خود بخود نہیں آیا۔ اسے ہماری جیپ کے نیچے لگایا گیا تھا
اور یہ کام بگ ہاؤس میرا مطلب ہے کہ فلیک کے کلب میں کیا گیا
ہے جب ہم اس کے کلب میں گئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ کسی کو یہ آلہ ہماری جیپ کے نیچے لگانے کی کیا
ضرورت ہو سکتی تھی اور اس کے بارے میں آپ کو اتنی دیر بعد اب
کیسے پتہ چلا ہے"...... خاور نے کہا۔

"جب میں فلیک سے پوچھ گچھ کر رہا تھا تو باہر ہاگل موجود تھا
اس نے شاید ہماری باتیں سن لی تھیں۔ وہ بظاہر بلیک وائپر سے
مرعوب تو ہو گیا تھا لیکن شاید اس کا بھی مکاسٹر یا پھر اس کے کسی

ساتھی سے لنک تھا اس نے ہمارے بارے میں مکاسٹر کو بتا دیا ہ
اور مکاسٹر کے کہنے پر اس نے ہماری جیپ کے نیچے یہ آلہ چپکا
ہو گا کیونکہ جب میں فلیک کے دفتر سے نکلا تھا تو ہاگل باہر مو
نہیں تھا وہ باہر سڑک پر ہی ہمارا انتظار کر رہا تھا جہاں ہماری جی
کھڑی تھی۔ وہ بہت ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے مجھ پر بھی یہ ظا
نہیں ہونے دیا تھا کہ اس نے میری اور فلیک کی تمام باتیں سن
ہیں پھر میں نے بھی اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی کیونکہ ایک
مجھے فلیک کی ہلاکت کی پریشانی تھی اور دوسرا میرے ذہن
مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ پھنسا ہوا تھا اس لئے میں تم سب
لے کر وہاں سے نکل آیا تھا اور اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ اس
چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ جیسے اس نے خاموشی سے ہمار
لئے کوئی ٹریپ لگا دیا ہو اور ہم انجانے میں اس کے جال میں پھن
گئے ہوں۔ رہی بات مجھے اس آلے کے بارے میں اتنی دیر بع
اب کیوں پتہ چلا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے وقت
دیکھنے کے لئے ریسٹ واچ کی طرف دیکھا تو میری ریسٹ واچ
ایک بلب سپارک کر رہا تھا جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں کس
سائنسی آلے سے باقاعدہ نہ صرف ٹریک کیا جا رہا ہے بلکہ جیپ
سمیت اڑانے کے لئے اس آلے کو چارج بھی کیا جا رہا ہے اور
اس کی چارجنگ کسی جدید سیٹلائیٹ سسٹم سے کی جا رہی تھی۔ میں
نے احتیاطاً ٹریکر سسٹم کا پتہ لگانے کے لئے اور ٹارگٹ پر نشانہ

بنانے والے میزائلوں سے بچنے کے لئے بھی اس ریسٹ واچ کا
حفاظتی سسٹم آن کر لیا تھا کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ ہم جیسے ہی ری گان
جنگل میں داخل ہوں گے ہمیں چیک کر لیا جائے گا اور ہو سکتا ہے
کہ جنگل میں داخل ہوتے ہی ہم پر میزائل برسا دیئے جاتے۔ اس
حفاظتی سسٹم کی وجہ سے مجھے میزائل فائر ہونے کا فوراً پتہ چل جاتا
اور ہم فوراً اس جیپ کو چھوڑ سکتے تھے۔ لیکن ہماری جیپ پر میزائل تو
تب فائر کئے جاتے جب ہم صحیح سلامت جنگل میں داخل ہو جاتے
کیونکہ اس ٹریکر سسٹم میں ایک مائیکرو پاور بلاسٹر بھی لگا ہوا ہے جسے
دور سے کسی بھی ریموٹ سے ایک بٹن پریس کر کے تباہ کیا جا سکتا
ہے۔ اگر میں نے حفاظتی سسٹم آن نہ کیا ہوتا تو نہ جانے کب کے
ہم اس جیپ سمیت اڑ گئے ہوتے۔ حفاظتی سسٹم آن ہونے کی وجہ
سے بلاسٹر آن نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن ٹریکر کی وجہ سے نہ صرف ہماری
لوکیشن چیک کی جا رہی تھی بلکہ ہماری باتیں بھی سنی جا رہی تھیں۔
اسی لئے میں نے جیپ روک دی تھی اور اس ٹریکر کو تلاش کرنے
جیپ سے اتر گیا تھا جسے ہاگل نے بڑی ہوشیاری سے جیپ کے
نیچے چپکا دیا تھا''...... عمران رکے بغیر بولتا چلا گیا اور یہ سن کر ان
سب کے چہروں پر سراسیمگی پھیل گئی کہ اگر واقعی عمران نے ریسٹ
واچ میں موجود حفاظتی سسٹم آن نہ کیا ہوتا تو ان کا انجام کیا ہوتا۔

''کیا ہماری باتیں ہاگل سن رہا تھا اور وہ ہمیں ہلاک کرنا چاہتا
تھا''...... نعمانی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ کام ہاگل نے خود نہیں کیا ہے۔ اس سے یہ مکاسٹر ہی کرا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مکاسٹر کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس کی طرف ہی آ رہے ہیں''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''ظاہری سی بات ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تب پھر ہمیں اور زیادہ محتاط انداز میں جنگل کی طرف ج پڑے گا۔ وہ لوگ ہمیں دیکھ کر فوراً ہم پر حملہ بھی کر سکتے ہیں'' چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ اگر وہ اب جنگل میں موجود اس کھنڈر میں ہو۔ تو''...... عمران نے کہا اور وہ سب چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ کیا اب وہ وہاں نہیں ہوں گے''...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہمیں یہاں تک پہنچنے میں چار گھنٹوں سے زیادہ وقت لگا ہے۔ یہ وقت ان لوگوں کے لئے یہاں سے نکلنے کے لئے کافی ہو سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''پھر بھی اتنے کم وقت میں وہ یہاں سے کہاں جا سکتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''مکاسٹر جیسے شر پسند کسی ایک ٹھکانے پر قناعت نہیں کرتے۔ خود کو محفوظ رکھنے کے لئے انہوں نے اور بھی ٹھکانے بنا رکھے ہوں گے۔ ایسے لوگ اس بات کا بھی خاص طور پر دھیان رکھتے ہیں کہ

ریڈ ہونے کی صورت میں وہ موجودہ ٹھکانہ کتنے کم وقت میں خالی کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا یہاں آنا بیکار ہی گیا ہے''...... چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ضروری تو نہیں ہے کہ عمران صاحب کا اندازہ درست ہو۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ابھی وہ جنگل میں ہی ہوں اور ہماری گھات لگا کر بیٹھے ہوئے ہوں''...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا بھی ممکن ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ہمیں جلد سے جلد وہاں پہنچ جانا چاہئے اس سے پہلے کہ وہ واقعی وہاں سے نکل جائیں''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ چلو''...... عمران نے کہا اور اس نے کراس ٹریکر کو پوری قوت سے سڑک کی دوسری طرف ایک کھائی کی طرف اچھال دیا اور اچھل کر جیپ میں سوار ہو گیا۔ دوسرے لمحے جیپ ایک بار پھر کچی اور ناہموار سڑک پر اچھلتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔

''ہوشیار رہنا۔ ان پہاڑیوں میں بھی وہ چھپ کر ہمیں نشانہ بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔ وہ جس سڑک پر جیپ چلا رہا تھا اس کے دائیں بائیں چھوٹی بڑی پہاڑیوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

جیپ ہچکولے کھاتی ہوئی جنگل میں درختوں کے درمیان سے

ہوتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ کہیں نشیب تھا اور کہیں فرا
عمران نہایت محتاط انداز میں ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ شروع شروع میں
درختوں کی کثرت نہیں تھی۔ لیکن وہ جوں جوں آگے بڑھتے
رہے تھے جنگل گھنا ہوتا جا رہا تھا۔

پھر عمران نے درختوں کے ایک جھنڈ میں جیپ لے جا کر روک
دی۔ آگے گھنی جھاڑیوں کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا تھا جہاں سے
جیپ آگے نہیں لے جائی جا سکتی تھی اس لئے عمران نے جیپ
وہیں روک دی تھی۔ پھر وہ چاروں عمران کے کہنے پر جیپ سے
اترے اور انہوں نے اپنا اپنا اسلحہ سنبھالا اور جنگل کی طرف ہو
لئے۔ جنگل کے وسط تک پہنچتے پہنچتے انہیں شام ہو گئی۔ لیکن وہ
رکے بغیر آگے بڑھتے رہے۔ سرِ شام ہی وہاں مختلف جانوروں کی
آوازوں کے ساتھ سانپوں کے پھنکارنے اور جھینگروں کی آوازیں
سنائی دینا شروع ہو گئی تھیں۔

''لگتا ہے۔ اس کھنڈر تک پہنچتے پہنچتے ہمیں رات ہو جائے
گی''...... چوہان نے چلتے چلتے کہا۔

''نہیں۔ ابھی رات ہونے میں کافی وقت ہے۔ ہم دس پندرہ
منٹوں تک ان کھنڈروں تک پہنچ جائیں گے''...... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

''اب تو مجھے بھی آپ کا خیال درست معلوم ہو رہا ہے''۔
صدیقی نے کہا۔

''کون سا خیال''...... عمران نے پوچھا۔

''یہی کہ ان لوگوں نے ہمارے آنے سے پہلے ہی یہ ٹھکانہ
ہوڑ دیا ہے۔ ورنہ جس طرح وہ لوگ ہم پر نظر رکھے ہوئے تھے۔
م پر تو جنگل میں داخل ہوتے ہی حملے ہونا شروع ہو جانے چاہئے
ھے''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''شاید وہ ہمارا کھنڈروں کے نزدیک آنے کا انتظار کر رہے
ں۔ جنگلوں میں ہمارے چھپنے اور ان سے بچنے کی بہت سی جگہیں
سکتی ہیں لیکن جہاں کھنڈر ہیں وہاں اردگرد خاصا کھلا میدان ہے
ں لئے ہم چاہ کر بھی ان کی نظروں سے نہیں بچ سکیں گے''۔
مران نے کہا۔

''اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں رات ہو لینے کا انتظار کر
لینا چاہئے۔ اندھیرے میں ہم ان کی نظروں سے بچ کر کھنڈروں
میں داخل ہو جائیں گے اور وہ جہاں نظر آئیں گے ہم انہیں وہیں
ختم کر دیں گے''...... چوہان نے کہا۔

''نہیں۔ اب جب اوکھلی میں سر دے ہی دیا ہے تو موصلوں
سے کیا ڈرنا۔ اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر وہ بھی ہمارے ہاتھوں سے
نکل سکتے ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''اگر وہ وہاں پر ہوئے تو۔ ابھی تک تو ایسے کوئی آثار دکھائی
نہیں دے رہے ہیں کہ وہ واقعی ان کھنڈروں میں ہی کہیں موجود
ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''ہم وہاں جا ہی رہے ہیں۔ اگر وہ ان کھنڈروں میں ہوئے تو ہمیں ان کھنڈروں سے ان کے بارے میں کوئی نہ کو تو مل ہی جائے گا۔ ظاہر ہے وہ یہاں سے عجلت میں شفٹ ہوں گے اور عجلت میں جاتے ہوئے وہ نہ چاہتے ہوئے بھ کوئی نہ کوئی نشان ضرور چھوڑ گئے ہوں گے جس سے ہمیں ان نئے ٹھکانے کا پتہ چل جائے گا''...... صدیقی نے کہا تو ان نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران انہیں جنگل کے مختلف راستوں سے گزارتا ہوا ایک میدان کی طرف لے آیا۔ اس میدان میں دور دور تک کھنڈر کھنڈر پھیلے ہوئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے صدیوں پہلے وہاں کو شہر آباد رہا ہو جس کے آثار صدیاں گزر جانے کے باوجود وہا باقی رہ گئے ہوں۔ جگہ جگہ گارے اور اینٹوں کی ٹوٹی پھوٹی دیوار دکھائی دے رہی تھیں۔ کہیں چھوٹے بڑے ستون بنے ہوئے تھ اور کھنڈروں کے کچھ حصے تو ایسے تھے جنہیں دیکھ کر لگتا تھا کہ اصطبل کے طور پر بنائے گئے ہوں اور اب ٹوٹ پھوٹ کر ان کہ بس نشان ہی باقی رہ گئے ہوں۔

کھنڈروں کے نزدیک پہنچ کر عمران نے ان سب کو جنگل م ہی روک لیا تھا پھر اس نے صدیقی سے اس کی دور بین کی اور غو سے کھنڈروں کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔ لیکن ان کھنڈروں میں واقعی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ایک چھوٹے قلعے کے ٹوٹے ہوئے

برج اسے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اس قلعے کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتا رہا۔ کیونکہ اگر مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ یہاں ہوتا تو ان کا ٹھکانہ وہ پرانا قلعہ ہی ہو سکتا تھا۔

ابھی وہ کھنڈروں کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک ماحول تیز اور انتہائی زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا اور انہوں نے قلعے نما کھنڈر میں زبردست دھماکے ہوتے ہوئے دیکھے جیسے وہاں بے شمار بم پھٹ پڑے ہوں۔

دھماکے اس قدر شدید تھے کہ زمین بری طرح سے ہلنے لگی تھی اور ارد گرد موجود دوسرے کھنڈر بھی ٹوٹ پھوٹ کر بکھرتے چلے گئے۔ دھماکے ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھی فوراً زمین پر لیٹ گئے تھے۔ زبردست دھماکوں نے چند ہی لمحوں میں جیسے ان کھنڈروں کا صفایا کر کے رکھ دیا تھا۔ اب ہر طرف دھول اور دھویں کے بادل ہی اٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان کھنڈروں کی طرف دیکھ رہے تھے جو اب ملبے کا ڈھیر بن چکے تھے۔

''یہ کیا ہوا۔ یہ دھماکے''...... چوہان کے منہ سے انتہائی حیرت بھرے آواز نکلی۔

''لگتا ہے ان لوگوں نے جانے سے پہلے ان کھنڈروں میں ڈائنا مائٹس لگا دیئے تھے تاکہ ان کے جانے کے بعد ہم یہاں ان کے خلاف کوئی ثبوت نہ ڈھونڈ سکیں''...... صدیقی نے ہونٹ بھینچتے

ہوئے کہا۔

''یا پھر شاید وہ ان کھنڈروں کے ساتھ ہمیں بھی ختم کرنا چاہتے ہوں۔ یہ تو ہمارے خوش قسمتی ہے کہ ہم فوراً کھنڈروں کی طرف نہیں گئے تھے اور یہیں رک گئے تھے اگر ہم ان کھنڈروں کی طرف چلے گئے ہوتے تو ہمارا کیا انجام ہوتا''...... نعمانی نے کہا۔

''وہ لوگ بہت چالاک ہیں۔ انہوں نے ہمیں مارنے کے ساتھ ساتھ یہاں اپنے خلاف تمام ثبوت بھی مٹانے کی کوشش کی ہے۔ انہیں کراس ٹریکر سے معلوم ہو گیا تھا کہ ہم کہاں ہیں اور ہم اگر جیپ میں یا پیدل چلنا شروع کریں تو کب تک ان کھنڈروں تک پہنچ سکتے ہیں۔ اسی مناسبت سے انہوں نے کھنڈروں میں ڈائنامائٹس اور ٹائم بم لگا دیئے تھے تاکہ ہم جیسے ہی یہاں آئیں۔ ان کھنڈروں میں ہی ہمارے مقبرے بن جائیں''...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ یہاں سے کس راستے سے گئے ہوں گے۔ جن راستوں سے ہم یہاں آئے ہیں۔ اس طرف تو ہمیں کسی دوسری گاڑی کے ٹائروں کا کوئی بھی نشان نظر نہیں آیا تھا''...... صدیقی نے کہا۔

''ہم جنوبی حصے سے اس طرف آئے ہیں۔ جبکہ ان کھنڈروں تک آنے کے اور بھی کئی راستے ہیں جو شمال اور مشرق کی طرف سے بھی آتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''انہوں نے یہاں اور کوئی ثبوت تو نہیں چھوڑا ہے لیکن ان راستوں کی طرف جا کر ہم یہ تو چیک کر ہی سکتے ہیں کہ وہ یہاں سے کس طرف گئے ہیں''...... چوہان نے کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ اٹھا اور اس نے ان کھنڈروں کی طرف بڑھنا شروع کر دیا جہاں اب بھی آگ، دھواں اور دھول تھی۔ عمران کو اس طرف جاتے ہوئے دیکھ کر وہ بھی اٹھ کر اس کے ساتھ ہو لئے۔

دھماکوں سے قلعہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا اس کے برج اور اس کی اونچی دیواریں جو کچھ دیر پہلے انہیں دکھائی دے رہی تھیں اب وہاں کچھ بھی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ قلعے کے تمام حصے مکمل طور پر منہدم ہو چکے تھے۔

''یہاں تو کچھ بھی باقی نہیں ہے، سارا قلعہ ہی تباہ ہو کر رہ گیا ہے''...... چوہان نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔ عمران قلعے اور دوسرے کھنڈرات کے ارد گرد کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ مشرقی حصے کی طرف انہیں کچھ گاڑیوں اور انسانی قدموں کے نشان ضرور دکھائی دیئے تھے جس سے وہ اندازہ لگا سکتے تھے کہ مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ اسی راستے سے ان کھنڈرات کی طرف آتے جاتا تھا۔ لیکن ان نشانوں کے سوا انہیں وہاں کچھ بھی نہیں ملا تھا۔

کھنڈروں کے ملبے میں انہیں گھومتے ہوئے رات ہو گئی تھی۔ اندھیرا چونکہ زیادہ تھا اس لئے انہوں نے اپنے سیل فون کی ٹارچیں

روشن کر لی تھیں۔

"یہاں تو اب کچھ بھی باقی نہیں بچا عمران صاحب۔ کیا واپس چلیں"...... صدیقی نے عمران کو گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا دیکھ کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں چلو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ہمیں واپس اسی جنگل کے راستے سے ہی جانا ہو گا کیونکہ ہماری جیپ جنگل میں ہے"...... خاور نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ واپس جانے کے لئے مڑے ہی تھے کہ اچانک عمران ٹھٹھک گیا۔ وہ جھکا اور زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنی پوری توجہ زمین کی طرف مبذول کر لی۔

"کیا ہوا"...... صدیقی نے پوچھا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے اسے خاموش رہنے کے لئے کہا اور صدیقی خاموش ہو گیا۔ عمران چند لمحے اسی طرح دونوں ہاتھ زمین پر رکھے بیٹھا رہا پھر وہ جھکا اور اس نے زمین سے اپنے کان لگا دیئے۔ اس کے ساتھی حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ عمران یہ سب کچھ کیوں کر رہا ہے۔ دوسرے لمحے عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"وہ لوگ یہیں ہیں۔ وہ کہیں نہیں گئے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"وہ لوگ یہیں ہیں۔ کیا مطلب۔ کہاں ہیں وہ"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اس سے پہلے کہ عمران انہیں کوئی جواب دیتا اچانک انہیں جنگل کی طرف سے ایک شعلہ سا اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔

اندھیرے میں انہیں شعلہ چمکتا صاف دکھائی دے گیا تھا جو بجلی کی سی تیزی سے انہیں اسی طرف آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"دائیں بائیں چھلانگیں لگا کر زمین سے چپک جاؤ۔ ہری اپ"...... عمران نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس نے خود بھی تیزی سے چھلانگ لگائی اور زمین پر گرتے ہی نہایت تیزی سے کھنڈر کے ایک ٹوٹے ہوئے حصے کی طرف کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اسی کے انداز میں دائیں بائیں چھلانگیں لگا دیں۔ اسی لمحے ایک میزائل ٹھیک اس جگہ آ کر گرا جہاں ایک لمحہ قبل عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ دوسرے لمحے ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور انہوں نے میزائل سے بچنے کے لئے جیسے ہی چھلانگیں لگائیں میزائل کے دھماکے کی شدت سے ان کے جسم اور زیادہ ہوا میں اچھل گئے اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہٹ ہو گئے ہوں۔

چھ کاریں نہایت تیز رفتاری سے ری گان جنگل کی طرف جا رہی تھیں۔ ان میں اگلی کار میں بلیک ڈونا اور اوسلو کساوا م تھے جبکہ پچھلی کاروں میں چار چار مسلح افراد موجود تھے۔

بلیک ڈونا نے نئی رہائش گاہ سے فون کیا تھا تو تھوڑی ہی میں وہاں پانچ گاڑیاں آ پہنچی تھیں جو بدمعاش ٹائپ مسلح افراد بھری ہوئی تھیں۔

ان سب کو وہاں دیکھ کر اوسلو کساوا پریشان ہو گیا تھا۔ اس۔ کئی بار بلیک ڈونا سے ان کے بارے میں پوچھا تھا لیکن بلیک ڈ نے اسے اس کی کسی بات کا جواب نہیں دیا تھا اور اوسلو کساوا اسلحے سمیت کار میں بیٹھنے کے لئے کہا تھا اور پھر جب اوسلو کسا اس کے ساتھ کار میں بیٹھ گیا تو بلیک ڈونا ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھ گئی اور پھر وہ کار کوٹھی سے نکالتی لے گئی۔ اس کے پیچھے ما

افراد نے بھی اپنی گاڑیاں دوڑانا شروع کر دی تھیں۔

بلیک ڈونا نے آنے والے افراد میں سے ایک لمبے تڑنگے بدمعاش سے بات کی تھی۔ شاید اس نے اسے بتایا تھا کہ انہیں کہاں جانا ہے۔ چنانچہ وہ سب بلیک ڈونا کی کار کے پیچھے ہی آ رہے تھے۔ وہ آدھے سے زیادہ راستہ طے کر چکے تھے۔

بلیک ڈونا نے روانگی سے پہلے کوٹھی میں موجود اپنے ساتھیوں سے کہہ کر کار کی ڈگی میں اسلحے سے بھرے دو تھیلے رکھوا دیئے تھے جن میں مختلف اقسام کی گنیں، میزائل لانچر اور ہینڈ گرنیڈ اور اسی طرح کے کئی طاقتور بم موجود تھے۔

''آخر تم بتا کیوں نہیں رہی کہ یہ لوگ کون ہیں اور یہ ہمارے ساتھ کیوں جا رہے ہیں''...... کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اوسلو کساوا نے الجھے ہوئے لہجے میں بلیک ڈونا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یہ ہمارے ساتھی ہیں اور میں انہیں مدد کے لئے اپنے ساتھ لائی ہوں''...... بلیک ڈونا نے سامنے سکرین پر نظریں رکھتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''کیسی مدد''...... اوسلو کساوا نے چونک کر پوچھا۔

''عمران وہاں اکیلا نہیں ہے اس کے ساتھ اس کے ساتھی بھی ہیں اور وہ سب مسلح ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں ساتھیوں کی ضرورت پڑ سکتی تھی اسی لئے میں نے انہیں بلا لیا تھا''...... بلیک ڈونا نے سنجیدگی سے کہا۔

”لیکن تم انہیں کیسے جانتی ہو اور یہ تمہاری ایک فون کال پر کیسے آ گئے تھے“...... اوسلو کساوا نے پوچھا۔

”میں نے یہاں آ کر سب سے پہلے ایک گروپ کو ہائر کیا تھا تاکہ جب بھی مجھے ضرورت ہو وہ میری مدد کے لئے پہنچ جائیں“...... بلیک ڈونا نے کہا۔

”لیکن کس لئے۔ فوسٹر نے عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اگر مجھے ہائر کیا تھا اور تمہیں یہاں میری نگرانی اور حفاظت کے لئے بھیجا تھا تو پھر تمہیں گروپ ہائر کرنے کی کیا ضرورت تھی“...... اوسلو کساوا نے کہا۔

”عمران یہاں اکیلا نہیں ہے۔ اس پر جب بھی حملہ کیا جاتا اس کے ساتھی لازماً حرکت میں آ جاتے جو تمہیں نقصان پہنچا سکتے تھے اس لئے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیار رہنا چاہتی تھی تاکہ اگر سیکرٹ سروس کے ممبران حرکت میں آئیں تو میں انہیں کسی بھی حالت میں تم تک نہ پہنچنے دوں“...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو کساوا نے کچھ سمجھتے ہوئے اور کچھ نہ سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ البتہ اس کے چہرے پر اب بھی الجھن نظر آ رہی تھی جیسے وہ بلیک ڈونا کے جواب سے پوری طرح سے مطمئن نہ ہوا ہو۔

”کیا یہ مقامی گروپ ہے“...... اوسلو کساوا نے چند لمحے توقف کے بعد اس سے پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن اس گروپ کا سربراہ ایک غیر ملکی پراسٹر ہے“۔

بلیک ڈونا نے جواب دیا۔

”کیا پراسٹر خود بھی ان کے ساتھ ہے“...... اوسلو کساوا نے پوچھا۔

”نہیں۔ اس کا ایک خاص گرگا ہمارے ساتھ ہے۔ اس کے حکم پر یہ سب ہمارے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں“...... بلیک ڈونا نے جواب دیا۔

”اور یہ وہی گرگا ہے جس سے تم بات کر رہی تھی“...... اوسلو کساوا نے کہا۔

”ہاں۔ اس کا نام نوشو ہے۔ نوشو دادا“...... بلیک ڈونا نے کہا۔

”اب ری گان جنگل یہاں سے کتنی دور ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہم وہاں کب تک پہنچ جائیں گے“...... اوسلو کساوا نے شام کے سائے پھیلتے دیکھ کر کہا۔

”کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو“...... بلیک ڈونا نے پوچھا۔

”شام ہو رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جنگل تک پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے۔ اندھیرے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا جنگل میں چھپنا اور غائب ہونا آسان ہو سکتا ہے“...... اوسلو کساوا نے کہا۔

”گھبراؤ نہیں۔ میں پوری تیاری کر کے آئی ہوں۔ اگر وہاں رات بھی ہو گئی تو وہ ہماری نظروں سے نہیں چھپ سکیں گے“۔ بلیک ڈونا نے کہا۔

”وہ کیسے“...... اوسلو کساوا نے کہا۔

"میرے پاس گرین لینزز ہیں۔ ہم ان گرین لینزز کو لگا کر ٹیلی نائٹ سکوپس کی طرح اندھیرے میں بھی دیکھ سکتے ہیں"...... بلیک ڈونا نے کہا تو اوسلو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیا نوشو دادا اور اس کے ساتھی بھی گرین لینز لگائیں گے"...... اوسلو کساوا نے پوچھا۔

"ہاں۔ ورنہ وہ سب جنگل میں بھٹکتے رہ جائیں گے۔ میں نے ان سب کے لئے نوشو دادا کو لینز فراہم کر دیئے ہیں"...... بلیک ڈونا نے کہا۔

"تو پھر وہ لینز مجھے بھی دے دو تاکہ میں بھی تیار رہوں"۔ اوسلو کساوا نے کہا تو بلیک ڈونا نے اثبات میں سر ہلا کر کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال کر اسے دے دی۔ اوسلو نے ڈبیہ کھولی تو اس میں دو لینز موجود تھے جو ایک حفاظتی لوشن میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اوسلو کساوا نے احتیاط سے ڈبیہ سے ایک لینز نکالا اور اسے چھوٹی انگلی کی نوک پر رکھ کر اپنی دائیں آنکھ میں ایڈجسٹ کر لیا اسی طرح اس نے دوسرا لینز بھی نکال کر دوسری آنکھ میں لگا لیا۔ اس نے دو تین بار آنکھیں جھپکیں تو اسے ماحول میں قدرے دھندلاہٹ سی دکھائی دی۔

"یہ کیا ان لینزز سے تو میری آنکھیں دھندلا گئی ہیں"...... اوسلو کساوا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تو تم سے کس نے کہا تھا کہ انہیں تم ابھی اپنی آنکھوں پر لگا

لو"...... بلیک ڈونا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ ابھی نہیں لگانے تھے تو کب لگانے تھے"۔ اوسلو کساوا نے پوچھا۔

"یہ لینز رات کے اندھیرے میں دیکھنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ دن کی روشنی میں یہ قدرے دھندلا جاتے ہیں لیکن اندھیرے میں ان میں ہلکی ہلکی چمک آ جاتی ہے جس کی وجہ سے اندھیرے میں بھی دن کی روشنی کی طرح سے صاف دیکھا جا سکتا ہے۔ جیسے جیسے روشنی کم ہوتی جائے گی تمہاری آنکھوں کے سامنے سے دھندلاہٹ کم ہوتی جائے گی"...... بلیک ڈونا نے کہا۔

"تو کیا آگ اور دوسری روشنیوں میں بھی یہ لینز دھندلا جاتے ہیں"...... اوسلو کساوا نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ صرف دن کی روشنی میں تیز سن لائٹ کی وجہ سے دھندلاتے ہیں۔ عام بلبوں، آگ، ٹارچوں یہاں تک کہ سرچ لائٹوں کی موجودگی میں بھی ان میں دھندلاہٹ نہیں آتی"۔ بلیک ڈونا نے جواب دیا۔

"اندھیرا ہونے ہی والا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں انہیں اب لگا ہی رہنے دوں"...... اوسلو کساوا نے کہا تو بلیک ڈونا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اندھیرا ہونے سے کچھ دیر قبل ہی وہ ری گان جنگل میں پہنچ گئے۔ جنگل شروع ہوتے ہی بلیک ڈونا نے کار روک دی تھی۔ اس

کی کار کے رکتے ہی اس کے پیچھے آنے والی دوسری کاریں بھی رک گئیں۔

''جنگل میں آگے جانے کا راستہ نظر آ رہا ہے پھر تم نے کار یہاں کیوں روک دی ہے''...... اوسلو کساوا نے اسے جنگل سے باہر کار روکتے دیکھ کر حیرانی سے پوچھا۔

''نانسنس۔ اگر ہم گاڑیوں میں آگے گئے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہماری آمد کا علم ہو جائے گا۔ یہاں خاموشی ہے اس لئے ہماری گاڑیوں کے انجنوں کی آوازیں ان تک آسانی سے پہنچ جائیں گی۔ مت بھولو کہ وہ سب بھی مسلح ہیں''...... بلیک ڈونا نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اتنی چھوٹی سی بات بھی اوسلو کساوا کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔

''تمہارے ساتھ رہ رہ کر واقعی میں خود کو چغد سا محسوس کرنے لگا ہوں اس لئے تمہارے نانسنس کہنے پر میں برا نہیں منا رہا ورنہ مجھ سے اس انداز میں بات کرنے والا دوسرا سانس نہیں لے سکتا''...... اوسلو کساوا نے کہا اور بلیک ڈونا اسے گھور کر رہ گئی اس نے کار کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی۔ اوسلو کساوا بھی اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ پچھلی کاروں سے بھی نوشو دادا اور اس کے ساتھی باہر آ گئے تھے۔

کار سے باہر نکلتے ہی بلیک ڈونا تیزی سے نوشو دادا کی طرف بڑھ گئی جبکہ اوسلو کساوا اردگرد کے ماحول کے ساتھ ساتھ جنگل کی

طرف دیکھنے لگا۔ وہاں اندھیرا ہو گیا تھا لیکن چونکہ اوسلو کساوا نے گرین لینز لگا رکھے تھے اس لئے اب اس کی آنکھوں کے سامنے سے واقعی دھندلاہٹ ختم ہو گئی تھی اور اسے صاف نظر آنا شروع ہو گیا تھا۔ اس نے زمین کی طرف دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا۔ زمین پر ایک جیپ کے مخصوص ٹائروں کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اوسلو کساوا جھک کر غور سے ان نشانوں کو دیکھنے لگا جو جنگل کی طرف ہی جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا دیکھ رہے ہو''...... بلیک ڈونا نے اس کی طرف واپس آتے ہوئے پوچھا۔

''یہ دیکھو۔ یہاں ایک جیپ کے ٹائروں کے نشان ہیں جو جنگل کی طرف جا رہے ہیں''...... اوسلو کساوا نے کہا۔

''ہاں۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک جیپ میں ہی اس طرف آئے ہیں''...... بلیک ڈونا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ وہ جیپ میں آئے ہیں''۔ اوسلو کساوا نے حیرت سے پوچھا۔

''باس نے بتایا تھا''...... بلیک ڈونا نے سادہ سے لہجے میں کہا اور اوسلو کساوا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نوشو دادا اور اس کے ساتھیوں نے کاروں کی ڈگیاں کھول کر اسلحہ نکال لیا تھا اور وہ تیار کھڑے تھے۔ بلیک ڈونا نے بھی اپنی کار کی ڈگی کھولی اور اس میں سے اسلحے سے بھرے ہوئے دو بیگ نکال لئے۔ اس نے ایک

بیگ اوسلو کساوا کو دے دیا۔ اوسلو کساوا نے بیگ کھولا اور اس میں اپنے مطلب کا اسلحہ دیکھ کر اس نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔
اس نے بیگ میں سے چند راڈز بم نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لئے جو ہینڈ گرنیڈ جیسے ہی تھے لیکن ان کی طاقت عام ہینڈ گرنیڈ سے زیادہ تھی۔ عام ہینڈ گرنیڈز سے سیفٹی پن کھینچ کر بم پھینکے جاتے تھے جبکہ راڈز بموں پر بٹن لگے ہوتے تھے جنہیں آن کر کے جیسے ہی پھینکا جاتا تھا وہ زور دار دھماکے سے پھٹ پڑتے تھے اور اردگرد موجود افراد کے پرخچے اڑا دیتے تھے۔ اوسلو کساوا نے ایک مشین گن نکال کر ہاتھوں میں لے لی اور پھر اس نے تھیلا اپنے کاندھوں پر لٹکا لیا۔

بلیک ڈونا نے بھی چند راڈز بم اپنی پیٹی میں مخصوص انداز میں اڑس لئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن کی جگہ ایک بڑے منہ والی گن تھی جس کا پچھلا حصہ خاصا پھولا ہوا تھا اور اس کی نال بھی خاصی چوڑی اور لمبی دکھائی دے رہی تھی۔ گن پر ایک ٹیلی نائٹ سکوپ بھی لگی ہوئی تھی۔ جیسے اس سے دور مار رائفل کی طرح دور سے بھی نشانہ باندھا جا سکتا ہو۔

"کیا یہ میزائل گن ہے"...... اوسلو کساوا نے گن کی طرف دیکھتے ہوئے بلیک ڈونا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ تم اسے منی میزائل گن بھی کہہ سکتے ہو۔ اس گن میں چار منی میزائل ہوتے ہیں جو عام میزائلوں کے مقابلے میں دس گنا

زیادہ تباہی پھیلا سکتے ہیں"...... بلیک ڈونا نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے پاس یہی ایک گن ہے"...... اوسلو کساوا نے پوچھا۔

"ہاں کیوں"...... بلیک ڈونا نے کہا۔

"مجھے یہ منی میزائل گن پسند آئی ہے اگر ایسی ہی گن میرے پاس بھی ہوتی تو"...... اوسلو کساوا نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

"تو تم دور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نشانہ بنا سکتے تھے۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا"...... بلیک ڈونا نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا تو اوسلو کساوا نے بھی مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک ڈونا نے میزائل گن اس کی طرف بڑھا دی۔

"لو۔ اسے تم رکھ لو"...... اس نے کہا اور اوسلو کساوا کے چہرے پر مسرت بھرے تاثرات ابھر آئے اس نے مشین گن فوراً اپنے دائیں کاندھے سے لٹکائی اور بلیک ڈونا سے منی میزائل گن لے کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ گن کے پچھلے حصے میں ریوالور جیسا ایک چیمبر لگا ہوا تھا جس میں چار منی میزائل لوڈڈ دکھائی دے رہے تھے۔ گن کے نچلے حصے میں ٹریگر جیسا ہی ایک بٹن لگا ہوا تھا جس کے دبانے سے میزائل نال سے نکل کر اپنے نشانے کی طرف جا سکتا تھا۔

"اب چلو"...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو کساوا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ سب جنگل کی طرف ہو لئے۔ جنگل میں اب خاصا اندھیرا ہو رہا تھا لیکن ان سب نے چونکہ گرین لینز لگا رکھے تھے اس لئے انہیں اندھیرے میں بھی راستہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ جیپ کے ٹائروں کے نشان جنگل میں کافی اندر تک چلے گئے تھے اور پھر انہیں کچھ دور ایک جیپ دکھائی دے گئی۔

"جیپ یہاں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کھنڈروں کی طرف پیدل ہی گئے ہیں"...... بلیک ڈونا نے جیپ دیکھ کر کہا۔

"کھنڈر"...... اوسلو کساوا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ جنگل کے وسط میں ایک کھلا میدانی علاقہ ہے جہاں پرانے کھنڈر موجود ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں ہوں گے اس لئے ہمیں جلد سے جلد وہاں پہنچنا ہوگا تاکہ ان کا وہاں آسانی سے شکار کھیلا جا سکے۔ کھلے میدان میں جنگل کی بہ نسبت ان کا شکار ہمارے لئے زیادہ آسان ثابت ہوگا"...... بلیک ڈونا نے کہا۔

"لیکن وہ ان کھنڈروں کی طرف کیا کرنے کے لئے گئے ہیں۔ کیا ہے ان کھنڈروں میں"...... اوسلو کساوا نے پوچھا۔

"مجھے کیا معلوم کہ ان کھنڈروں میں کیا ہے۔ میں اس طرف پہلی بار تمہارے ساتھ ہی جا رہی ہوں"...... بلیک ڈونا نے منہ بنا کر کہا جیسے اسے اوسلو کساوا کی ہر بات پوچھنا پسند نہ آ رہا ہو۔ اس

کا لہجہ سن کر اوسلو کساوا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے اس نے صاف محسوس کیا تھا کہ بلیک ڈونا اس سے کچھ چھپا رہی ہے اور وہ ان جنگلوں اور کھنڈروں میں پہلی بار نہیں جا رہی بلکہ اس سے پہلے بھی وہ یہاں آ چکی ہے۔ اوسلو نے اس سے کچھ پوچھنا چاہا لیکن بلیک ڈونا کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا۔

بلیک ڈونا آگے بڑھ گئی تو اوسلو، نوشو دادا اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ بلیک ڈونا واقعی اس انداز میں آگے بڑھ رہی تھی جیسے وہ جنگل کے ان تمام راستوں سے بخوبی آگاہ ہو اور وہ جانتی ہو کہ کھنڈرات کس طرف موجود ہیں۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ جنگل اچانک انتہائی زوردار دھماکوں سے گونج اٹھا۔ دھماکوں کی تیز آواز نے جنگل کی زندگی بیدار کر دی تھی نہ صرف چھوٹے موٹے جانوروں نے چیختے ہوئے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا تھا بلکہ درختوں پر موجود پرندے بھی شور مچاتے ہوئے وہاں سے اڑ گئے تھے۔ انہیں دور شعلے سے بلند ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ سب وہیں رک گئے تھے نوشو دادا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر تشویش لہرانے لگی تھی جبکہ ان دھماکوں کی وجہ سے بلیک ڈونا اور اوسلو کساوا کے چہروں پر بھی حیرانی اور بے چینی ابھر آئی تھی۔

"یہ دھماکے"...... اوسلو کساوا نے کہنا چاہا لیکن بلیک ڈونا نے

ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔

"تم سب یہیں رکو میں ابھی آتی ہوں"...... اس نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے ایک طرف دوڑتی چلی گئی۔ بلیک ڈونا کو اس طرح وہاں سے جاتے دیکھ کر اوسلو کساوا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ بلیک ڈونا اس کے لئے واقعی بے حد پراسرار بنی ہوئی تھی۔ اگر فوسٹر نے اسے ساتھ رکھنے کے لئے نہ کہا ہوتا تو اوسلو کساوا نہ جانے کب کا اسے چھوڑ کر نکل گیا ہوتا۔ وہ انڈی پینڈنٹ تھا اور انڈی پینڈنٹ ہی رہنا چاہتا تھا لیکن مزید رقم ملنے کا سن کر وہ فوسٹر کی ہر بات ماننے پر آمادہ ہو گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں بلیک ڈونا واپس آ گئی۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

"چلو"...... بلیک ڈونا نے کہا۔

"تم کہاں گئی تھیں"...... اوسلو کساوا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کہیں نہیں"...... بلیک ڈرنا نے اسے ٹالتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"دیکھو ڈونا۔ تم میرے سامنے ضرورت سے زیادہ چالاک بننے کی کوشش کر رہی ہو۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ تم یہ سب کیا کرتی پھر رہی ہو۔ تم کہاں گئی تھی اور جنگل کی دوسری طرف ہونے والے دھماکے کیسے تھے۔ کون کر رہا ہے وہاں دھماکے اور کیوں"...... اوسلو

کساوا نے اسے خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"وقت آنے پر تمہیں سب کچھ بتا دیا جائے گا۔ فی الحال تم وہی کرو جو میں تم سے کہہ رہی ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی کھنڈروں کے پاس موجود ہیں ہمیں ہر حال میں وہاں جا کر انہیں ہلاک کرنا ہے"...... بلیک ڈونا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اگر تم میرے ساتھ ایسا رویہ رکھو گی تو میں تمہاری کوئی بھی بات نہیں مانوں گا اور نہ ہی تمہارے ساتھ کہیں جاؤں گا"...... اوسلو کساوا نے اسے دھمکی دینے والے لہجے میں کہا۔

"تمہاری مرضی۔ تم چلو میرے ساتھ"...... بلیک ڈونا نے لاپرواہی سے پہلے اوسلو کساوا سے اور پھر نوشو دادا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔ نوشو دادا اور اس کے ساتھی اس کا حکم سنتے ہی اس کے پیچھے بڑھ گئے۔ بلیک ڈونا کا روکھا انداز دیکھ کر اوسلو کساوا غصے سے بری طرح سے کھول اٹھا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بلیک ڈونا کو وہیں چھلنی کر کے رکھ دے۔ بلیک ڈونا تیزی سے آگے بڑھ گئی تھی جیسے اسے واقعی اوسلو کساوا کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ یہ دیکھ کر اوسلو تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"تم یہ سب کیوں کر رہی ہو۔ تمہارا پراسرار انداز میری سمجھ سے بالا تر ہے۔ قطعی بالا تر"...... اوسلو نے بلیک ڈونا کے قریب جا کر تیز لہجے میں کہا۔

"تم ان سب باتوں کو نہ ہی سمجھو تو تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔

تم بس اپنا کام کرو جس کے لئے تمہیں یہاں بھیجا گیا ہے"۔ بلیک ڈونا نے اسی طرح خشک لہجے میں جواب دیا۔

"اسی کام کے لئے تم بھی تو میرے ساتھ نتھی کر دی گئی ہو۔ پھر مجھ سے یہ سب چھپانے کا کیا تک ہے"...... اوسلو نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تم سے کچھ نہیں چھپا رہی"...... بلیک ڈونا نے کہا۔

"تو پھر تمہارا یہ پراسرار رویہ"...... اوسلو نے کہا۔

"میں نے تم سے کہا ہے کہ وقت آنے پر تمہیں سب معلوم ہو جائے گا اس لئے اب خاموش ہو جاؤ۔ ہم کھنڈروں سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جنگل کے آس پاس بھی ہو سکتے ہیں"...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے جنگل کے کنارے پر آ گئے۔ دوسری طرف چونکہ کھنڈروں میں ابھی تک آگ بھڑکی ہوئی تھی اس لئے انہیں دور سے ہی وہاں چند سائے حرکت کرتے ہوئے دکھائی دے گئے۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"...... بلیک ڈونا نے کہا وہ سب درختوں کی آڑ میں رک گئے تھے۔ سائے کھنڈروں کے ارد گرد گھومتے پھر رہے تھے۔

"یہ تو صرف پانچ افراد ہیں"...... اوسلو نے ان سایوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ان سایوں کے ہاتھوں میں ٹارچیں بھی

دکھائی دے رہی تھیں جن کی روشنی میں وہ ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"تم ان پر میزائل فائر کرو جلدی"...... بلیک ڈونا نے کہا تو اوسلو کساوا نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے فوراً میزائل گن اپنے کاندھوں پر رکھتے ہوئے اس کی ٹیلی سکوپ سے آنکھ لگا دی اور ٹیلی سکوپ ایڈجسٹ کرنے لگا۔

نائٹ ٹیلی سکوپ سے اسے وہ پانچوں صاف دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔ وہ شکل وصورت سے بدمعاش ٹائپ دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں ایک شخص سیاہ فام تھا اور وہ بے حد خوفناک دکھائی دے رہا تھا ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے اور ان کے کاندھوں پر بھی اسلحے سے بھرے تھیلے دکھائی دے رہے تھے۔ سیاہ فام بدمعاش ٹائپ کا نوجوان دونوں ہاتھ زمین پر رکھے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ کیا کر رہا ہے"...... اوسلو نے کہا۔

"کیا ہوا"...... بلیک ڈونا نے بے چینی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں"...... اوسلو نے کہا۔ اسی لمحے اس نے سیاہ فام نوجوان کو زمین سے کان لگاتے اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس شخص کے چہرے پر انتہائی جوش اور حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیا کر رہے ہو اوسلو۔ میزائل فائر کرو ان پر"...... بلیک ڈونا نے تیز لہجے میں کہا اور اوسلو کساوا نے فوراً ٹریگر دبا دیا اسی لمحے

اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور میزائل گن سے ایک فٹ لمبا میزا
نکلا اور شعلے اڑاتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے کھنڈروں کے پاس مو
ان پانچ افراد کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے اوسلو نے ا
پانچوں افراد کو ادھر ادھر چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھا لیکن میزا
ٹھیک اس جگہ پر گرا جہاں ایک لمحہ قبل وہ پانچوں موجود تھے دوسر
لمحے ماحول تیز اور زور دار دھماکے سے گونج اٹھا اور ان پانچوں ۔
میزائل سے بچنے کے لئے چھلانگیں لگائی تھیں وہ بھی ان کے کام
آئی تھیں وہ دھماکہ ہوتے ہی ہوا میں اچھلتے ہوئے دکھائی دیئے
تھے۔ یہ دیکھ کر اوسلو کساوا کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔
اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبایا۔ گن سے ایک اور میزائل نکلا اور
ٹھیک اس جگہ جا کر پھٹا جہاں اس نے ان افراد کو گرتے ہوئے
دیکھا تھا۔ اس کے بعد وہ یکے بعد دیگرے میزائل فائر کرتا رہا۔
چار میزائلوں کے خوفناک دھماکوں سے سارا علاقہ لرز رہا تھا اور
کھنڈروں کے پاس اور زیادہ آگ بھڑک اٹھی تھی۔

میزائل گن سے چونکہ چاروں میزائل فائر ہو چکے تھے اس لئے
اوسلو نے گن کاندھے سے اتار کر ہاتھ میں لے لی تھی۔

”میں نے ان پانچوں کو ختم کر دیا ہے اب وہاں ان کی لاشو
کے ٹکڑوں کے سوا کچھ نہیں ہے“...... اوسلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ آؤ۔ دیکھتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی زندہ بچ گیا
ہے تو اس کا بھی ہلاک ہونا ضروری ہے“...... بلیک ڈونا نے کہا اور

وہ مشین گن لئے تیزی سے کھنڈروں کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ اس
کے ساتھ نوشو دادا اور اس کے ساتھی بھی بھاگ پڑے تھے۔ میزائل
گن خالی ہو چکی تھی اس لئے اوسلو نے اسے وہاں پھینکا اور
کاندھے سے مشین گن اتار کر تیزی سے ان کے پیچھے دوڑ پڑا۔

وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے کھنڈروں کے قریب آ گئے اور
پھر بلیک ڈونا کے اشارے پر نوشو دادا اور اس کے ساتھی تیزی سے
دائیں بائیں پھیل گئے تا کہ عمران یا اس کا کوئی ساتھی زخمی اور زندہ
ہو تو وہ ان پر فائرنگ کر کے انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ اوسلو نے
چونکہ ٹیلی نائٹ سکوپ سے انہیں چھلانگیں لگاتے دیکھ لیا تھا اس
لئے اسے اندازہ تھا کہ ان سب کی لاشیں کہاں کہاں ہو سکتی ہیں
اس لئے وہ کھنڈروں کی آڑ لیتا ہوا اسی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

میزائلوں سے لگنے والی آگ کی وجہ سے وہاں کافی روشنی ہو
رہی تھی۔ ویسے بھی اوسلو نے بلیک ڈونا کے دیئے ہوئے گرین لینز
لگا رکھے تھے اس لئے اسے ماحول صاف دکھائی دے رہا تھا۔

جب وہ اس جگہ پر پہنچا جہاں اس کے خیال کے مطابق عمران
اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہونی چاہئے تھیں تو وہ ٹھٹھک کر رہا
گیا۔ کیونکہ وہاں نہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دکھائی
دے رہی تھیں اور نہ وہاں اسے خون کا ایک قطرہ تک دکھائی دے
رہا تھا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ان کی لاشیں کہاں جا سکتی ہیں“...... اس

Downloaded from https://paksociety.com

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ بلیک ڈونا اس کے قریب ہی تھی اس نے اوسلو کساوا کی بات سنی تو تیزی سے اس کی طرف لپکی۔

''کیا ہوا۔ کہاں ہیں ان کی لاشیں''...... بلیک ڈونا نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ پانچوں اسی جگہ ہٹ ہوئے تھے۔ میں نے ان کے جسم ہوا میں بلند ہو کر یہیں گرتے دیکھے تھے۔ لیکن یہاں ان کی نہ لاشیں دکھائی دے رہی ہیں اور نہ ہی ان کا خون''...... اوسلو نے پریشانی اور حیرت سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہاں خون کا ایک قطرہ تک دکھائی نہیں دے رہا جس کا مطلب ہے کہ وہ میزائلوں کا شکار نہیں ہوئے ہیں''...... بلیک ڈونا نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید جھنجلاہٹ اور غصہ ابھر آیا تھا۔

''لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے اس طرف چار میزائل فائر کئے تھے۔ ان سے تو ان کے ٹکڑے اڑ جانے چاہئیں تھے''۔ اوسلو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ سب ابھی زندہ ہیں اوسلو اور یہیں کہیں موجود ہیں۔ ڈھونڈو انہیں''...... بلیک ڈونا نے چیختے ہوئے کہا اور چھلانگ لگا کر دائیں طرف ملبے کے ایک ڈھیر کی طرف بڑھی اور پھر جھکے جھکے انداز میں ایک طرف بھاگتی چلی گئی۔ اس کی بات سن کر اوسلو نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ بھی ایک چھوٹے سے ستون کی آڑ میں

آ گیا اور پھر وہ عقابی نظروں سے اِرد گرد کا بغور جائزہ لینے لگا۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی کہیں نظر نہیں آ رہے تھے۔

اوسلو، بلیک ڈونا اور نوشو واڈا کے ساتھی ہر طرف گھومتے پھر رہے تھے۔ وہ پاگلوں کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈھونڈ رہے تھے اور انہوں نے کھنڈرات کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے یوں غائب ہو گئے تھے جیسے وہ کبھی وہاں آئے ہی نہ ہوں۔

یہ ایک ہال نما بہت بڑا کمرہ تھا جہاں ایک بہت بڑی مشین لگی ہوئی تھی ۔ مشین آن تھی اور اس مشین کے اوپر ایک خاصی بڑی سکرین لگی ہوئی تھی۔

اس مشین کے پاس ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا جو اس مشین کو نہایت ماہرانہ انداز میں آپریٹ کر رہا تھا۔ سکرین آن تھی۔ جس پر ایک بہت بڑا کمرہ دکھائی دے رہا تھا۔ جہاں دس مختلف ماڈلز کی گاڑیاں بھی کھڑی دکھائی دے رہی تھیں جن میں تین کاریں، تین چھوٹی ویگنیں اور چار بند باڈی والے چھوٹے ٹرک دکھائی دے رہے تھے۔ ان سب گاڑیوں کے پاس دس پندرہ افراد موجود تھے جو ان گاڑیوں کی چیکنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے سپئیر پارٹس جوڑنے میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ جگہ کوئی ورکشاپ ہو جہاں ہر قسم کی گاڑیوں کی

مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔

گاڑیوں پر کام کرنے والے افراد نے بھی لانگری جیسے لباس پہن رکھے تھے جیسے وہ گاڑیاں مرمت کرنے والے مکینک ہوں۔ وہاں چند ایسے افراد بھی دکھائی دے رہے تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں دکھائی دے رہی تھیں اور وہ سب ان گاڑیوں اور گاڑیوں میں کام کرنے والوں کی مخصوص انداز میں نگرانی کرتے دکھائی دے رہے تھے۔

مشین پر بیٹھا ہوا شخص کچھ دیر مشین آپریٹ کرتا رہا پھر اس نے مشین پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر سے اس ورکشاپ کا منظر غائب ہو گیا اور دوسرے لمحے سکرین پر ایک بڑا سا نقشہ پھیل گیا۔ سکرین پر پھیلنے والا نقشہ پاکیشیا کا تھا۔ پاکیشیا کے مختلف حصوں کو ریڈ سرکل سے مارک کیا گیا تھا جن کے گرد سرخ دائرے گھوم رہے تھے۔ جن کی تعداد دس تھی۔

یہ مارکنگ پاکیشیا کے مختلف حصوں کی تھی۔ ان میں سے دو ٹارگٹ پاکیشیا کے دارالحکومت کے تھے جبکہ باقی آٹھ دوسرے شہروں کے تھے۔ غیر ملکی مشین پر لگے ڈائل سے ان مارکنگ شدہ حصوں کو سکرین پر کلوز کر کے غور سے دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی وہ سکرین پر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک مشین کے ایک حصے سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی۔

سیٹی کی آواز سن کر غیر ملکی بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے

ایک بٹن پر ہاتھ مار کر سکرین آف کی اور پھر اس نے مشین کے
ایک حصے سے ایک ہیڈ فون نکال کر کانوں پر چڑھا لیا۔ ہیڈ فون
کے ساتھ مائیک بھی تھا جو اس کے منہ کے قریب آ گیا تھا۔ غیر ملکی
نے مشین کے دو تین بٹن پریس کئے تو سیٹی کی آواز آنا بند ہو گئی
اور اسے ہیڈ فونز میں ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے سمندر کی
لہریں تیز شور سے بہہ رہی ہوں۔ غیر ملکی نے مشین پر سامنے لگا ہوا
ایک ڈائل نہایت آہستہ آہستہ گھمانا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ
ڈائل گھما رہا تھا سمندر کی لہروں کا شور کم ہوتا جا رہا تھا اور پھر چند
ہی لمحوں میں شور بالکل ختم ہو گیا اور ساتھ ہی مشین پر لگا ہوا ایک
سبز بلب سپارک کرنے لگا۔ سبز بلب جلتے ہی اس شخص نے مشین کا
ایک اور بٹن پریس کر دیا جس سے بلب نے جلنا بجھنا چھوڑ دیا اور
اس کا رنگ بدل کر نیلا ہو گیا۔ اسی لمحے سکرین روشن ہوئی اور
سکرین پر آڑی ترچھی لہریں سی چلنے لگیں۔ غیر ملکی نے ترتیب سے
لگے ہوئے چار بٹن پریس کئے تو سکرین سے لہریں یکلخت غائب
ہو گئیں اور اس پر آڈیو لہریں سی چلنا شروع ہو گئیں اور ساتھ ہی
سکرین کے نچلے حصے پر انگریزی میں چند الفاظ خود بخود ٹائپ
ہوتے چلے گئے۔ لکھا تھا۔

”مارشل سٹیلے کالنگ فرام بلیک ہارٹ“...... غیر ملکی نے یہ الفاظ
پڑھے اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

”یس۔ مکاسٹر فرام پاکیشیا، اٹنڈنگ یو“...... غیر ملکی نے مائیک

میں بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ جیسے ہی اس نے یہ الفاظ بولے اسی
لمحے سکرین پر لکھے ہوئے لفظوں کے نیچے اس کے بولے ہوئے
الفاظ خود بخود ٹائپ ہونا شروع ہو گئے۔ اس کے جواب میں سکرین
پر تیسری لائن نمودار ہوئی۔

”کوڈ“...... تیسری لائن پر لکھا ہوا لفظ پڑھ کر غیر ملکی کے ہونٹوں
پر بھیانک مسکراہٹ آ گئی۔

”مشن ٹاپ ٹارگٹس“...... اس نے کہا تو اس کے بولے ہوئے
الفاظ سکرین پر ٹائپ ہوتے چلے گئے۔

”سیکنڈ کوڈ“...... اس کے بعد سکرین پر نئے الفاظ ابھرے۔

”گیم آف ڈیتھ“...... غیر ملکی نے کہا۔

”اوکے۔ دونوں کوڈز درست ہیں“...... سکرین پر نئے الفاظ
ابھرے۔

”تھینکس“...... غیر ملکی نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے
کہا جس نے اپنا نام مکاسٹر بتایا تھا۔

”مشن کے بارے میں کیا رپورٹ ہے“...... سکرین پر چند
لمحوں کے بعد مزید الفاظ ابھرے۔

”مشن فائنل پچ پر ہے۔ جیسے ہی کام مکمل ہو گا۔ ہارڈ بلاسٹرز
ٹارگٹ پوائنٹس کی طرف بھیج دیئے جائیں گے“...... مکاسٹر نے کہا
وہ بول رہا تھا اور اس کے بولے ہوئے الفاظ سکرین پر ٹائپ
ہوتے جا رہے تھے اسی طرح شاید دوسری طرف بھی بولا جا رہا تھا

لیکن اس کی آواز کی بجائے یہاں سکرین پر ٹائپ شدہ الفاظ ابھ رہے تھے۔

"گڈ شو۔ تم نے کن کن ٹارگٹس کو چنا ہے"...... نئے حروف میں بلیک ہارٹ کے مارشل سٹینلے نے پوچھا۔

"دس ٹارگٹ ہیں۔ تمام اہم ٹارگٹ ہیں۔ جن کی تباہی سے پاکیشیا کی کمر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے گی اور پاکیشیا صدیوں تک سر نہیں اٹھا سکے گا"...... مکاسٹر نے بے رحمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور وہ مارشل سٹینلے کو ان ٹارگٹس کے بارے میں تفصیل بتانا شروع ہو گیا۔

"کیا تم نے ان تمام ٹارگٹس کو ٹریس اور لک آوٹ کر لیا ہے"...... مارشل سٹینلے کی طرف سے نئے الفاظ ابھرے۔

"یس۔ میں نے تمام مقامات کو ٹریس کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی چیکنگ بھی کی ہے اور وہاں ریڈ ڈیوائس بھی لگا دی ہیں اس لئے ہارڈ بلاسٹرز ڈائریکٹ وہاں پہنچ جائیں گے اور پھر جیسے ہی ہارڈ بلاسٹرز کا ڈیوائس سے ڈبل لنک ہو گا وہاں ایسی خوفناک تباہی آ جائے گی جسے روکنا کسی کے بس کی بھی بات نہیں ہو گی"۔ مکاسٹر نے جواب دیا۔

"تمہیں یہ مشن بہت سوچ سمجھ کر دیا گیا ہے مکاسٹر۔ اس لئے تمہیں اس مشن کو انتہائی ذمہ داری سے پورا کرنا ہو گا۔ پاکیشیا کے ان دس ٹارگٹس کو اگر تم نے ہٹ کر دیا تو اس سے واقعی پاکیشیا کسی

بھی قابل نہیں رہ جائے گا نہ اس کے پاس ایٹمی ٹیکنالوجی رہے گی اور نہ ہی اس کے بڑے اور خطرناک میزائل اسٹیشن اور اس طرح اسرائیل پر پاکیشیا کی طرف سے میزائلوں کی لٹکتی ہوئی تلوار کا خطرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور اسرائیل پاکیشیا سے مکمل طور محفوظ ہو جائے گا۔ جس کا سہرہ تمہارے سر ہو گا اور تم قومی ہیرو بن جاؤ گے ایسے ہیرو جسے تمام دنیا کے یہودی اپنے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے اور تم پر فخر کریں گے"...... مارشل سٹینلے نے کہا۔

"قومی ہیرو تو میں پہلے ہی ہوں۔ یہ مشن میرا سب سے بڑا مشن ہے۔ تمہارے ساتھ ساتھ خود میری بھی یہی خواہش تھی کہ میں پاکیشیا جا کر کوئی ایسا مشن مکمل کروں جس سے نہ صرف پاکیشیا کے ہزاروں لاکھوں انسان ہلاک ہو جائیں بلکہ ہو سکے تو پاکیشیا کا نام و نشان بھی اس صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ اس مشن سے پاکیشیا کا نام تو صفحہ ہستی سے نہیں مٹے گا لیکن پاکیشیا پر جو تباہی آئے گی وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گی اور پاکیشیا کی ایسی حالت ہو جائے گی کہ پاکیشیا صومالیہ اور ایسے ہی دوسرے ممالک کی طرح نہ صرف بے یار و مددگار ہو کر رہ جائے گا بلکہ یہاں ہر طرف بھوک اور افلاس کے ڈیرے لگ جائیں گے جو آہستہ آہستہ پاکیشیا کے تمام مسلمانوں کو نگل جائیں گے اور ایک دن پاکیشیا کا صرف نام رہ جائے گا وہ بھی ماضی کا ایک حصہ بن کر"...... مکاسٹر نے کہا اس کے چہرے پر بے پناہ درندگی، نفرت اور انتہائی شیطانیت دکھائی

دے رہی تھی۔

"یہ سب تب ہی ہو سکتا ہے جب تم اپنے مشن میں کامیاب
جاؤ تمہاری اس کامیابی کے لئے صرف میں ہی نہیں پورا اسرائی
منتظر ہے"...... بلیک ہارٹ کے مارشل سٹینلے نے کہا۔

"اسرائیلیوں کا انتظار بہت جلد ختم ہونے والا ہے مارشل۔ م
نے پوری تیاری کر لی ہے اب بس ہارڈ بلاسٹرز کا تھوڑا سا کام با
ہے جو کل یا پرسوں تک مکمل کر لیا جائے گا اس کے بعد ہارڈ بلاسٹ
روانہ ہوں گے اور ان کی روانگی کے بعد پاکیشیا پر ہر طرف مو
کے مہیب سائے پھیل جائیں گے"...... مکاسٹر نے جواب د
ہوئے کہا۔

"کتنی تعداد ہے ہارڈ بلاسٹرز کی"...... مارشل سٹینلے نے پوچھا۔

"دس ٹارگٹس کے لئے دس ہارڈ بلاسٹرز بنائے گئے ہیں
ضرورت پڑنے پر مزید بھی تیار کئے جا سکتے ہیں"...... مکاسٹر ن
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ہارڈ بلاسٹرز انہی مقام پر جا کر بلاسٹ
ہوں گے جن کے لئے انہیں تیار کیا گیا ہے"...... دوسری طرف
سے مارشل سٹینلے نے پوچھا۔

"بے فکر رہو مارشل۔ مکاسٹر کوئی کام ادھورا نہیں کرتا ہے۔ ہارڈ
بلاسٹرز میں نے اپنی نگرانی میں بنائے ہیں اور ان کی تیاری میں کثیر
سرمائے کے ساتھ ساتھ میں نے دن رات ایک کر دیا تھا۔ ان ہارڈ

بلاسٹر میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو کسی بھی ہارڈ بلاسٹر میں ہونا
بے حد ضروری ہیں۔ میں نے ان میں مشینی پرزوں کے ساتھ چند
سائنسی آلات بھی نصب کر دیئے ہیں۔ ان آلات کی وجہ سے ان
ہارڈ بلاسٹرز کی کہیں بھی چیکنگ نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی انہیں کہیں
روکا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ہارڈ بلاسٹر پر شک کی بنیاد پر ان
پر میزائل اور طاقتور بم بھی برسا دیئے جائیں تو وہ بھی ناکارہ ہو
جائیں گے اور ہارڈ بلاسٹرز کو کچھ نہیں ہو گا۔ یہ سب ٹھیک ان جگہوں
پر جا کر پھٹیں گے جہاں ریڈ ڈیوائسز لگائے گئے ہیں"...... مکاسٹر
نے کہا۔

"کیا ان مقامات پر ریڈ ڈیوائس ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ ایسا نہ
ہو کہ عین وقت پر ڈیوائسز میں کوئی گڑبڑ ہو جائے اور اس مقام پر
ہارڈ بلاسٹر پہنچ کر بھی بلاسٹ نہ ہو"......سکرین پر مارشل سٹینلے کے
الفاظ ابھرے۔

"ایسا نہیں ہو گا۔ سپیشل ڈیوائسز کو باقاعدہ چیک کر کے اور انہیں
چارج کر کے وہاں لگایا گیا ہے جن کی چارجنگ نہ ختم ہو سکتی ہے
اور نہ ہی انہیں کسی طرح سے آف کیا جا سکتا ہے۔ ان ڈیوائسز کی
چارجنگ کم از کم ایک ماہ کے لئے ہے"...... مکاسٹر نے کہا۔

"لیکن ان ڈیوائسز کو کوئی وہاں سے ہٹا بھی تو سکتا ہے۔ اس
سلسلے میں تم نے کیا کیا ہے"...... مارشل سٹینلے نے پوچھا۔

"ان ڈیوائسز کو میں نے متعلقہ مقام تک پہنچانے کے لئے

مخصوص افراد کا چناؤ کیا تھا۔ وہ افراد ایسے تھے جو ان اہم مقامات میں ہی تعینات تھے۔ یہاں دولت کے بھوکوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ میں نے انہیں بڑی بڑی رقمیں دے کر خرید لیا تھا اور ان سے کہا تھا کہ وہ میرے دیئے ہوئے چھوٹے چھوٹے آلات اپنے اپنے علاقوں میں لے جائیں اور وہاں کسی بھی جگہ زمین میں دفن کر دیں۔ اس کے لئے چاہے انہیں اپنے اپنے رومز میں ہی کیوں نہ چھوٹے چھوٹے گڑھے کھودنا پڑیں۔ ڈالرز کی چمک نے انہیں اندھا کر دیا تھا اور اس ملک میں کرپشن کا جو حال ہے اس کرپشن کی وجہ سے بہت سے ضمیر فروش آسانی سے مل جاتے ہیں۔ میں نے ان افراد کو دولت دینے کے ساتھ ساتھ ان کی کمزوریوں کا بھی فائدہ اٹھایا تھا اس لئے وہ میرا ہر حکم ماننے کے پابند ہو گئے تھے اور انہوں نے ڈیوائسز انہی مقامات تک پہنچا دی تھیں میں نے جہاں انہیں پہنچانے کے لئے کہا تھا اور میرے سپیشل کمپیوٹر نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی تھی کہ تمام ڈیوائسز متعلقہ مقامات پر پہنچ گئی ہیں اور باقاعدہ ورک کر رہی ہیں اور میں نے ان مقامات کو باقاعدہ اپنے سپیشل کمپیوٹر میں فیڈ کر کے مارک کر لیا ہے۔ پچھلے دس روز سے ڈیوائسز کے کاشن مجھے مل رہے ہیں۔ اگر انہیں ہٹایا جانا ہوتا تو اب تک ہٹا دی گئی ہوتیں اور اب مشن مکمل ہونے میں صرف ایک دو روز باقی ہیں۔ اگر ان ڈیوائسز کو کسی نے وہاں سے ہٹانے کے لئے ہاتھ بھی لگایا تو مجھے فوراً اس کا کاشن مل جائے گا

اور میں اس ڈیوائس کی اس قدر اوور چارجنگ کر دوں گا کہ ڈیوائس کو ہاتھ لگانے والا وہیں جل کر بھسم ہو جائے گا“...... مکاسٹر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں مطمئن ہو گیا ہوں۔ تم اپنا کام جاری رکھو۔ جب ہارڈ بلاسٹر مشن کے لئے نکلیں تو مجھے کال کر لینا۔ میں زیگر سیٹلائٹ سے پاکیشیا کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا“۔ دوسری طرف سے مارشل سٹینلے نے کہا۔

”اوکے۔ میں بتا دوں گا“...... مکاسٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور ساتھ ہی سکرین پر مارشل سٹینلے کی طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ ابھر آئے۔ اوور اینڈ آل دیکھ کر مکاسٹر نے سر سے ہیڈ فون اتار کر مشین پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سختی اور سفاکی نظر آ رہی تھی۔ وہ مشین کا ایک بٹن پریس کر کے سکرین آف کرنے ہی لگا تھا کہ اچانک اس کے جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مکاسٹر چونک پڑا اس نے کوٹ کی دائیں جیب میں ہاتھ ڈال کر سیل فون نکالا۔ سکرین پر ریڈ موٹیری کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

”بلیک ڈونا۔ اس نے مجھ سے اب کیا بات کرنی ہے“۔ مکاسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا پھر اس نے کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

”یس“...... مکاسٹر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ریڈ موتیری بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے بلیک ڈونا کی آواز سنائی دی۔

"بولو۔ کیوں فون کیا ہے"...... مکاسٹر نے اسی انداز میں کہا۔

"باس۔ کھنڈروں کے پاس زبردست دھماکے ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ری گان جنگل کی طرف آ رہے ہیں کیا یہ دھماکے انہوں نے کئے ہیں۔ ان دھماکوں سے کہیں کھنڈرات کو نقصان تو نہیں ہوا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک ڈونا نے بڑے بے تابانہ لہجے میں پوچھا۔

"کیا تم نے مجھے نانسنس سمجھ رکھا ہے ریڈ موتیری"...... مکاسٹر نے غراتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں باس۔ مم۔ مم۔ میں نے ایسا تو نہیں کہا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک ڈونا نے کہا جو مکاسٹر گروپ کی ریڈ موتیری یعنی سرخ شیرنی تھی۔

"وہ سب دھماکے میں نے کئے ہیں۔ نانسنس"...... مکاسٹر نے جواب دیا اور دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"آپ نے۔ لیکن باس"...... دوسری طرف سے بلیک ڈونا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اس نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا تھا حالانکہ اس کے کہنے کا صاف مطلب تھا کہ باس آپ نے دھماکے کیوں کئے ہیں۔

"پہلے تم بتاؤ۔ تم کہاں ہو اور وہ کرائم ماسٹر اوسلوکساوا کہاں

ہے"...... مکاسٹر نے پوچھا۔

"میں جنگل میں پہنچ چکی ہوں باس اور کرائم ماسٹر ہمارے ساتھ ہی ہے۔ میں یہاں پراسٹر گروپ کے بیس مسلح افراد کو بھی ساتھ لے آئی ہوں تاکہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں سے بچ کر نہ نکل سکیں"...... بلیک ڈونا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان سب کے ساتھ کھنڈروں کی طرف آ جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر زندہ ہوئے تو وہ تمہیں ان کھنڈروں کے آس پاس ہی مل جائیں گے۔ میں نے ان سے اپنا خفیہ ہیڈ کوارٹر چھپانے کے لئے باہر ڈائنا مائٹس بلاسٹ کر دیئے تھے تاکہ عمران کو یقین آ جائے کہ اس مقام پر ان کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ میں نے ڈائنا مائٹس کے ساتھ ایک ٹائم بم لگا دیا تھا اور اس کی ٹائمنگ اس لحاظ سے سیٹ کی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی جنگل سے نکل کر کھنڈروں تک پہنچ جائیں اور وہ اگر فورٹ میں پہنچ گئے ہوں گے تو اس فورٹ کے ساتھ اب تک ان کے بھی ٹکڑے اڑ گئے ہوں گے اور اگر بفرض محال وہ بچ بھی جاتے ہیں اور یہاں سے نکل جانے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں تو وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم یہاں سے جا چکے ہیں اور جاتے جاتے فورٹ تباہ کر گئے ہیں تاکہ ہم تک پہنچنے کے لئے انہیں کوئی سراغ نہ مل سکے۔ اس کے لئے مجھے خاص طور پر جنگل اور کھنڈروں کے اردگرد سے تمام حفاظتی انتظامات بھی ختم کرنے پڑے تھے اور میں نے وہاں سے

تمام کیمرے بھی ہٹا دیئے تھے تاکہ انہیں یہاں ہماری موجودگی
کوئی بھی ثبوت نہ مل سکے۔ ورنہ میں اسی کھنڈروں کے نیچے بیٹھ
تمہیں بتا سکتا تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہیں۔ زندہ ہیں یا مر چکے
ہیں''...... مکاسٹر نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ ہم یہاں پوری
تیاری سے آئے ہیں۔ اگر وہ زندہ ہوئے تو وہ ہمارے ہاتھوں سے
نہیں بچ سکیں گے''...... دوسری طرف سے بلیک ڈونا نے اطمینان
سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اور کوئی بات''...... مکاسٹر نے پوچھا۔

''نو باس۔ تھینک یو''...... دوسری طرف سے بلیک ڈونا نے کہا۔

''تم جلد سے جلد عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کرو۔ اگر
وہ ہلاک ہو گئے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان پر ایسا حملہ کرو کہ
یہاں سے کسی بھی صورت میں بچ کر نہ جا سکیں''...... مکاسٹر نے
اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ ایسا ہی ہو گا''...... دوسری طرف سے بلیک ڈونا
نے جواب دیا۔

''اوکے''...... مکاسٹر نے کہا اور اس نے سیل فون کان سے ہٹا
کر کال منقطع کر دی۔ کال منقطع کر کے اس نے سیل فون سائیڈ پر
رکھا اور دوبارہ مشین آپریٹ کرنا شروع ہو گیا۔ چند لمحے وہ مشین
آپریٹ کرتا رہا پھر اچانک کمرہ تیز سائرن کی آواز سے گونج اٹھا

اور سائرن کی آواز سن کر مکاسٹر بے اختیار چونک پڑا۔

''یہ سائرن کیوں بج اٹھا ہے۔ یہ سائرن تو اس وقت بجتا ہے
جب کوئی سیکرٹ وے کھولا جاتا ہے''...... مکاسٹر نے بری طرح
سے چونکتے ہوئے کہا اس نے ہاتھ بڑھا کر جلدی جلدی مشین کے
چند بٹن پریس کئے اور پھر اس نے ایک سوئچ آن کر دیا جیسے ہی
سوئچ آن ہوا سکرین پر ایک منظر ابھر آیا جو ایک غار نما سرنگ کا
تھا۔ سرنگ زیادہ لمبی چوڑی نہیں تھی۔ سرنگ کی چھت کا ایک حصہ
کھلا ہوا تھا اور سرنگ کے فرش پر پانچ افراد کھڑے تھے۔ ان افراد
کو دیکھ کر مکاسٹر کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ انہیں وہاں دیکھ
کر مکاسٹر کے چہرے پر بے پناہ حیرت ابھر آئی تھی۔ اس نے فوراً
مشین پر موجود ایک اور بٹن کر پریس کیا تو سرنگ کی کھلی ہوئی چھت
بند ہوتی چلی گئی۔

''یہ لوگ یہاں کیسے آ گئے ہیں اور سرنگ کی چھت کیسے اوپن
ہو گئی تھی''...... مکاسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سرنگ
میں موجود پانچوں افراد حیرانی سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔
سرنگ چاروں طرف سے بند تھی جب چھت بند ہوئی تو وہ سر اٹھا
کر اوپر دیکھنے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور ان
کے کاندھوں پر بھارے تھیلے لٹکے ہوئے تھے۔ وہ پانچوں ہی شکل و
صورت سے چھٹے ہوئے غنڈے دکھائی دے رہے تھے لیکن مکاسٹر
انہیں دیکھ کر فوراً سمجھ گیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں دیکھ کر مکاسٹر کے چہرے پر یکلخت بے پناہ غصہ اور نفرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''ہونہہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں۔ چھت والا راستہ خود بخود کیسے کھل سکتا ہے''...... مکاسٹر نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے انہیں غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے مشین کے دائیں طرف لگے بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ ان بٹنوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بلب لگے ہوئے تھے جو بٹن آن ہوتے ہی سپارک ہونا شروع ہو گئے تھے۔

مکاسٹر نے ایک اور بٹن پریس کیا تو اچانک سرنگ کی دیواروں کی جڑوں سے دھواں سا نکلنا شروع ہو گیا۔ دھواں سبز رنگ کا تھا جو دیواروں کی جڑوں میں موجود پائپوں سے تیز دھاروں کی طرح سے نکل رہا تھا اور سبز دھواں دیکھ کر نہ صرف عمران بلکہ اس کے ساتھی بری طرح سے اچھل پڑے تھے۔

سبز رنگ کا دھواں تیزی سے سرنگ میں پھیلتا جا رہا تھا تھوڑی ہی دیر میں سبز دھواں پوری سرنگ میں بھر گیا اور سکرین پر سبز دھواں ہی دھواں دکھائی دینا شروع ہو گیا۔

''ہونہہ۔ اب دیکھتا ہوں کہ یہ سب کیسے زندہ بچتے ہیں۔ میں نے یہاں گرین نائٹرک پھیلا دیا ہے۔ اگر انہوں نے زہریلے دھویں سے بچنے کے لئے اینٹی بھی لے رکھے ہوں گے تب بھی یہ گرین نائٹرک سے نہیں بچ سکیں گے''...... مکاسٹر نے کہا وہ مسلسل

اور غور سے سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ سکرین سے دھواں ختم ہوتا چلا گیا۔ دس منٹ بعد سرنگ اس دھویں سے بالکل خالی ہو چکی تھی اور سرنگ کی زمین پر اسے عمران اور اس کے ساتھی گرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ مردہ کینچوے ہوں۔ ان کے رنگ سبزی مائل ہو رہے تھے جیسے سبز دھویں نے ان کی رگوں کا خون بھی سبز کر دیا ہو۔

میزائل سے بچنے کے لئے جیسے ہی عمران چھلانگ لگا کر ایک ملبے کے پیچھے آیا اس نے اپنے ساتھیوں کو دھماکے کی شدت سے بری طرح سے اچھل کر دائیں بائیں گرتے ہوئے دیکھا۔ انہیں اس طرح دھماکے کے پریشر سے اچھل کر گرتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے عمران پریشان ہو گیا لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے پر سکون آ گیا کیونکہ دوسری طرف گرتے ہی اس کے ساتھی تیزی سے اٹھ گئے تھے۔

''اس طرف آ جاؤ۔ جلدی''...... عمران نے تیز آواز میں کہا اور وہ چاروں اٹھے اور جھکے جھکے انداز میں تیزی سے بھاگتے ہوئے اس کی طرف آ گئے اسی لمحے انہیں ایک اور میزائل اس طرف آتا ہوا دکھائی دیا تو وہ فوراً زمین سے چپک گئے۔ دوسرا میزائل ٹھیک اس جگہ پھٹا تھا جہاں وہ چاروں گرے تھے۔ اگر عمران کے کہنے پر

وہ بروقت اس کی طرف نہ آ گئے ہوتے تو اس بار میزائل سے وہ بری طرح سے زخمی ہو سکتے تھے۔ پھر تیسرا دھماکہ ہوا تو انہیں دائیں طرف گڑگڑاہٹ کی تیز آواز سنائی دی تو عمران نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے زمین کا ایک حصہ لفٹ کے دروازے کی طرح دائیں بائیں سمٹ کر کھلتا ہوا دکھائی دیا۔

عمران تیزی سے رینگتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے زمین کے کھلے ہوئے حصے سے نیچے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ نیچے ایک سرنگ تھی۔

''اس طرف آؤ جلدی۔ یہاں سرنگ ہے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ چاروں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے اور پھر زمین کا حصہ کھلا ہوا دیکھ کر وہ تیزی سے رینگتے ہوئے عمران کی طرف آ گئے۔ ملبے کی دوسری طرف یکے بعد دیگرے دھماکے ہو رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ صدیقی اور اس کے ساتھی عمران سے اس سرنگ کے بارے میں کچھ پوچھتے عمران نے فوراً نیچے چھلانگ لگائی اور قلابازی کھا کر نیچے زمین پر پیروں کے بل جا کھڑا ہوا۔ سرنگ کی گہرائی تقریباً بارہ سے پندرہ فٹ تھی اس لئے عمران نے مخصوص انداز میں قلابازی کھائی تھی تاکہ وہ گرنے کی بجائے پیروں کے بل نیچے پہنچ جائے۔ عمران کو نیچے کودتے دیکھ کر صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے بھی فوراً نیچے چھلانگیں لگا دیں اور عمران کے انداز میں قلابازیاں کھاتے ہوئے پیروں کے بل زمین پر آ گئے۔

سرنگ چاروں طرف سے بند دکھائی دے رہی تھی اور زیادہ لمبی چوڑی بھی نہیں تھی۔ ابھی عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے سرنگ کا جائزہ لے ہی رہے تھے کہ اچانک اوپر چھت کا کھلا ہوا حصہ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔

''اوہ۔ راستہ بند ہو رہا ہے''...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

''اچھی بات ہے کہ سرنگ بند ہو گئی ہے ورنہ میزائل برسانے والے اس طرف آ جاتے اور ہمیں سرنگ میں دیکھ کر وہ ہم پر بم پھینک سکتے تھے اور ہم پر فائرنگ بھی کر سکتے تھے۔ سرنگ میں ایسی کوئی جگہ بھی نہیں ہے جہاں چھپ کر ہم ان کی نظروں سے بچ سکتے ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر آپ نے نیچے چھلانگ کیوں لگائی تھی۔ اگر سرنگ کی چھت بند نہ ہوتی تو''...... خاور نے حیران ہو کر کہا۔

''میں میزائلوں سے بچنے کے لئے اس سرنگ میں کودا تھا۔ نیچے آ کر دیکھا تو اسے دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ میں نادانستگی میں خود ہی ایک ایسے پنجرے میں آ گیا ہوں۔ جہاں اوپر سے مجھے آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ میں تمہیں نیچے آنے سے روکتا تم سب بھی نیچے کود آئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''چلیں اچھا ہو گیا ہے کہ سرنگ بند ہو گئی ہے ورنہ آپ کے ساتھ ہم بھی مارے جاتے''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مارے تو ہم اب بھی جائیں گے''...... عمران نے کہا اور وہ

چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب''...... نعمانی نے حیران ہو کر کہا۔

''سرنگ چاروں طرف سے بند ہے۔ یہاں روشنی تو ہے لیکن یہاں ہوا آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں یہاں آکسیجن ختم ہو جائے گی اور پھر ہمارا کیا ہو گا اس کا تم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم جان بوجھ کر خود ہی موت کے منہ میں آ گئے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے اور ہم جیسے شیر مرنے کے لئے ایسے ہی قید خانوں میں آتے ہیں اور وہ بھی سوچے سمجھے بغیر۔ میں تو کودا ہی تھا تم بھی کچھ سوچے سمجھے بغیر بھیڑ چال کی طرح نیچے آ گئے تھے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہمارے پاس اسلحہ موجود ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہاں کوئی اور راستہ ہو یا نہ ہو لیکن چھت پر ایک راستہ موجود ہے ہم بم مار کر چھت کو اڑا سکتے ہیں اور یہاں سے نکلنے کی کوشش بھی کر سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''چھت پر بم مارو گے تو ساری چھت ہم پر ہی گرے گی پھر یہاں سے ہم نہیں ہماری روحیں ہی نکل کر باہر جائیں گی''۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے دیوار کی

جڑوں سے سبز رنگ کا دھواں سا نکلتے دیکھا۔

''دھواں''...... صدیقی نے اچھل کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ سرنگ کے تین اطراف کی جڑوں سے دھواں اس قدر پریشر سے نکل رہا تھا جیسے پائپوں سے پانی کی دھاریں نکلتی ہیں اور دھواں تیزی سے سرنگ میں بھرتا جا رہا تھا۔

''سانس روک لو جلدی''...... صدیقی نے تیز لہجے میں کہا۔

''کوئی فائدہ نہیں۔ یہ گرین نائٹرک ہے۔ سانس روکو یا کچھ بھی کرو۔ ہم اس سے نہیں بچ سکیں گے۔ ہم نے اگر اینٹی سموک اور اینٹی گیس گولیاں بھی نگل رکھی ہوتیں تو ہم اس گرین نائٹرک سموک کے اثر سے نہیں بچ سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ دھواں ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے''...... چوہان نے فکر مندی سے کہا۔

''اس سے ہم ہلاک تو نہیں ہو گے لیکن ہمیں بے ہوش تو ہونا پڑے گا''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ سبز دھویں کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنی شروع ہو گئی تھیں اور ان کی آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو گیا تھا انہوں نے احتیاط کے طور پر چند لمحے سانس روکے لیکن پھر ان کے دماغوں میں ایک ساتھ اندھیرا بھرتا چلا گیا اور وہ وہیں گر گئے۔

عمران نے اپنے دماغ میں بھرتے ہوئے اندھیرے کو سر جھٹک

جھٹک کر دور کرنا چاہا لیکن لاحاصل۔ دوسرے لمحے وہ پانچوں یوں گرے پڑے تھے جیسے ان کے جسموں میں جان نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو۔ ان کے رنگ دھویں کی وجہ سے سبز ہوتے جا رہے تھے۔

پھر جس طرح کیمرے میں شٹر کھلنے سے ایک لمحے کے لئے روشنی نمودار ہوتی ہے بالکل اسی طرح عمران کے دماغ میں بھی روشنی سی چمکی اور ختم ہو گئی۔ اسی لمحے عمران کے جسم میں جھٹکا لگا اور ایک بار پھر اس کے دماغ میں روشنی آ گئی اور اس بار روشنی ختم ہونے یا کم ہونے کی بجائے تیزی سے اس کے دماغ میں پھیل گئی تھی۔ البتہ اس کی آنکھوں کے سامنے اب بھی سبز رنگ کی دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ عمران نے یکبارگی زور سے سر جھٹکا تو اس کی آنکھوں کے سامنے چھائی ہوئی دھند کم ہو گئی۔ عمران نے لاشعوری طور پر زور زور سے سر جھٹکنا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں میں اس کی آنکھوں سے سبز رنگ مکمل طور پر ختم ہو گیا اور اسے وہاں ہر طرف اندھیرا دکھائی دیا۔

ایک لمحے کے لئے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ اندھا ہو گیا ہو اس نے اور زیادہ زور زور سے سر جھٹکنا شروع کر دیا لیکن اندھیرا اس کی آنکھوں سے دور ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ جس سے عمران کو اندازہ ہوا کہ وہ اندھا نہیں ہوا ہے بلکہ وہ کسی اندھیری جگہ پر موجود ہے۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے محسوس ہوا کہ وہ کسی تختے یا سٹریچر پر مضبوطی

سے بندھا ہوا ہے۔ وہ چمڑے کی مضبوط بیلٹوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس کا شعور جاگ چکا تھا اس لئے اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ اسے خاص طور پر وہاں اس انداز میں باندھا گیا ہے کہ وہ کسی بھی طرح خود کو آزاد نہ کرا سکے۔

''یہاں کوئی ہے یا میں اکیلا ہی یہاں قیلولہ فرما رہا ہوں''۔ عمران نے اندھیرے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''ہیلو ہیلو۔ کیا میری آواز کسی کو سنائی دے رہی ہے''...... عمران نے پھر کہا لیکن جواب ندارد۔

''لگتا ہے کہ میں یہاں اکیلا ہی ہوں اور مجھے اس اندھیری قبر میں باندھ کر اتارا گیا ہے تاکہ میں منکر نکیر کو دیکھ کر یہاں سے اٹھ کر بھاگ نہ جاؤں''...... عمران نے مخصوص انداز میں کہا۔ اسی لمحے اسے دائیں جانب سے ایک ہلکی سی کراہ کی آواز سنائی دی اور وہ چونک پڑا۔

''نہیں میں اکیلا نہیں ہوں۔ منکر نکیر کو حساب دینے کے لئے کسی اور کو بھی میرے ساتھ رکھا گیا ہے۔ اچھا ہے۔ میں منکر نکیر کے سارے سوالوں کے جواب نہیں دے سکوں گا میرے حصے کے جواب میرا ہم نشین دے دے گا''...... عمران نے کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہاں اندھیرا کیوں ہے اور مم۔ مم میں بندھا ہوا ہوں''...... اسی لمحے اسے صدیقی کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

''تم بھی بندھے ہوئے ہو۔ بہت خوب۔ لگتا ہے ہمیں قبر میں اتارنے والے ہم سے کچھ زیادہ ہی ڈرے ہوئے ہیں کہ ہم قبر پھاڑ کر باہر ہی نہ نکل جائیں''...... عمران نے کہا۔

'اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ آپ بھی یہاں ہیں''...... صدیقی کی حیرت بھری آواز آئی۔

''ہاں یار۔ میں تو سمجھا تھا کہ گرین نائٹرک سموک سے میں صرف بے ہوش ہی ہوں گا لیکن ان کم بختوں نے شاید ہمیں بے ہوشی میں ہی ہلاک کر دیا تھا اور پھر ہماری لاشیں قبر میں اتار دی تھیں۔ ان کی حماقت تو دیکھو کہ قبر میں اتارتے ہوئے انہوں نے ہمیں باقاعدہ تختوں سے باندھ دیا تھا تاکہ ہم اٹھنے کی بھی کوشش نہ کر سکیں''...... عمران نے کہا۔

''قبر۔ کیا ہم قبر میں ہیں''...... صدیقی کی پریشان آواز آئی۔

''ایسا اندھیرا تو قبروں میں ہی ہو سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا اسی لمحے انہیں چوہان اور پھر خاور کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

''لو کر لو بات۔ انہیں شاید ہم سب کو دفنانے کے لئے ایک ہی قبر ملی تھی۔ چلو اچھا ہے منکر نکیر آئے تو ہم سب ہی انہیں سوالوں کے جواب دے دے کر ایسا کنفیوژ کر دیں گے کہ انہیں کچھ سمجھ ہی نہیں آئے گا کہ کس نے ان کے کس سوال کا جواب دیا ہے''۔ عمران نے کہا۔ چند ہی لمحوں میں نہ صرف چوہان اور خاور کو بھی

ہوش آ گیا بلکہ نعمانی بھی جاگ گیا۔ ہوش میں آنے کے بعد ان کی حالت بھی عمران اور صدیقی سے مختلف نہیں ہوئی تھی۔ وہ سب ہی تختوں نما سٹریچروں پر بندھے ہوئے تھے۔

''یہاں تو گھپ اندھیرا چھایا ہوا ہے''...... خاور نے ہوش سنبھالتے ہوئے کہا۔

''اگر تمہیں اندھیرے سے ڈر لگ رہا ہے تو اٹھ کر دیواروں کو ٹٹول کر کوئی سوئچ تلاش کرو اور اسے آن کر دو۔ ہو سکتا ہے کہ بٹن آن ہوتے ہی یہ قبر روشن ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''یہ کام تو آپ بھی کر سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''نہیں پیارے۔ زندگی میں بہت بھاگ دوڑ کر لی۔ اب قبر میں تو چین لینے دو۔ میرے حصے کا ایک آدھ کام تم کر لو گے تو میں تم سے پوچھے گئے منکر نکیر کے کسی مشکل سوال کا جواب دے کر تمہاری جان اس سے چھڑا دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ کون سی جگہ ہو سکتی ہے اور ہمیں یہاں اس طرح باندھ کر اندھیرے میں کیوں رکھا گیا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''منکر نکیر آئیں گے تو ان سے پوچھ لینا''...... عمران نے کہا۔

''آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے ہم سچ مچ قبروں میں ہوں''...... صدیقی کی مسکراتی ہوئی آواز آئی۔

''قبروں میں نہیں ہم ایک ہی قبر میں ہیں۔ تم اسے مشترکہ قبر کہتے تو زیادہ اچھا ہوتا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں یہ قبر نہیں ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''قبر نہیں ہے تو کیا تم خود کو اپنے بیڈ روم میں پڑا ہوا محسوس کر رہے ہو''...... عمران نے جیسے منہ بنا کر کہا اسی لمحے چٹ کی آواز سنائی دی اور اچانک جیسے وہاں روشنی کا سیلاب آ گیا۔ روشنی اتنی تیز تھی کہ ان کی آنکھیں خیرہ ہو گئی تھیں اور ان سب نے بے اختیار آنکھیں بند کر لی تھیں۔

''ارے ارے۔ بند کرو لائٹ۔ اس قدر تیز روشنی دیکھ کر تو ہم سے حساب کتاب لینے والے فرشتے بھی بھاگ جائیں گے''۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اس نے تیزی سے آنکھیں جھپکانا شروع کر دی تھیں۔ چند ہی لمحوں میں اس کی آنکھیں روشنی میں دیکھنے کے قابل ہو گئیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک سالخوردہ اینٹوں سے بنے ہوئے ایک کافی بڑے کمرے میں موجود تھے۔ یہ کمرہ ایسا تھا جیسے پرانے زمانے کے محلوں اور قلعوں میں بند کوٹھڑیوں اور زندانوں کے طور پر بنائے جاتے تھے۔

وہ سب اس زندان نما کمرے میں سٹریچروں پر ہی پڑے ہوئے تھے اور انہیں چمڑے کی مضبوط بیلٹوں سے باندھا گیا تھا۔

کمرہ چاروں طرف سے بند تھا۔ سامنے کی طرف ایک فولادی دروازہ تھا جو بند تھا۔ کمرے کی چھت پر دو بڑے بلب جھول رہے تھے جن سے تیز روشنی نکل رہی تھی اور اسی روشنی سے ان کی آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔

''یہ تو کسی پرانے محل یا قلعے کا قید خانہ معلوم ہو رہا ہے''۔ خاور نے دائیں بائیں سر گھما کر کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

''ہم اسی اولڈ فورٹ کے کسی تہہ خانے میں ہیں۔ جہاں ہمیں دکھانے کے لئے بظاہر قلعے کو باہر سے تباہ کر دیا گیا تھا''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ ہاں یاد آیا۔ آپ قلعہ تباہ ہونے کے بعد زمین پر جھک گئے تھے اور آپ نے کان زمین سے لگا دیئے تھے اور آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ کہیں نہیں گئے ہیں بلکہ یہیں ہیں۔ آپ کے کہنے کا کیا مطلب تھا''...... صدیقی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''قلعے کے تہہ خانے میں موجود ایک زندان میں قید ہو اس کے باوجود تم ابھی تک نہیں سمجھ سکے ہو کہ میرے کہنے کا کیا مطلب ہو سکتا تھا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ تو قلعے کو باہری حصے سے تباہ کیا گیا تھا جبکہ وہ لوگ قلعے کے نیچے تہہ خانے میں موجود تھے''...... صدیقی نے فوراً کہا۔

''اب آئی ہے تمہاری عقل میں۔ میں نے زمین کے نیچے ہلکی ہلکی تھرتھراہٹ کی آواز سنی تھی اور پھر جب میں نے زمین سے کان لگائے تو مجھے ایسا لگا تھا جیسے زمین کے نیچے کوئی بھاری مشینری چل رہی ہو۔ وہ آواز کسی ہیوی ڈیوٹی جنریٹر کے چلنے کی آواز تھی''۔ عمران نے جواب دیا۔

''آپ کے کان واقعی بہت تیز ہیں۔ آپ ہلکی سے ہلکی آواز

بھی سن لیتے ہیں جبکہ ہم نے وہاں ایسی کوئی آواز نہیں سنی تھی اور نہ ہی ہمیں کسی قسم کی تھرتھراہٹ کا احساس ہوا تھا''...... چوہان نے کہا۔

''تم بھی میری طرح اپنی ناک اور اپنا منہ کھلا رکھا کرو تو ایسی آوازیں تمہیں بھی سنائی دے سکتی ہیں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور وہ بے اختیار مسکرا دیئے۔

''تو تم سب کو ہوش آ گیا ہے''...... اچانک انہیں کمرے میں ایک گونجدار آواز سنائی دی۔

''ارے باپ رے۔ منکر نکیر آ گئے ہیں۔ میں آنکھیں بند کر کے سو جاتا ہوں۔ انہیں مت بتانا کہ میں بھی یہاں ہوں۔ ہو سکے تو انہیں میرے حصے کا حساب بھی تم چاروں ہی دے دینا۔ مرنے کے بعد آخر بھائی ہی بھائی کے کام آتے ہیں''...... عمران نے کہا اور ان کی مسکراہٹیں گہری ہو گئیں۔

''تم میں عمران کون ہے''...... وہی آواز سنائی دی۔

''قسم لے لو۔ میں عمران نہیں ہوں''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

''تو تم ہو عمران''...... آواز آئی۔

''پھر وہی بات۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں عمران نہیں ہوں۔ یقین نہیں تو ان چاروں سے پوچھ لو''...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں تم ہی عمران ہو۔ تمہارا میک اپ ان سب سے الگ ہے تم ہی بلیک وائپر بن کر بگ ہاؤس میں فلیک کے پاس گئے تھے۔ میں تمہاری آواز پہچان گیا ہوں"...... آواز آئی اس بار آواز میں بے پناہ کرختگی تھی۔

"باپ رے۔ میری آواز ہی میری دشمن بن گئی ہے اور اس آواز سے تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ میں عمران ہی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو۔ تم اور تمہارے ساتھی میری قید میں ہیں۔ میں چاہوں تو تم سب کو یہیں ایک منٹ سے بھی کم وقفے میں ہلاک کر سکتا ہوں"...... آواز آئی۔

"ہلاک۔ ارے اس کا مطلب ہے کہ میں ایسے ہی ڈر رہا تھا۔ میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں۔ لیکن تمہاری بات سن کر مجھے لگ رہا ہے کہ میں ابھی زندہ ہوں کیونکہ ایک بار جو مر جاتا ہے اسے دوبارہ نہیں مارا جا سکتا"...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اپنے زندہ ہونے کا سن کر اسے واقعی بہت خوشی ہو رہی ہو۔

"میں جانتا ہوں عمران تم جان بوجھ کر ایسی حماقت بھری باتیں کرتے ہو تا کہ دوسروں کو کنفیوژ کر سکو۔ لیکن میں تمہاری باتوں سے کنفیوژ ہونے والا نہیں ہوں۔ یہ سچ ہے کہ میں تمہیں ہر قیمت پر اور ہر حال میں ہلاک کرنا چاہتا ہوں اور میں تمہیں اسی بے ہوشی کی

حالت میں ہی ہلاک کر سکتا تھا لیکن میرے ذہن میں چند سوال تھے جن کے جواب تم ہی دے سکتے تھے۔ اس لئے میں نے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت وقتی طور پر موخر کر دی تھی۔ تم میرے سوالوں کے جواب دے دو۔ پھر مجھے تم پانچوں کو ہلاک کرنے میں کوئی تردد نہیں ہوگا"...... اس آواز نے کہا۔

"کن سوالوں کی بات کر رہے ہو۔ اگر وہ سوال جیومیٹری اور الجبرا کے ہیں تو میں سوال کرنے سے پہلے ہی تم سے معذرت کر لوں گا کیونکہ میں بچپن سے ہی الجبرا اور جیومیٹری میں کمزور ترین سٹوڈنٹ واقع ہوا ہوں۔ اور ان مضامین میں فیل ہو کر میں ڈیڈی کی ڈانٹ پھٹکار سنتا رہا ہوں اور اماں بی کی اپنے سر پر جوتیاں کھاتا رہا ہوں"...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔

"تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں"...... آواز آئی۔

"تم غیبی مخلوق ہو۔ جس کی آواز تو سنائی دے رہی ہے لیکن تصویر دکھائی نہیں دے رہی ہے اور ایسی پراسرار مخلوق جنات میں سے ہی ہو سکتی ہے۔ اگر تم جن ہو تو پلیز مجھے مت بتانا۔ جنوں کا سن کر میں خوف سے بے ہوش ہو جاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میں مکاسٹر ہوں۔ مکاسٹر دی گریٹ۔ وہی مکاسٹر دی گریٹ جس کی تلاش میں تم ری گان جنگل کی دوسری طرف کھنڈروں میں آئے تھے"...... آواز آئی۔

”میں نے آج تک جنوں کے نام کالوش۔ مالوش، ہاگو، جاگو اور کڑاکو تو سنے تھے۔ آج پہلی بار سن رہا ہوں کہ جنوں نے بھی انسانوں کے جدید نام رکھنے شروع کر دیئے ہیں اور وہ بھی یہودیوں والے نام۔ لگتا ہے تم کسی یہودی نسل کے جن ہو“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہو گئی جو خاموشی سے اس کی اور مکاسٹر کی باتیں سن رہے تھے۔

”میں جن نہیں انسان ہی ہوں۔ البتہ تمہارے لئے واقعی میں کسی جن سے کم بھی نہیں ہوں“...... مکاسٹر کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

”تم اپنے نام کے دو حرف س اور ٹ کاٹ دو تو پھر تمہارا نام اور اچھا ہو جائے گا۔ مکار جن“...... عمران نے کہا۔ اس نے مکاسٹر کے نام کے دو حرف س اور ٹ کاٹ کر اسے مکار میں بدل دیا تھا۔

”شٹ اپ یو نانسنس۔ میں شرافت سے بات کر رہا ہوں اور تم“...... مکاسٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

”شرافت۔ اوہ سوری۔ میں سمجھا تم مجھ سے بات کر رہے ہو۔ لیکن یہ شرافت کون ہے۔ میرے ساتھیوں میں سے بھی کسی کا نام شرافت نہیں ہے“...... عمران نے کہا۔

”عمران“...... مکاسٹر کی دہاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”آہستہ بولو یار۔ ایک تو تم نے میرے دونوں ہاتھ باندھ رکھے ہیں۔ اتنی زور سے چلانے سے میرے کانوں میں درد ہونا

شروع ہو گیا ہے میں اپنے کانوں پر ہاتھ بھی نہیں رکھ سکتا۔ اگر اتنا ہی زور سے چلانا ہے تو پھر میرے ہاتھ تو کھول دو یا خود یہاں آ کر میرے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ دو۔ تاکہ تمہاری ڈراؤنی آواز سے میرے کانوں کے پردے نہ پھٹ جائیں“...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

”تم اپنی فضول بکواس بند کرو گے یا نہیں“...... مکاسٹر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”اس کے لئے پیسے لگیں گے“...... عمران نے کہا۔

”پیسے۔ کیا مطلب کیسے پیسے“...... مکاسٹر نے چونک کر کہا۔

”یار دنیا میں کوئی بھی کام پیسوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ سائنس دان ہو، ڈاکٹر ہو یا انجینئر، یا پھر محنت مزدوری کرنے والا کوئی انسان، یہاں تک کہ قبریں کھودنے والا گورکن بھی بغیر پیسے لئے قبر نہیں کھودتا۔ تم مجھے بکواس بند کرنے کے لئے کہہ رہے ہو۔ میں بکواس تو نہیں لیکن اپنا منہ ضرور بند کر سکتا ہوں لیکن وہ بھی اس شرط پر جب تم مجھے دس بیس لاکھ ڈالر یا یورو دینے کا وعدہ کرو تب“...... عمران اپنے مخصوص انداز میں رکے بغیر بولتا چلا گیا۔

”لگتا ہے تمہیں زندہ رکھ کر میں نے واقعی حماقت کی ہے، بہت بڑی حماقت“...... مکاسٹر کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

”چلو شکر ہے تم مانے تو سہی کہ تم احمق ہو۔ میں تمہیں احمق اعظم کا خطاب بھی دے سکتا ہوں لیکن اس کے لئے تمہیں ایک

چھوٹی سی حماقت اور بھی کرنی پڑے گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شٹ اپ یو نانسنس“...... مکاسٹر نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ تم بھول گئے نانسنس میں نہیں تم ہو۔ میں تو عمران ہوں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)“۔ عمران نے کہا۔

”تم میرے سوال کے جواب دو گے یا نہیں“...... مکاسٹر کی انتہائی خونخوار آواز سنائی دی۔

”کون سا سوال“...... عمران نے پوچھا۔

”تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا کہ کرائم ماسٹر یہاں موجود ہے اور وہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے یہاں آیا ہے اور تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ تم پر ہوٹل وائٹ سٹار میں حملہ کرے گا اور تم نے اس کے حملے سے بچنے کے لئے لباس کے نیچے بلٹ پروف جیکٹ ہی نہیں بلکہ کسی جانور کے خون کی بھری ہوئی جیکٹ بھی پہن رکھی تھی۔ اس کے علاوہ تم میرے بارے میں اتنا سب کیسے جانتے ہو اور تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا کہ میرے بارے میں تمہیں بگ ہاؤس کا فلیک ہی بتا سکتا ہے اس کے علاوہ تم نے فلیک سے کہا تھا کہ میں نے پراسٹر گروپ سے پانچ ٹن آر ڈی ایکس حاصل کیا ہے۔ کیسے معلوم ہوا تمہیں یہ سب“...... مکاسٹر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔

”تم خاموش کیوں ہو۔ جواب کیوں نہیں دے رہے“۔ مکاسٹر نے اسے خاموش پا کر کہا۔

”تم نے کہا تھا کہ سوال کا جواب دینا ہے۔ سوال کا مطلب ایک سوال ہوتا ہے لیکن تم نے تو سوالوں کی لائنیں ہی لگا دی ہیں۔ اتنے سارے سوالوں کے میں جواب کیسے دے سکتا ہوں“۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”دیکھو عمران۔ میں تمہارا بہت لحاظ کر رہا ہوں۔ میں انسانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر پھینک دینے کا عادی ہوں۔ میں نے ہی تمہیں ہلاک کرنے کے لئے یہاں کرائم ماسٹر اوسلو کساوا کو بلایا تھا۔ یہ اس کی بدبختی ہے کہ وہ تمہیں کوشش کے باوجود ہلاک نہیں کر سکا تھا لیکن اب تم میری قید میں ہو اور میں تمہیں ایک لمحے میں ہلاک کر سکتا ہوں اس لئے میرے سامنے اداکاری مت کرو اور میں جو پوچھ رہا ہوں مجھے صاف صاف جواب دے دو۔ اگر تم میرے سوالوں کے جواب دے دو گے تو میں تمہاری ہلاکت میں نرمی کر سکتا ہوں“...... مکاسٹر نے کہا۔

”اور اگر میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہ دوں تو“...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تمہاری ہلاکت بے حد بھیانک اور خوفناک ہو گی“۔ مکاسٹر نے غرا کر کہا۔

”کتنی بھیانک اور کتنی خوفناک“...... عمران نے بڑے اطمینان

بھرے لہجے میں کہا۔

”لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گے“...... مکاسٹر کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

”ایسے تو کیا میں ویسے بھی نہیں مانوں گا“...... عمران نے کہا اور مکاسٹر جیسے غرا کر رہ گیا۔

”میں دیکھتا ہوں تم کیسے میرے سوالوں کے جواب نہیں دیتے“...... مکاسٹر نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

”دیکھنے کے لئے تمہیں یہاں میرے سامنے آنا پڑے گا اور میں جانتا ہوں تم ایسا نہیں کرو گے کیونکہ تم خود کو بہت بڑے پردہ نشین سمجھتے ہو اور پردہ نشین عورتوں ہوتی ہیں“...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک عمران کو زور دار جھٹکا لگا اسے یوں محسوس ہوا جیسے سٹریچر سے اس کی کمر جڑ گئی ہو اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اچانک اس کے حلق سے زور دار اور انتہائی دلخراش چیخ نکل گئی۔ سٹریچر میں اچانک جیسے تیز اور انتہائی زور دار کرنٹ آ گیا تھا۔ دوسرے لمحے کمرہ نہ صرف عمران بلکہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کی بھی تیز اور دلدوز چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

اوسلو کساوا انتہائی حیرت بھری نظروں سے ان سیڑھیوں کو دیکھ رہا تھا جو ایک ٹوٹے ہوئے ستون میں سے نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

اوسلو کساوا، بلیک ڈونا اور اس کے ساتھیوں نے وہاں چپہ چپہ چھان مارا تھا لیکن نہ ہی وہاں انہیں عمران اور اس کے ساتھی ملے تھے اور نہ ہی ان کی لاشیں انہیں کہیں دکھائی دی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں نہ پا کر نہ صرف اوسلو حیران تھا بلکہ بلیک ڈونا بھی خاصی پریشان ہو گئی تھی۔ پھر بلیک ڈونا ان سے الگ ہو کر دوسری طرف چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے چہرے پر اطمینان تھا اس نے کہا کہ اسے پتہ چل گیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہے۔ اس کی بات سن کر اوسلو کساوا، نوشو دادا اور اس کے ساتھی بھی حیران رہ گئے۔ اس سے پہلے کہ اوسلو،

بلیک ڈونا سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھتا بلیک ڈونا انہیں مختلف راستوں سے گزارتی ہوئی ایک ٹوٹے ہوئے بڑے سے ستون کے پاس لے آئی۔ اس نے آگے بڑھ کر ستون کے ایک سوراخ میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس نے نہ جانے کیا کیا کہ اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور ستون کے عین درمیان سے اینٹوں سے بنا دروازہ کسی شٹر کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا اور دوسری طرف ایک خلاء سا دکھائی دینے لگا جہاں سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہ کیا۔ تم نے یہ راستہ کیسے کھول لیا ہے اور یہ سیڑھیاں کہاں جا رہی ہیں''...... اوسلو کساوا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کھنڈروں کے نیچے جانے کا راستہ ہے۔ نیچے تہہ خانے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ان تہہ خانوں میں موجود ہیں''۔ بلیک ڈونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ وہ تہہ خانوں میں کیسے پہنچ گئے اور تم۔ تم ان تہہ خانوں کے بارے میں کیسے جانتی ہو۔ کیا تم پہلے بھی یہاں آ چکی ہو''۔ اوسلو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ایک بار نہیں میں یہاں کئی بار آ چکی ہوں''...... بلیک ڈونا نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیا ہے ان تہہ خانوں میں اور تم یہاں کیا کرنے آتی رہی ہو''...... اوسلو نے پوچھا۔

''نیچے چلو۔ تمہیں سب پتہ چل جائے گا''...... بلیک ڈونا نے جواب دیا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

''تم سب یہیں باہر ہی رکو۔ میں تھوڑی دیر میں واپس آ جاؤں گی''...... سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے بلیک ڈونا نے مڑ کر نوشو دادا اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''یہاں تمہیں کوئی غیر مطلق آدمی نظر آئے تو اسے گولی مار دینا''...... بلیک ڈونا نے کہا اور مڑ کر سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ اوسلو چند لمحے اسے سیڑھیاں اترتے ہوئے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور وہ بھی سیڑھیاں اترنے لگا۔ جیسے ہی وہ سیڑھیاں اترنا شروع ہوا اس کے عقب میں ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ وہ چونک کر پلٹا تو شٹر جیسا دروازہ اسے نیچے آتا ہوا دکھائی دیا۔

''دروازہ بند ہو رہا ہے''۔ اوسلو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ میں اسے دوبارہ کھول سکتی ہوں''...... بلیک ڈونا نے کہا تو اوسلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سیڑھیاں نیچے بل کھاتی ہوئی جا رہی تھیں۔ وہاں اچھی خاصی روشنی پھیلی ہوئی تھی جو دیواروں پر لگے بلبوں سے پھوٹ رہی تھی ان بلبوں کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہاں انہیں عارضی طور پر لگایا گیا ہو کیونکہ ان کی وائرنگ بھی اوپن تھی اور بلب بھی ہولڈروں میں

لٹکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ جن سیڑھیوں سے نیچے جا رہے تھے وہ سیڑھیاں بھی ٹوٹی پھوٹی سی تھیں۔

گول سیڑھیاں اتر کر وہ دونوں ایک ہال جیسے تہہ خانے میں آ گئے۔ جو بالکل خالی تھا۔ سامنے دو مخروطی ٹائپ دروازے تھے جو اینٹوں کی دیوار بنا کر بند کر دیئے گئے تھے۔ ایک دروازے کی دیوار پر ایک نمبر لکھا ہوا تھا جبکہ دوسرے دروازے پر دو نمبر لکھا ہوا تھا۔ بلیک ڈونا رکے بغیر ایک نمبر والے دروازے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔

”یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ تم مجھے کہاں لے آئی ہو اور کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی“...... اوسلو نے حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن بلیک ڈونا نے حسب توقع اسے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ غور سے دیوار کی طرف دیکھ رہی تھی پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور چند اینٹوں کو مخصوص انداز میں اندر کی طرف دبانا شروع کر دیا۔ اینٹیں یوں اندر دھنس رہی تھیں جیسے دوسری طرف خلاء ہو اور اینٹیں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی نہ ہوں۔ بلیک ڈونا نے چار اینٹوں کو خاص ترتیب سے دبایا تھا جو مشینی انداز میں اندر دھنس گئی تھیں۔ پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور اینٹوں کی بنی ہوئی دیوار چھت میں گھستی چلی گئی اور وہاں ایک دروازے جیسا خلاء نمودار ہو گیا اور پھر اوسلو کی نظریں جیسے ہی دوسری طرف پڑیں وہ بے اختیار چونک پڑا۔ دوسری طرف ایک

خاصا بڑا کمرہ تھا جہاں ایک بڑی مشین تھی اور اس مشین پر ایک بڑی سی سکرین نظر آ رہی تھی۔ سکرین پر ایک ورکشاپ کا منظر دکھائی دے رہا تھا جہاں دس مختلف گاڑیوں پر مکینک کام کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس مشین روم میں دائیں بائیں بیٹھنے کے لئے کرسیاں اور صوفے بھی سجے ہوئے تھے۔

مشین کے سامنے ایک کرسی پر ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے کرسی گھمائی اور پلٹ کر بلیک ڈونا اور اوسلو کی طرف دیکھنے لگا اور پھر ان دونوں کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

”آؤ“...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو حیرت سے اس کمرے اور مشین کو دیکھتا ہوا اندر آ گیا۔ جیسے ہی وہ دونوں اندر آئے ان کے پیچھے دروازہ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔

غیر ملکی نے انہیں کرسیوں کی طرف جانے کا اشارہ کیا تو بلیک ڈونا، اوسلو کو لے کر اس طرف آ گئی جہاں کرسیاں اور صوفے پڑے ہوئے تھے۔ بلیک ڈونا کے کہنے پر اوسلو ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بدستور انتہائی حیرت دکھائی دے رہی تھی وہ اس کمرے کو ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ کسی طلسماتی دنیا یا کسی سائنسی مشین روم میں آ گیا ہو۔

غیر ملکی چند لمحے مشین پر کام کرتا رہا پھر وہ اٹھا اور مڑ کر ان کی طرف آ گیا اور ان کے سامنے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

Downloaded from https://paksociety.com

"کیسے ہو اوسلو"...... غیر ملکی نے کہا اور اس کی آواز سن کر اوسلو یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں میں یکلخت طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔

"یہ آواز۔ اوہ اوہ۔ تت۔ تت۔ تم فوسٹر ہو"...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور غیر ملکی سمیت بلیک ڈونا بھی مسکرا دی۔

"نہیں میں مکاسٹر ہوں۔ مکاسٹر دی گریٹ"...... غیر ملکی نے کہا اور اوسلو کے چہرے پر اور زیادہ حیرت لہرانے لگی۔

"لیکن تمہاری آواز تو فوسٹر سے ملتی ہے جو اسرائیلی کراس ایجنسی کا چیف ہے"...... اوسلو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے وہی فوسٹر سمجھ سکتے ہو"...... غیر ملکی نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سمجھ سکتا ہوں۔ کیا مطلب"...... اوسلو نے کہا۔

"مطلب یہ کہ میں تم سے جب ملا تھا تو میں تم سے فوسٹر بن کر ملا تھا"...... مکاسٹر نے کہا اور اوسلو ایک جھٹکے سے اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ انتہائی پریشانی ابھر آئی تھی۔

"مم۔ مم۔ مطلب تم وہی فوسٹر ہو"...... اوسلو نے اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ باس ہی تم سے فوسٹر بن کر ملے تھے اوسلو"...... بلیک ڈونا نے کہا اور اوسلو آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

"بیٹھ جاؤ اوسلو"...... مکاسٹر نے کہا اور اوسلو حیران و پریشان

اس کی طرف دیکھتا ہوا یوں بیٹھ گیا جیسے وہ غیر ارادتاً بیٹھا ہو۔

"اگر تم فوسٹر نہیں ہو اور تمہارا تعلق اسرائیل کی کراس ایجنسی سے نہیں ہے تو پھر تم کون ہو"...... اوسلو نے اپنی حیرت پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ میرا نام مکاسٹر دی گریٹ ہے اور میرا تعلق اسرائیل سے ہی ہے"...... مکاسٹر نے کہا۔

"اور کراس ایجنسی"...... اوسلو نے کہا۔

"نہیں۔ کراس ایجنسی سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کراس ایجنسی کا تو میں نے تمہیں ہائر کرنے کے لئے صرف نام ہی استعمال کیا تھا"...... مکاسٹر نے جواب دیا اور اوسلو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر غصہ لہرانے لگا تھا۔

"اگر تمہارا تعلق کراس ایجنسی سے نہیں ہے تو پھر کس ایجنسی سے ہے اور تم یہاں کیا کر رہے ہو"...... اوسلو نے پوچھا۔

"تم نے اسرائیل کے کلر سینڈیکیٹ کا نام سنا ہے"...... مکاسٹر نے کہا۔

"کلر سینڈیکیٹ۔ تمہارا مطلب ہے وہ کلر سینڈیکیٹ جو اسرائیل سمیت یورپ، ایکریمیا اور دیگر اسلامی ممالک میں جا کر مسلمانوں کے خلاف خونی کارروائیاں کرتا ہے۔ وہ سینڈیکیٹ جو درندوں سے زیادہ بھیانک اور خونخوار ہے اور۔ اوہ اوہ۔ تو تم کلر سینڈیکیٹ کے باس مکاسٹر ہو"...... اوسلو کساوا نے کلر سینڈیکیٹ کے بارے میں

بتاتے ہوئے اچانک بری طرح سے چونک کر کہا اور ایک بار پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مکاسٹر کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ وہ ایک خونخوار درندے کے سامنے کھڑا تھا جو انسانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ دیتا تھا۔

"ہاں۔ میں وہی مکاسٹر ہوں۔ کلر سینڈیکیٹ کا باس"۔ مکاسٹر نے کہا اور اوسلو کساوا کا رنگ سفید ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"لگتا ہے تم میرا نام سن کر خوفزدہ ہو گئے ہو"...... مکاسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ میں تو حیران ہو رہا ہوں کہ جس درندہ صفت انسان مکاسٹر کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا وہ آج میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے اور بلیک ڈونا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بھی تمہاری ساتھی ریڈ موٹیری ہے"...... اوسلو نے جلدی سے کہا اور دوبارہ بیٹھ گیا لیکن اس کا چہرہ بدستور حیرت کی وجہ سے بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔

"ہاں۔ یہ ریڈ موٹیری ہے"...... مکاسٹر نے کہا۔

"لیکن تم یہاں کیا کر رہے ہو اور تم مجھے کراس ایجنسی کے باس فوسٹر بن کر کیوں ملے تھے"...... اوسلو نے کہا۔ حیرت کے ساتھ وہ قدرے غصے میں بھی تھا۔

"اگر میں تم سے مکاسٹر کی حیثیت سے ملتا تو تم میرا کام کرنے

سے انکار کر دیتے جبکہ مجھے تمہاری اشد ضرورت تھی کیونکہ میں جانتا تھا کہ تم یا تو عمران کو ہلاک کر دو گے یا پھر تم عمران پر حملے کر کے اسے اپنی طرف ہی متوجہ رکھو گے۔ عمران اگر تمہاری طرف متوجہ رہتا تب بھی میں یہاں اپنا کام نہایت آسانی سے کر سکتا تھا۔ اسی لئے میں نے ریڈ موٹیری کو تمہارے ساتھ بھیج دیا تھا تاکہ اگر تم چوک جاؤ تو تمہاری جگہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو نشانہ بنا سکے۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ عمران کو تمہارے بارے میں پہلے سے ہی سب کچھ پتہ چل چکا تھا اور اس نے اپنی حفاظت کا انتظام بھی کر لیا تھا۔ ریڈ موٹیری نے البتہ تمہارے ساتھ مل کر کچھ کام دکھایا تھا اور اس کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار اہم ممبر ہلاک ہو گئے ہیں جو عمران کی طرح چالاک، خطرناک اور انتہائی زیرک تھے۔ اگر میں ریڈ موٹیری کو نہ بھیجتا تو عمران کے ساتھی تمہارے پیچھے لگ کر تمہیں ضرور ختم کر سکتے تھے۔ عمران جب ہوٹل وائٹ سٹار پہنچا تھا تو وہاں عمران اکیلا نہیں تھا اس کے کئی ساتھی بھی وہاں موجود تھے جنہیں اس بات کا بھی علم ہو گیا تھا کہ تم نے عمران پر کہاں سے گولیاں چلائی تھیں۔ ان میں سے دو ممبروں نے تمہارا اور بلیک ڈونا کا پیچھا بھی کیا تھا جنہیں تم نے اور ریڈ موٹیری نے ہلاک کیا تھا۔ اور یہاں میں تمہیں ایک اور بات بتاتا چلوں کہ تم ہوٹل گولڈ سن میں اپنا جو سامان چھوڑ آئے تھے وہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کے ہاتھ لگ گیا تھا۔ وہ تمہارے بارے میں سب کچھ جان چکے

تھے اور تمہاری ہی تلاش میں لگے ہوئے تھے اگر تم ان کے ہاتھ لگ جاتے تو تمہاری ہلاکت یقینی تھی“...... مکاسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو“...... اوسلو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”میں ان سب پر مسلسل نظریں رکھے ہوئے تھا“...... مکاسٹر نے کہا۔

”کیسے۔ ایک ساتھ تم ان پر کیسے نظر رکھ سکتے ہو“...... اوسلو نے کہا۔

”تم نے عمران کو جہاں ہٹ کیا تھا وہاں میرا ایک ساتھی بھی موجود تھا اس نے خود دیکھا تھا جب عمران کو ایمبولینس کی بجائے اس کا ایک ساتھی دوسری کار میں لے گیا تھا۔ میرے ساتھی نے موقع کا فائدہ اٹھا کر اس کار کے نیچے ایک سائنسی آلہ جسے کوڈ میں کراس ٹریکر کہا جاتا ہے چپکا دیا تھا جس سے نہ صرف میں یہاں بیٹھ کر ان کی باتیں سن سکتا تھا بلکہ ان کی لوکیشن بھی چیک کر سکتا تھا۔ میں نے ان دونوں کی کار میں ہونے والی باتیں سن لی تھیں کہ عمران تمہاری گولیوں سے ہٹ نہیں ہوا تھا بلکہ وہ جان بوجھ کر تمہیں یہ تاثر دینا چاہتا تھا کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے“...... مکاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس نے ایسا کیوں کیا تھا اگر اسے اور اس کے ساتھیوں

کو علم تھا کہ میں ہوٹل گولڈسن میں موجود ہوں اور میرا ارادہ عمران کو ہلاک کرنے کا ہے تو پھر انہوں نے مجھے روکا کیوں نہیں تھا وہ مجھے گرفتار بھی تو کر سکتے تھے“...... اوسلو نے کہا اور مکاسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران کو یقین تھا کہ تم وہاں اکیلے نہیں ہو۔ اسی لئے اس نے اپنے ساتھیوں کو منع کر دیا ہو گا کہ وہ تمہیں گرفتار نہ کریں اور تم جو کرتے ہو تمہیں کرنے دیا جائے“...... مکاسٹر نے کہا۔

”میں سمجھا نہیں“...... اوسلو نے کہا۔

”جس طرح عمران کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ تم اسے ہلاک کرنے کے لئے پاکیشیا میں ہو اسی طرح عمران کو میرے بارے میں بھی پتہ چل گیا تھا اور اسے یہ یقین تھا کہ میں نے ہی تمہیں عمران کے پیچھے لگایا ہے تاکہ عمران تمہارے ساتھ الجھا رہے اور میں یہاں اپنا کام کر جاؤں“...... مکاسٹر نے کہا۔

”تم یہاں کیا کرنے آئے تھے“...... اوسلو نے پوچھا۔

”میں یہاں پاکیشیا کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے آیا ہوں“...... مکاسٹر نے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اوسلو کساوا بے اختیار اچھل پڑا اس کا چہرہ ایک بار پھر متغیر ہو گیا۔

”تو تم یہاں پاکیشیا کے خلاف کارروائیاں کرنے کے لئے آئے ہو“...... اوسلو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ پاکیشیا ان دنوں جن مصائب اور مشکلات میں گھرا ہوا

ہے، میں نے سوچا کہ اگر میں بھی پاکیشیا کے مصائب اور مشکلات بڑھا دوں تو پاکیشیا کو ایسا زبردست جھٹکا لگے گا کہ صدیوں تک پاکیشیا اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا اور پاکیشیا کی حالت اس قدر ابتر ہو جائے گی کہ اس موقع کا فائدہ اٹھا کر ہمسایہ ملک حملہ کر دے گا اور پاکیشیا کا نام ہمیشہ کے لئے صفحہء ہستی سے مٹا دیا جائے گا''...... مکاسٹر نے کہا۔

''تم کن مصائب اور مشکلات کی بات کر رہے ہو''...... اوسلو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پاکیشیا میں کوئی ایک مصیبت ہو تو بتاؤں۔ پاکیشیا کی کرپشن۔ پاکیشیا کی معاشی حالت، مہنگائی، بیروزگاری اور بدحالی سے پاکیشیا کی حالت بہت خراب ہو چکی ہے۔ پاکیشیا کی نہ کسی ملک میں ساکھ ہے اور نہ ہی کوئی عزت۔ خاص طور پر عسکریت پسندی نے پاکیشیا کو پوری دنیا میں بدنام کر رکھا ہے اور پاکیشیا میں آئے دن ہونے والے دھماکوں اور بے گناہ لوگوں کی ہلاکتوں نے پاکیشیائی عوام کو بے حد ہراساں اور پریشان کر رکھا ہے۔ اس ملک میں کوئی بھی خود کو محفوظ تصور نہیں کرتا۔ گھر سے نکلنے والا ہر شخص یہی سوچتا ہوا نکلتا ہے کہ اس کی واپسی ہو گی بھی یا نہیں۔ اسی طرح پاکیشیا کی پاور سپلائی، گیس اور اوور چارجنگ ٹیکس نے لوگوں کا جینا حرام کر رکھا ہے۔ لوگ بیروزگاری اور مہنگائی سے تنگ آ کر خودکشیاں تک کرتے پھر رہے ہیں۔ باپ اپنے بیوی بچوں کے گلے کاٹ رہے

ہیں اور مائیں اپنے بچوں کو بھوک و افلاس سے بلکتے دیکھ کر بچوں سمیت یا تو دریاؤں میں کود جاتی ہیں یا پھر چلتی ٹرین کے نیچے آ جاتی ہیں۔ اس ملک میں زندگی مہنگی ہے اور موت سستی۔ یہاں ہر طرف موت کا راج ہے۔ اس لئے میں نے ان لوگوں کو بیروزگاری، افلاس اور تنگدستی سے نجات دلانے کا فیصلہ کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ جب اس ملک میں لوگ خود ہی مرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں تو کیوں نہ میں ان کی مدد کروں اور انہیں ان کے مذہب کے تحت حرام موت مرنے سے بچا لوں۔ اس لئے میں نے اس ملک کے امیر غریب تمام انسانوں کو ہلاک کرنے یا پھر دوسرے ممالک کا غلام بننے کے لئے ایک پلان بنایا تھا۔ ایسا پلان جس سے یا تو اس ملک میں ہر طرف تباہی اور موت پھیل جائے گی۔ ایسی تباہی کہ پاکیشیا پر ہمسایہ ملک کافرستان آسانی سے حملہ کر کے یہاں قبضہ کر سکتا تھا اور کافرستان جب اس ملک پر قبضہ کرے گا تو پھر وہ سب کچھ ایسا کرے گا جیسا وہ ہیون ویلی میں کر رہا ہے۔ یہاں کافرستانی فوجی ہولڈ سنبھال لیں گے تو پھر یہاں کے مسلمان یا تو بھوک پیاس سے مر جائیں گے یا پھر کافرستانی فوج ان پر ظلم کر کر کے انہیں ختم کر دے گی۔ جس سے میرا مقصد پورا ہو جائے گا۔ پاکیشیا ختم تو مسلمان ختم''...... مکاسٹر نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا تو رکے بغیر بولتا ہی چلا گیا آخر میں اس کا لہجہ بے حد سخت اور سفاکانہ ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ تمہارا ارادہ تو بے حد خوفناک ہے۔ تم یہاں بے گناہ لوگوں کو ہلاک کرنے آئے ہو۔ یہ تو ظلم ہے۔ سراسر ظلم"...... اوسلو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم پاکیشیا کی وکالت کر رہے ہو۔ کیوں۔ تم خود بھی تو ایک مجرم ہو۔ کرائم ماسٹر جو اب تک نہ جانے کتنے بے گناہ افراد کو ہلاک کر چکا ہے"...... بلیک ڈونا نے منہ بناتے ہوئے کہا جو اب تک خاموش بیٹھی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔

"وہ میرا پیشہ ہے۔ جبکہ مکاسٹر اور تم جو کرنے جا رہے ہو وہ تمہارا جنون ہے۔ مسلمانوں کے خلاف ایسا جنون جو تمہارے دلوں میں نفرت بن کر سمایا ہوا ہے"...... اوسلو نے کہا۔

"سب اپنا اپنا کام کرتے ہیں اوسلو۔ تم اپنا کام کرتے ہو اور ہم اپنا۔ یہ جنون ہو یا پیشہ کیا فرق پڑتا ہے"...... مکاسٹر نے کہا۔

"بہت فرق پڑتا ہے۔ بہرحال میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ تم بتاؤ تم اس ملک میں کون سی تباہی لانا چاہتے ہو۔ تم ایسا کیا کرو گے کہ اس ملک میں ہر طرف موت پھیل جائے گی"۔ اوسلو نے سر جھٹک کر کہا۔

"تم اب میرے دوستوں میں شمار ہوتے ہو اوسلو۔ اس لئے میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا۔ تم نے دولت کے لئے ہی سہی لیکن میرے لئے کام تو کیا ہے اس لئے میں تمہیں آج سے بلکہ ابھی سے اپنے سینڈیکیٹ کا حصہ بناتا ہوں۔ تم میرے سینڈیکیٹ میں

ایسے ہی کام کرو گے جیسے بلیک ڈونا، میرا مطلب ہے ریڈ موٹیری کرتی ہے۔ یہ سینڈیکیٹ کی ریڈ موٹیری ہے اور تم میرے سینڈیکیٹ کے کرائم ماسٹر۔ تم اگر میرے ساتھ مل جاؤ تو میں پاکیشیا کے تمام مسلمانوں کو ختم کر دوں گا خاص طور پر ان ممالک کے مسلمانوں کو جو اسرائیل کو کسی طور پر تسلیم ہی نہیں کرتے اور اسرائیل کی تباہی کے خواب دیکھتے ہیں۔ میں ان کے خواب ان پر ہی پلٹ دوں گا۔ جب تک پوری دنیا خاص طور پر مسلمان ممالک اسرائیل کو تسلیم نہیں کر لیتے اسرائیل کبھی گریٹ اسرائیل نہیں بن سکتا اور میرا صرف ایک ہی مقصد ہے۔ اسرائیل کی حقیقت پوری دنیا کو منوانا اور یہ منوانا کہ اسرائیل گریٹ تھا، گریٹ ہے اور گریٹ رہے گا"۔ مکاسٹر نے کہا۔

"یہ تمہاری سوچ ہے۔ میں اس کے لئے کیا کہوں"...... اوسلو نے منہ بنا کر کہا۔

"تو تم میرا ساتھ نہیں دو گے"...... مکاسٹر نے اسے گھور کر کہا۔

"اس کا جواب میں تمہیں ابھی نہیں دے سکتا"...... اوسلو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو تم سوچنا چاہتے ہو"...... مکاسٹر نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ تمہاری پرپوزل چھوٹی نہیں ہے۔ پہلے میں آزاد تھا لیکن اب میں پابند ہو جاؤں گا اس لئے میں سوچ سمجھ کر حامی بھرنا چاہتا ہوں"...... اوسلو نے اسے ٹالنے والے انداز میں کہا۔

''سوچ لو۔ اگر تم میری پرپوزل مان لو گے تو بہت فائدے میں رہو گے''...... مکاسٹر نے کہا۔

''ایسا تم فوسٹر بن کر بھی مجھ سے کہہ چکے ہو''...... اوسلو نے منہ بنا کر کہا۔

''فوسٹر کی کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن مکاسٹر کی اور اس کے کلر سینڈیکیٹ کی ایک بہت بڑی حیثیت بھی ہے اور ایک حقیقت بھی''...... مکاسٹر نے کہا۔

''پھر بھی میں سوچوں گا''...... اوسلو نے کہا۔

''تم نے عمران پر جس چالاکی اور ہوشیاری سے کامیاب حملہ کیا تھا، اس سے میں بہت خوش ہوا تھا۔ اگر عمران پہلے سے ہوشیار نہ ہوتا تو وہ تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو ہی گیا تھا، تم واقعی شارپ شوٹر ہو۔ اس لئے تم جیسے آدمی کا میرے سینڈیکیٹ میں ہونا بے حد ضروری ہے۔ اسی لئے میں نے تمہیں تمام حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے۔ اب سوچنا تمہارا کام ہے۔ تمہاری ہاں تمہاری زندگی بنا دے گی''...... مکاسٹر نے کہا۔

''اور میری نا، میری موت بن جائے گی''...... اوسلو نے تلخ لہجے میں کہا۔

''اس کا انحصار تم پر ہی ہے۔ میں تمہارے سامنے اصلی روپ میں ہوں۔ اس سے پہلے میرے بارے میں صرف ریڈ موٹیری جانتی تھی لیکن اب تم بھی مجھے دیکھ چکے ہو۔ اگر تم میرے ساتھ کام

کرنے کی حامی نہیں بھرو گے تو ظاہر ہے مجھے اپنی شخصیت چھپائے رکھنے کے لئے کچھ تو کرنا ہی پڑے گا''...... مکاسٹر نے سفاک لہجے میں کہا اور اوسلو نے ایک طویل سانس لے کر سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں''...... اوسلو نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

''وہ میری قید میں ہیں۔ میں نے انہیں ایک کمرے میں الیکٹرک شاک دے کر بے ہوش کر دیا ہے۔ میں چاہتا تو میں انہیں ہلاک کر سکتا تھا لیکن چونکہ عمران کی ہلاکت کا میں نے تمہیں ٹاسک دے رکھا تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم خود جا کر اسے ہلاک کرو۔ اپنے ہاتھوں سے''...... مکاسٹر نے کہا۔

''لیکن وہ یہاں کیسے آ گئے تھے۔ میں نے تو انہیں کھنڈروں کے پاس دیکھا تھا اور ان پر چار میزائل بھی فائر کئے تھے جس سے وہ مجھے ہوا میں اڑتے ہوئے دکھائی دیئے تھے''...... اوسلو نے کہا۔

''تم نے اس طرف جو میزائل فائر کئے تھے ان میں سے ایک میزائل کا ٹکڑا ایک ایسی جگہ ٹکرا گیا تھا جہاں سے زمین کے نیچے ایک خفیہ سرنگ کو کھولا جا سکتا تھا۔ سرنگ کا اوپر والا حصہ کھلا تو وہ فوراً سرنگ میں کود گئے تھے اور انہیں وہاں دیکھ کر میں چونک پڑا تھا اور پھر میں نے اس سرنگ میں گرین نائٹرک سموک پھیلا دیا تھا جس سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے پھر میں نے انہیں سرنگ سے

نکلوایا اور ایک تہہ خانے کے پرانے قید خانے میں بند کرا دیا۔ وہ چونکہ خطرناک انسان ہیں اس لئے میں نے انہیں ایسے سٹریچروں پر جکڑوایا تھا جن سے وہ کسی طور پر آزاد نہیں ہو سکتے تھے اور پھر میں نے ان سے کچھ پوچھنے کی کوشش کی تو عمران میرا مذاق اڑانے لگا بس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو الیکٹرک شاک دے کر بے ہوش کر دیا۔ وہ ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ میں ان سے ضروری باتیں پوچھنا چاہتا تھا لیکن مجھے لگ رہا ہے کہ میں کچھ بھی کر لوں وہ مجھے کوئی جواب نہیں دیں گے اس لئے تم چاہو تو انہیں اسی بے ہوشی کی ہی حالت میں جا کر ہلاک کر سکتے ہو''...... مکاسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ عمران کی ہلاکت کا ٹاسک تم نے چونکہ مجھے دیا تھا اس لئے میں اب اسے خود ہی ہلاک کروں گا۔ اسے ہلاک کرنے کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ مجھے کیا کرنا ہے''...... اوسلو نے کہا۔

''تو جاؤ اور ریڈ موتیری کے ساتھ جا کر اسے اور اس کے چار ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دو۔ ان سب کے ہلاک ہوتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی''...... مکاسٹر نے کہا۔

''انہیں میں ہلاک کر دوں گا لیکن تم اپنا پروگرام تو بتاؤ تم یہاں کیا پلان اور کون سا مشن لے کر آئے ہو''...... اوسلو نے پوچھا تو مکاسٹر مسکرا دیا اور اس نے اسے اپنا پلان بتانا شروع کر دیا جسے سن کر اوسلو کساوا کا جیسے دل دھڑکنا بھول گیا۔ مکاسٹر کا پلان واقعی

بے حد ہولناک اور انتہائی خوفناک تھا جو پاکیشیا کے ہزاروں لاکھوں بے گناہ اور معصوم انسانوں کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ وہ لاکھوں مسلمانوں کو ہلاک کرنے کا پلان اسے ایسے مزے لے لے کر بتا رہا تھا جیسے کوئی بڑا ننھے بچے کو دلچسپ کہانی سناتے ہوئے خود بھی اس کہانی کی دلچسپی میں کھو جاتا ہے۔

''تو کیا اس کی تم نے تیاری مکمل کر لی ہے''...... اوسلو نے ساری باتیں سن کر سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں۔ میں نے دس ہارڈ بلاسٹر تیار کرائے ہیں۔ جن میں سے میں نے چار اپنی منزلوں کی طرف ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی بھیج دیئے ہیں۔ حالانکہ میں تمام ہارڈ بلاسٹر ایک ہی وقت میں اور ایک دو روز بعد بھیجنا چاہتا تھا۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں دیکھ کر میں نے اپنے پلان میں تھوڑی سی تبدیلی کر دی تھی۔ اس لئے میں نے چار تیار شدہ ہارڈ بلاسٹر آج ہی روانہ کر دیئے ہیں جو اگلے چند گھنٹوں میں اپنے ٹارگٹ پر پہنچ جائیں گے اور پھر پاکیشیا میں ہولناک تباہی کا آغاز ہو جائے گا اور پاکیشیا کے آسمان پر موت کے مہیب سائے پھیل جائیں گے اور ہر طرف سے آگ اور خون کا ایسا طوفان اُمڈ پڑے گا جسے روکنا کسی کے بس کی بات نہیں ہو گی۔ کسی کی بھی نہیں''...... مکاسٹر نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو مجھے جلد سے جلد عمران کا خاتمہ کر دینا چاہئے۔ اگر اسے ان باتوں کا پتہ چل گیا تو وہ پاکیشیا کی طرف بڑھنے والی

خوفناک تباہی کا رخ تمہاری طرف موڑ دے گا اور میں یہ کبھی نہیں چاہوں گا کہ میں دنیا کے جس گریٹ اور پاورفل سینڈیکیٹ کا حصہ بننے جا رہا ہوں وہ سینڈیکیٹ اور اس کا باس پاکیشیا میں ہی دفن ہو جائے“...... اوسلو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر مکاسٹر کی آنکھیں چمک اٹھیں بلیک ڈونا بھی بے اختیار مسکرا دی تھی۔ اوسلو کساوا کے کہنے کا مطلب صاف تھا کہ اس نے مکاسٹر کے کلر سینڈیکیٹ میں شمولیت کا دل سے فیصلہ کر لیا تھا۔

”گڈ شو۔ یہ ہوئی نا بات اور تم یہ بات ذہن سے نکال دو کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی طوفان کا رخ میری طرف موڑ سکتے ہیں۔ میں اصول پسند آدمی ہوں اور اسی اصول پسندی کی وجہ سے میں نے ابھی تک انہیں ہلاک نہیں کیا ہے ورنہ اب تک ان کی لاشیں بھی جل کر بھسم ہو گئی ہوتیں“...... مکاسٹر نے کہا۔

”ان کی لاشیں بھسم نہیں ہوئی ہیں تو اب ہو جائیں گی“۔ اوسلو نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو مکاسٹر بھی مسکرا دیا اور پھر اوسلو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک ڈونا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”ریڈ موتیری کے ساتھ جاؤ۔ یہ تمہیں عمران اور اس کے بے ہوش ساتھیوں تک لے جائے گی اور موتیری اپنے ساتھ چار مسلح افراد بھی لے جانا۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا“...... مکاسٹر نے بلیک ڈونا کو آنکھوں سے مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس نے

اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ مکاسٹر کی بات کا مطلب سمجھ گئی ہو۔

پھر وہ دونوں اس کمرے سے نکلتے چلے گئے اور پھر بلیک ڈونا کمرے سے باہر آ کر اسی تہہ خانے میں آ گئی جہاں دو کمروں کے مخروطی دروازے تھے جو بظاہر اینٹوں سے بند نظر آ رہے تھے۔

”عمران اور اس کے ساتھی اس کمرے میں ہیں“...... بلیک ڈونا نے اس دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر نمبر دو لکھا ہوا تھا اس کی بات سن کر اوسلو کساوا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے دوسری دیوار کے پاس سے دیوار کا ایک حصہ کھلا اور وہاں سے چار مسلح افراد نکل کر باہر آ گئے۔ ایک اور خفیہ راستہ کھلتے ہوئے دیکھ کر اوسلو کساوا ایک طویل سانس لے کر رہ گیا تھا۔ اس کے پاس اس کا اسلحہ موجود تھا اس نے مشین گن کا سیفٹی کیچ ہٹایا اور دیوار کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بلیک ڈونا دروازہ کھولنے کے لئے آگے بڑھ گئی۔

عمران کو ہوش آیا تو اس نے خود کو اسی کمرے میں پایا وہ اسی طرح اس سٹریچر سے بندھا ہوا تھا اور اس کے قریب اس کے ساتھی بھی اسی طرح سٹریچر پر بندھے ہوئے تھے۔

ہوش میں آتے ہی عمران کو یاد آ گیا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ اس کی باتوں سے مکاسٹر کو شاید غصہ آ گیا تھا اور اس نے اچانک ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے سٹریچروں میں کرنٹ چھوڑ دیا تھا۔ کرنٹ اس قدر تیز اور خوفناک تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے منہ سے زور دار چیخیں نکل گئی تھیں وہ سٹریچروں پر بندھے چند لمحے بری طرح سے تڑپتے رہے پھر بے ہوش ہو گئے تھے۔ اب سب سے پہلے عمران کو ہی ہوش آیا تھا۔

”مکاسٹر“...... عمران نے ہوش میں آتے ہی سخت لہجے میں کہا لیکن جواب میں مکاسٹر کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

”مکاسٹر کیا تم میری آواز سن رہے ہو“...... عمران نے تیز آواز میں کہا لیکن جواب ندارد۔

”مکاسٹر کہاں ہو تم۔ مجھ سے بات کرو“...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اسے مکاسٹر پر بے حد غصہ آ رہا تھا جو یہاں نہ جانے کس مقصد کے لئے آیا تھا۔ لیکن مکاسٹر جیسے اس کی بات سن ہی نہیں رہا تھا۔ پھر عمران کی نظریں چھت کے دائیں کونے پر لگے ہوئے ایک سی سی کیمرے پر پڑیں۔ مکاسٹر اسی کیمرے سے انہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس کیمرے کو دیکھ کر عمران کو یقین ہو گیا کہ مکاسٹر کسی دوسری طرف موجود ہے کیونکہ اگر مکاسٹر انہیں دیکھ رہا ہوتا تو اس کیمرے کے شیشوں کے ساتھ لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بلب ضرور جل رہا ہوتا جو اس بات کا پتہ دیتا تھا کہ کیمرہ آن ہے۔ لیکن اس وقت سرخ رنگ کا بلب آف نظر آ رہا تھا۔ کیمرے کو آف دیکھ کر عمران دونوں ہاتھوں کی انگلیاں موڑنے کی کوشش کرنے لگا کہ کسی طرح وہ ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں کو کلائیوں پر بندھی ہوئی بیلٹوں تک لا کر انہیں کاٹ سکے۔

مکاسٹر نے انہیں بے ہوش کر کے ان کی تمام چیزیں حاصل کر لی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کے پیروں میں جوتے بھی نہیں تھے اور ان کی ریسٹ واچز بھی اس نے اتار لی تھیں۔ عمران کی انگلیوں کے ناخنوں میں صرف بلیڈ ہی چھپے ہوئے تھے جن کے بارے میں مکاسٹر کو علم نہیں ہوا تھا ورنہ شاید وہ ان بلیڈوں کو بھی نکال دیتا۔

عمران جلد سے جلد خود کو آزاد کرنا چاہتا تھا لیکن ایک تو اس کے بازوؤں پر بندھی ہوئی بیلٹیں اس کی انگلیوں سے دور تھیں دوسرا اسے اس قدر سختی سے باندھا گیا تھا کہ وہ کلائیوں اور انگلیوں کو ہی موڑ سکتا تھا جبکہ اس کا باقی بازو سٹریچر کے ساتھ ہی جڑا ہوا تھا جسے اس انداز میں باندھا گیا تھا کہ عمران بازو کھینچ کر بھی ان بیلٹوں سے اپنے ہاتھ باہر نہیں نکال سکتا تھا۔

ابھی عمران اسی کوشش میں مصروف تھا کہ اس نے اچانک سی سی کیمرے پر لگا ہوا سرخ رنگ کا بلب آن ہوتے ہوئے دیکھا۔ کیمرہ آن ہو گیا تھا شاید مکاسٹر نے انہیں دوبارہ چیک کرنا شروع کر دیا تھا۔ کیمرہ آن ہوتے ہوئے دیکھ کر عمران نے ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں سے بازوؤں پر بندھی ہوئی بیلٹیں کاٹنی موقوف کر دیں۔

”میں کب سے تمہیں پکار رہا ہوں تم میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے تھے“...... عمران نے ڈائریکٹ کیمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس بار بھی مکاسٹر نے کوئی جواب نہ دیا۔

”میں جانتا ہوں مکاسٹر تم سی سی کیمرے سے مجھے دیکھ رہے ہو۔ مجھ سے بات کرو۔ مجھے بتاؤ کہ تم یہاں کیا مشن لے کر آئے ہو اور تمہارے ارادے کیا ہیں“...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اس سے پہلے کہ مکاسٹر کی جواب میں کوئی آواز آتی اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ عمران نے سر اٹھا کر دیکھا تو

اسے فولادی دروازہ کسی شٹر کی طرح اوپر اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ دروازہ باہر سے بظاہر اینٹوں کا بنا ہوا نظر آتا تھا لیکن اندر سے ٹھوس فولاد کا بنا ہوا تھا۔

جیسے ہی دروازہ کھلا ایک سیاہ فام لڑکی اور ایک نوجوان نے اندر جھانک کر دیکھا اور پھر انہیں سٹریچروں پر بندھا ہوا دیکھ کر ان کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔ دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل نظر آ رہے تھے۔ وہ دونوں اندر آئے تو ان کے پیچھے چار افراد اور اندر آ گئے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ نوجوان کی کمر پر ایک تھیلا بندھا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ سب اندر آئے ان کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

”تو یہ ہے عمران۔ اس نے واقعی بڑا زبردست میک اپ کر رکھا ہے“...... سیاہ فام لڑکی نے اندر داخل ہو کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ ہوش میں ہے۔ مکاسٹر نے تو کہا تھا کہ اس نے انہیں الیکٹرک کرنٹ سے بے ہوش کر رکھا ہے“...... نوجوان نے کہا۔

”یہ ضرورت سے زیادہ ڈھیٹ واقعی ہوا ہے اوسلو۔ میں نے ان سب کو زبردست وولٹ کے کرنٹ سے بے ہوش کیا تھا لیکن پتہ نہیں اسے کیسے اتنی جلدی ہوش آ گیا ہے جبکہ اس کے ساتھی ابھی اسی طرح سے بے ہوش ہی پڑے ہوئے ہیں“...... اچانک چھت سے مکاسٹر کی مخصوص آواز سنائی دی اور اوسلو چونک کر چھت

کی طرف دیکھنے لگا اور پھر اس کی نظر سی سی کیمرے پر پڑے تو اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''تو تم اس کیمرے سے انہیں دیکھ رہے ہو''...... اوسلو نے کہا۔

''ہاں۔ میں نہ صرف انہیں بلکہ تم سب کو بھی دیکھ رہا ہوں''...... مکاسٹر کی شوخ آواز سنائی دی۔ اوسلو غور سے کمرے کا جائزہ لے رہا تھا اس کی تیز نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ان کے سٹریچروں کا بھی جائزہ لے رہی تھیں۔ جن کے سروں کے پاس سٹریچروں سے دو دو تار سے نکل کر دوسری طرف دیوار میں جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ چند لمحے وہ ماحول کا جائزہ لیتا رہا پھر وہ عمران کے سٹریچر کے پاس آ گیا جبکہ بلیک ڈونا اور اس کے چار ساتھی دروازے کے پاس ہی کھڑے رہے۔

''کیا دیکھ رہے ہو اوسلو۔ یہ عمران ہی ہے۔ میں نے تمہیں اسے ہی ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا تھا۔ ہلاک کر دو اسے''۔ مکاسٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران جو غور سے اوسلو کی طرف دیکھ رہا تھا مکاسٹر کی آواز سن کر چونک اٹھا۔ اوسلو کساوا نے سر اٹھا کر کیمرے کی طرف دیکھا اور پھر اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔

''ارے ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ تمہارے ہاتھ میں کھلونا نہیں سچ مچ کی گن ہے۔ پیچھے کرو اسے اگر یہ چل گئی تو میری ساری بتیاں گل ہو جائیں گی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''موت سر پر دیکھ کر بھی تم خوف میں مبتلا ہونے کی بجائے اس قدر مطمئن نظر آ رہے ہو۔ کیا تمہیں موت سے ڈر نہیں لگتا''۔ اوسلو نے عمران کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''موت سے وہ ڈرتے ہیں جنہیں موت کا خوف ہوتا ہے اوسلو۔ میں اور میرے ساتھیوں کے سروں پر ہر وقت کفن بندھا رہتا ہے۔ تم جیسے بزدل کبھی سامنے سے نہیں ہمیشہ پیچھے سے وار کرتے ہیں۔ یاد رکھو تم جس مکاسٹر کا ساتھ دے رہے ہو وہ دنیا کا سب سے بڑا شیطان ہے اور ایک ایسا خونخوار درندہ ہے جو مطلب نکل جانے کے بعد اپنوں کا بھی گلہ کاٹ سکتا ہے۔ تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرو گے تو زندہ تم بھی نہیں بچو گے''...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب''...... اوسلو نے چونک کر کہا۔

''اس کی بات مت سنو اوسلو۔ یہ انتہائی احمق انسان ہے اس سے جتنی باتیں کرو گے یہ تمہیں اتنا ہی پاگل بنانے کی کوشش کرے گا''...... مکاسٹر کی آواز سنائی دی۔

''ایک منٹ مکاسٹر۔ مجھے اس سے بات کرنے دو۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ ویسے بھی میں اسے اکیلا نہیں مارنا چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھیوں کو بھی ہوش آ جائے پھر میں ان سب کو ایک ساتھ ماروں گا۔ یہ بندھے ہوئے ہیں اور تم نے انہیں جس انداز میں باندھ رکھا ہے یہ یہاں سے معمولی سی

بھی حرکت نہیں کر سکتے''...... اوسلو نے سر اٹھا کر کیمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ جیسا تم مناسب سمجھو''...... مکاسٹر نے کہا اور اوسلو کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''ہاں اب تم بتاؤ۔ تم کیا کہہ رہے تھے''...... اوسلو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یہاں محض ایک مہرہ بنا کر بھیجا گیا تھا اوسلو۔ تم سے باز میں ملنے آنے والا بلیک ایجنسی کا فوسٹر نہیں بلکہ اسرائیل کا سب سے درندہ صفت انسان مکاسٹر ہی تھا وہ مکاسٹر جو کلر سینڈیکیٹ کا سربراہ ہے اور اگر تم کلر سینڈیکیٹ کے بارے میں جانتے ہو تو پھر تمہیں یہ بھی پتہ ہونا چاہئے کہ مکاسٹر اور اس کا سینڈیکیٹ تمہارا کام ختم ہونے کے بعد تمہیں بھی ختم کر سکتا ہے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''کیوں مکاسٹر۔ کیا یہ سچ کہہ رہا ہے''...... اوسلو نے سر اٹھا کر کیمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن کیمرہ آف ہو چکا تھا۔ جواب میں مکاسٹر کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔

''یہ جھوٹ بول رہا ہے اوسلو۔ اگر ہم نے ایسا کرنا ہوتا تو میں تمہیں یہاں کیوں لاتی اور باس تمہیں وہ سب کچھ کیوں بتاتے۔ عمران اور اس کے ساتھی باس کے قیدی تھے وہ انہیں خود بھی ہلاک کر سکتے تھے''...... بلیک ڈونا نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ سب کہنے کی باتیں ہیں اوسلو۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ جہاں ہماری سانسیں ختم ہوں گی وہاں تم بھی ختم کر دیئے جاؤ گے۔ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں ہے تو چلاؤ گولی، مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دو پھر دیکھنا تمہارے ساتھ کیا ہوتا ہے''۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم کہہ رہے ہو تو دیکھنا تو پڑے گا ہی''...... اوسلو نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی جانب کر دیا۔ اس سے پہلے کہ عمران حرکت کرتا اچانک اوسلو کساوا بجلی کی سی تیزی سے پلٹا۔ مشین پسٹل سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور کمرہ بلیک ڈونا اور اس کے ساتھ کھڑے مسلح افراد کی ہولناک چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ اوسلو کساوا نے عمران کو ہلاک کرنے کی بجائے مشین پسٹل سے بلیک ڈونا اور مسلح افراد پر فائرنگ کر دی تھی اور وہ پانچوں چیختے ہوئے گرے اور تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گئے۔ بلیک ڈونا کی آنکھوں میں البتہ شدید حیرت دکھائی دے رہی تھی جیسے مرتے ہوئے بھی اسے یقین ہی نہ آیا ہو کہ اوسلو کساوا کی اس طرح بھی کایا پلٹ سکتی ہے کہ وہ اسے بھی گولیاں مار کر ہلاک کر دے گا۔ ادھر عمران نے جیسے ہی اوسلو کی انگلی کا دباؤ ٹریگر پر دبتے ہوئے دیکھا اس نے جسم کو دوسری طرف اس زور سے جھٹکا دیا تھا کہ وہ سٹریچر سمیت دوسری طرف الٹ گیا تھا اگر اوسلو اس پر فائرنگ کرتا تو گولیاں عمران کو لگنے کی بجائے پیچھے دیوار پر لگتیں۔

دوسری طرف الٹتے ہی عمران کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے سینے اور بائیں بازو پر بندھی ہوئی بیلٹ زور دار جھٹکے سے ٹوٹ گئی تھی۔

اوسلو کساوا نے بلیک ڈونا اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کرتے ہی مشین پسٹل کا رخ چھت کی طرف کیا اور سی سی کیمرے پر فائرنگ کر دی۔ سی سی کیمرہ دھماکے سے تباہ ہو گیا۔ کیمرہ تباہ کرتے ہی اوسلو تیزی سے عمران کے سٹریچر کی طرف جھپٹا لیکن اسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ایک ہاتھ آزاد ہوتے ہی اسے باقی بیلٹیں کھولنے میں دیر نہیں لگی تھی اور پھر عمران نے وہاں بلیک ڈونا اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھیں تو وہ حیران رہ گیا۔

اوسلو بجلی کی سی تیزی سے عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھا اور اس نے فوراً اس طرف فائرنگ کر دی جہاں سے تاریں سی نکل کر سٹریچر میں آ رہی تھیں۔ وہ ماہر نشانہ باز تھا اس لئے اس کا نشانہ کیسے چوک سکتا تھا چند ہی لمحوں میں تاریں ٹوٹ کر لٹک گئیں اور اوسلو عمران کی طرف مڑ گیا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''کیا دیکھ رہے ہو''...... اوسلو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم وہی کرائم ماسٹر ہو جو اڑتی ہوئی مکھی کے

ایک پر کو بھی نشانہ بنا سکتا ہے یا تم کوئی اور ہو۔ تمہیں یہاں مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا اور تم نے ہم پر فائرنگ کرنے کی بجائے بے چاری بلیک بیوٹی اور اس کے چار ساتھیوں کو ہی مار دیا ہے۔ یہ سب تم نے جان بوجھ کر کیا ہے یا یہ غلطی سے ہلاک ہو گئے ہیں''...... عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے انہیں جان بوجھ کر ہلاک کیا ہے۔ یہ انسان نہیں انسانوں کے روپ میں بھیڑیئے تھے''...... اوسلو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بھیڑیئے۔ اگر یہ بھیڑیئے ہیں تو تم کیا ہو۔ تم بھی تو انسانوں کے قاتل ہو۔ اب تک نہ جانے تم نے کتنے بے گناہ اور معصوم انسانوں کو ہلاک کیا ہے۔ ان کے خون سے تمہارے ہاتھ ہی نہیں تمہارا پورا جسم بھی رنگا ہوا ہے۔ پھر ایک بھیڑیئے میں معصومیت کہاں سے آ گئی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اسے واقعی حیرت ہو رہی تھی کہ اوسلو کساوا جو اسے ہر قیمت پر ہلاک کرنا چاہتا تھا وہ اچانک بدل کیسے گیا تھا اور اس نے بجائے اسے ہلاک کرنے کے بلیک ڈونا اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

''میں بھیڑیا ضرور ہوں۔ مگر شیطان نہیں ہوں اور نہ ان کی طرح بے رحم ہوں کہ جو بھی میرے سامنے آئے میں اسے ہلاک کرتا چلا جاؤں''...... اوسلو کساوا نے کڑوے لہجے میں کہا۔

"جو بھی سے تمہاری کیا مراد ہے"...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

"عمران۔ تم نہیں جانتے۔ مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ تمہارے ساتھ ساتھ یہاں پورے پاکیشیا میں موت کا طوفان کھڑا کرنے کا مشن لے کر آیا ہے۔ اس نے ایک ایسی خطرناک پلاننگ کر رکھی ہے کہ پاکیشیا میں ہر طرف موت کے بادل چھا جائیں گے جن میں جوان، بوڑھے، بچے اور عورتیں تک ہلاک ہو جائیں گی۔ مکاسٹر پاکیشیا کا سکون درہم برہم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے اندر شیطان گھسا ہوا ہے جو مسلمانوں خاص، طور پر پاکیشیا کے مسلمانوں سے بے انتہا نفرت کرتا ہے اور اس کا بس نہیں چل رہا ورنہ یہ پورے پاکیشیا کو خون میں نہلا دے"...... اوسلو نے کہا۔

"تم اس کے مشن کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ۔ تم سنو گے تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے"...... اوسلو نے کہا اور پھر وہ عمران کو وہ تمام باتیں بتانے لگا جو مکاسٹر نے اسے بتائی تھیں۔

"مکاسٹر نے دس گاڑیاں تیار کی ہیں جو آر ڈی ایکس اور طاقتور دھماکہ خیز مواد سے بھری ہوئی ہیں۔ ان میں سے چار گاڑیاں وہ روانہ کر چکا ہے۔ ان گاڑیوں کو وہ ہارڈ بلاسٹر کہتا ہے جن کے پھٹنے سے زبردست دھماکے ہوں گے۔ اور سوچو اگر وہ گاڑیاں

پاکیشیا کے بیس کیمپوں اور اسلحے کے ڈپوؤں کے پاس جا کر پھٹیں گی تو کیا ہو گا۔ بیس کیمپوں اور اسلحے کے ڈپوؤں میں موجود تمام اسلحہ پھٹ پڑے گا جس سے ارد گرد کا ہی علاقہ نہیں بلکہ شہر کے شہر تباہ ہو جائیں گے اور اتنی لاشیں گریں گی جن کی گنتی مشکل ہو جائے گی۔ مکاسٹر نے ان گاڑیوں کو اس انداز میں ڈیزائن کیا ہے کہ ان پر نہ کسی گولی کا اثر ہو گا نہ کسی بم کا۔ یہاں تک کہ ان گاڑیوں پر اگر میزائل بھی برسائے جائیں گے تب بھی ان ہارڈ بلاسٹر گاڑیوں کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ وہ تمام گاڑیاں ریموٹ کنٹرولڈ ہیں۔ جن میں کوئی ڈرائیور نہیں ہو گا۔ مکاسٹر نے کئی مختلف اسلحے کے ڈپوؤں، بیس کیمپوں اور ان میزائل اسٹیشن میں ایسی ڈیوائسز لگوا دی ہیں جن کی وجہ سے گاڑیاں ٹھیک وہاں پہنچ کر پھٹ جائیں گی اور پھر پاکیشیا پر تباہی اور بربادی کے مہیب سائے پھیل جائیں گے ایسے سائے جن کے نیچے آگ اور خون کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے گا"...... اوسلو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور عمران، مکاسٹر کا ہولناک منصوبہ سن کر لرز کر رہ گیا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو کیا واقعی مکاسٹر کا یہی ہولناک منصوبہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے خود مجھے سارے منصوبے کی تفصیل بتائی ہے۔ جسے سن کر میرا خون کھول اٹھا تھا۔ میں قاتل ضرور ہوں مگر اتنی لاشیں۔ نہیں میں پورے ملک میں تباہی لانے کا سوچ بھی نہیں

سکتا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں مکاسٹر کو اس منصوبے
پر عمل نہیں کرنے دوں گا اور تمہیں ساری حقیقت بتا کر تمہاری مدد
کروں گا تاکہ تم اپنے ملک اور بے گناہ لوگوں کی جانیں بچا
سکو“......اوسلو نے کہا۔

”حیرت ہے۔ یہ سب کرائم ماسٹر کہہ رہا ہے جو خود انسانی
زندگیوں سے کھیلتا ہے اور بے گناہ انسانوں کا شکار کرتا ہے“۔
عمران نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”میں شکاری ضرور ہوں اور انسانوں کو ہلاک کرنا میرا پیشہ ہے
لیکن میں صرف اس حد تک شکار کرتا ہوں جو صرف میری ضرورت
تک کے لئے ہوتا ہے اور میں لاشوں کے ڈھیر نہیں لگاتا لیکن
مکاسٹر ایک ایسا درندہ ہے جو اپنی انا کی تسکین کے لئے لاشوں کے
ڈھیر لگا دیتا ہے اور وہ یہ بھی نہیں دیکھتا کہ ہلاک ہونے والی کوئی
مظلوم عورت ہے یا ننھا سا بچہ، وہ شیطان ہے اور میں کسی شیطان کا
ساتھ نہیں دے سکتا اسی لئے میں نے تمہیں اس کے بارے میں
سب کچھ بتا دیا ہے۔ تم اس شیطان کے ہاتھوں اپنے ملک کی تباہی
بچا سکتے ہو اس لئے میں نے تمہاری مدد کی ہے۔ کیونکہ میں کسی بھی
ملک کو اس حد تک تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتا جہاں ہر طرف لاشیں ہی
لاشیں بکھری ہوئی ہوں۔ اگر ہر انسان کی سوچ مکاسٹر جیسی ہو جائے
تو ہر مذہب کا علمبردار دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی لاشیں
اسی طرح گراتے رہیں گے۔ جس سے ملک ہی نہیں پوری دنیا ختم

ہو جائے گی اور دنیا ختم ہو گئی تو پیچھے کیا رہ جائے گا۔ اس لئے جاؤ
اور جا کر مکاسٹر جیسے شیطان صفت انسان کا فوراً خاتمہ کر دو“۔ اوسلو
کساوا کہتا چلا گیا اور اس کی باتیں سن کر عمران حیرت سے اس کی
شکل دیکھے چلا جا رہا تھا جیسے اس کے سامنے واقعی کرائم ماسٹر نہ ہو
کوئی انتہائی رحم دل، نیک اور انسانیت کی بھلائی کرنے والا اور
سوچنے والا شریف انسان کھڑا ہو۔

اوسلو کساوا ایک پروفیشنل کلر تھا جو انسانوں کو نہایت بے دردی
اور بے رحمی سے مارنے کا عادی تھا اور وہی قاتل دوسرے قاتل کا
دشمن بن گیا تھا جو پاکیشیا کے معصوم اور بے گناہ انسانوں کے خون
کا پیاسا بنا ہوا تھا۔ اوسلو کساوا کا بدلا ہوا انداز دیکھ کر عمران کے
دل میں اس کے لئے بے حد عقیدت اور محبت کے جذبات ابھر
آئے تھے۔

”زندہ باد اوسلو۔ زندہ باد۔ کون کہتا ہے کہ تم پروفیشنل کلر اور
کرائم ماسٹر ہو۔ کرائم ماسٹرز کے دلوں میں اس قدر جذبات،
انسانیت کی بھلائی اور رحم دلی نہیں ہوتی۔ تم نے یہ سب کہہ کر
ثابت کر دیا ہے کہ ہر جرم کرنے والا مجرم نہیں ہوتا اسے حالات اور
واقعات مجرم بننے پر مجبور کر دیتے ہیں لیکن جن مجرموں کے دل
زندہ ہوں، ان کے ضمیر جاگ رہے ہوں میں انہیں کسی بھی صورت
میں مجرم تصور نہیں کرتا۔ تم بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ہو جو جرم
کرنے کے باوجود اپنے دل میں پشیمانی اور تکلیف کا احساس رکھتے

ہو۔ میری نظر میں ایسے لوگ مجرم ہو کر بھی مجرم نہیں ہوتے بلکہ بے جرم مجرم ہوتے ہیں کرائم ماسٹر نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تم نے اور بلیک ڈونا نے میرے چار ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے لیکن تمہارے یہ جذبات اور تمہاری انسانیت کی بھلائی کی سوچ نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے اس لئے میں برملا طور پر تمہیں اپنے ساتھیوں کا خون معاف کرتا ہوں حالانکہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے سوچا تھا کہ ہم تم سے اپنے چاروں ساتھیوں کا خوفناک اور انتہائی بھیانک انتقام لیں گے اور تمہیں ایسی موت ماریں گے کہ تمہاری تمام کرائم ماسٹری تمہاری ناک کے راستے نکل جائے گی۔ تم نے ہماری مدد کر کے پاکیشائی قوم کی مدد کی ہے اس لئے میں تمہارے اس احسان کی اور تمہارے جذبات کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ تم نے آج میرے دل میں اپنے لئے بے پناہ جگہ بنا لی ہے۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں تمہیں گلے لگا لوں تمہیں سیلوٹ کروں اور تمہارا منہ چوم لوں۔ لیکن کیا کروں اگر میں نے تمہارا منہ چومنا شروع کر دیا تو میرے بے ہوش ساتھی مجھے نہ جانے کیا کہنا شروع کر دیں گے''۔ عمران نے شدت جذبات سے کہا۔

''بس بس۔ میری اتنی تعریف مت کرو۔ پہلے جا کر مکاسٹر کا خاتمہ کرو اور ان گاڑیوں کو روکو جنہیں ہارڈ بلاسٹر بنا کر مکاسٹر نے چار اسلحے کے بڑے ڈپوؤں کی طرف روانہ کر دی ہیں اگر انہیں نہ روکا گیا تو وہ اسلحے کے ڈپوؤں کے پاس جا کر پھٹ جائیں گی اور

ان کے ساتھ ڈپوؤں میں موجود اسلحہ بھی تباہ ہو جائے گا جس سے پاکیشیا میں اس قدر تباہی آ جائے گی کہ واقعی ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھر جائیں گی''...... اوسلو کساوا نے کہا۔

''تم جانتے ہو کہ وہ چار کاریں کن ڈپوؤں کی طرف گئی ہیں''...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے مکاسٹر نے صرف اپنے پلاننگ کی تفصیل بتائی تھی اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ اس نے چار گاڑیاں کہاں کہاں بھیجی ہیں۔ لیکن وہ ریموٹ کنٹرولڈ گاڑیاں ہیں۔ ان کا کنٹرول مکاسٹر کے پاس ہی ہو گا۔ تم اس کی گردن پکڑو گے تو وہ تمہیں سب کچھ بتا دے گا اور ان گاڑیوں کو بھی روک لے گا''...... اوسلو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں مکاسٹر کا ایسا بھیانک حشر کروں گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''میں نے اس کمرے میں لگا ہوا کیمرہ توڑ دیا ہے۔ مکاسٹر کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں نے ریڈ موتیری اور اس کے چار ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب ہمارا اس کمرے سے نکلنا مشکل ہو سکتا ہے۔ مکاسٹر نے باہر لازماً مسلح افراد کھڑے کر دئیے ہوں گے جو دروازہ کھلتے ہی ہمیں بھون کر رکھ دیں گے اس لئے اس کمرے سے ہمیں اس انداز میں نکلنا ہو گا کہ وہ ہمیں فوراً نشانہ نہ بنا سکیں اور ہم انہیں ہلاک کر دیں''...... اوسلو نے کہا۔

''کیا مکاسٹر اس ساتھ والے کمرے میں ہی موجود ہے''۔ عمران

نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کمرے کی دیوار کی دوسری طرف اس کا مشین روم ہے جہاں سے وہ سارا کنٹرول سنبھالتا ہے"...... اوسلو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تو پھر ہم باہر جانے کی بجائے ڈائریکٹ اس کے کمرے میں جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... اوسلو نے پوچھا۔

"تمہارے پاس اسلحے سے بھرا ہوا تھیلا ہے اس میں سے راڈ بم نکالو اور اس دیوار پر مار دو۔ میں اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لاتا ہوں پھر یہ سٹریچر ہم دیواروں کے ساتھ لگا کر ان کے پیچھے چھپ جائیں گے۔ ایسا کرنے سے بم کے دھماکے کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہو گا اور دیوار ٹوٹ جائے گی پھر جیسے ہی دیوار اڑے گی ہم فوراً اوسلو کے مشین روم میں گھس جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"گڈ آئیڈیا۔ واقعی اس طرح مکاسٹر کو کسی طرف سے بھاگنے کا موقع نہیں ملے گا اور نہ ہی وہاں اس کا کوئی ساتھی ہو گا۔ اس کے ساتھی باہر ہمارا انتظار کرتے رہ جائیں گے اور ہم آسانی سے مکاسٹر کی گردن دبوچ لیں گے"...... اوسلو نے کہا اور اس نے کمر سے اسلحے کا تھیلا اتار لیا۔ عمران فوراً صدیقی کی طرف بڑھا اور پھر اس نے صدیقی کے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ دیا جیسے ہی صدیقی کا دم گھٹا اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے آنکھیں کھول

دیں۔ چند ہی لمحوں میں اسے ہوش آ گیا۔ عمران نے فوراً اس کے بندھے ہوئے بیلٹ کھولنے شروع کر دیئے۔ بیلٹ کھلتے ہی صدیقی فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کمرے میں اوسلو اور وہاں موجود پانچ لاشیں دیکھیں تو وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ عمران نے مختصر طور پر اسے اوسلو کساوا کے بارے میں بتایا کہ وہ اب ان کا ساتھی ہے تو صدیقی حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

"عمران۔ جلدی سے اپنے دوسرے ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ مکاسٹر اپنے ساتھیوں کو یہ کمرہ ہی تباہ کرنے کا حکم وے دے یا پھر وہ خود ہی یہاں سے نکل جائے"...... اوسلو نے بے تابی سے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اس نے صدیقی سے کہا تو صدیقی فوراً چوہان کو ہوش دلانے کے لئے اس کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے نعمانی کی ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ دیئے یہ دیکھ کر اوسلو بھی تیزی سے خاور کی طرف آ گیا اور اس نے بھی عمران اور صدیقی کے انداز میں خاور کی ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا سانس روک دیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ تینوں بھی ہوش میں آ گئے تھے۔ ان کے حیران ہونے پر عمران نے انہیں بھی مختصر طور پر اوسلو کے بارے میں اور مکاسٹر کے شیطانی منصوبے کے بارے میں بتایا جسے سن کر ان کے چہرے غصے سے سرخ ہو گئے تھے۔ پھر عمران کے کہنے پر انہوں نے جلدی جلدی سٹریچر اٹھائے اور انہیں گھسیٹ کر دائیں دیوار کی طرف لے گئے اور پھر انہیں الٹا

کر سٹریچروں کی ایک دیوار سی بنا لی۔ انہوں نے وہاں اتنی جگہ چھوڑ دی تھی کہ وہ اس کے پیچھے چھپ سکیں۔ سٹریچر فولادی تھے اس لئے انہیں یقین تھا کہ زور دار دھماکے اور دیوار اڑنے کے باوجود انہیں نقصان نہیں پہنچے گا۔

اوسلو نے کاندھے سے تھیلا اتارا اور اس میں سے اسلحہ نکال کر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دینا شروع کر دیا۔ اس کے تھیلے میں چند ہینڈ گرنیڈز بھی تھے اور راڈز بم بھی۔ عمران نے اس سے ایک راڈ بم لیا اور سامنے دیوار کی طرف بڑھ گیا۔

"تم سب سٹریچروں کے پیچھے چلے جاؤ۔ جلدی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اور تم"...... اوسلو نے عمران سے پوچھا۔

"میں بھی آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو اوسلو نے اثبات میں سر ہلایا اور سٹریچروں کی بنی دیواز کے پیچھے آ کر دبک گیا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی بھی سٹریچروں کے پیچھے آ کر چھپ گئے۔ عمران نے دیوار کی ایک اکھڑی ہوئی اینٹ دیکھ کر راڈ بم وہاں پھنسایا اور خود بھی ایک سٹریچر کے پیچھے آ گیا۔

"جیسے ہی دیوار ٹوٹے تم سب فوراً اٹھ کر اس طرف دوڑ پڑنا۔ مکاسٹر کو اتنا موقع نہیں ملنا چاہئے کہ وہ کمرے سے بھاگ سکے یا کسی اسلحے سے ہم پر حملہ کر سکے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر عمران نے سر نیچے کیا اور مشین

ٹل کی نال سٹریچر کے اوپر رکھ کر اس کا رخ راڈ بم کی طرف کر یا۔ اس نے ٹریگر دبایا۔ تڑتڑاہٹ ہوئی اور ایک زور دار دھماکہ ہوا ر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے راڈ بم کے ساتھ ساتھ سارا کمرہ پھٹ پڑا ہو۔

مکاسٹر نے اوسلو کو عمران سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا تو اس
نے منہ بناتے ہوئے کانوں پر چڑھا ہوا ہیڈ فون اتار کر مشین پر
رکھ دیا اور پھر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا جس سے سکرین آف
ہو گئی جس میں وہ عمران اور اپنے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ اوسلو بھی اب بلاوجہ وقت برباد کر رہا ہے"...... اس نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے مشین کے چند
بٹن پریس کئے تو سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس بار سکرین پر اس
زندان کی بجائے ایک سڑک کا منظر دکھائی دینے لگا جہاں اچھا خاصا
رش تھا۔ سڑک ٹریفک سے بھری ہوئی تھی۔

اس سڑک پر ایک سرخ رنگ کی سیڈان بڑھی جا رہی تھی جس
میں ایک انسانی پتلا بیٹھا ہوا تھا۔ یہ انسانی پتلا ظاہری طور پر کار میں
بٹھایا گیا تھا تاکہ دیکھنے والوں کو ایسا تاثر نہ مل سکے کہ کار بغیر

ڈرائیور کے کیسے چل سکتی ہے۔ انسانی پتلے کے دونوں ہاتھ سٹیئرنگ
پر تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کار چلا رہا ہو حالانکہ ایسا نہیں تھا
کار ریموٹ کنٹرولڈ تھی اور اسے باقاعدہ کسی دوسری جگہ سے کنٹرول
کیا جا رہا تھا۔ کار کو سڑک پر جاتے ہوئے دیکھ کر مکاسٹر کے
ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے جیب سے اپنا سیل
فون نکالا اور جلدی جلدی نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ گریبٹ ہیئر"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

"مکاسٹر بول رہا ہوں"...... مکاسٹر نے اپنے مخصوص کرخت
لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے گریبٹ نے باس
کی آواز پہچان کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھ کتنے کنٹرولر ہیں"...... مکاسٹر نے پوچھا۔

"چار ہیں جناب"...... گریبٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں سب سے بات کرنا چاہتا ہوں انہیں سیل فون
کے کانفرنس لنک پر لاؤ"...... مکاسٹر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ایک لمحے
کے لئے سیل فون پر خاموشی چھا گئی پھر کلک کلک کی مخصوص
آوازیں سنائی دیں۔

"کانفرنس لائن آن ہے جناب"...... چند لمحوں کے بعد گریبٹ

کی آواز سنائی دی۔

''ایس نائن تھری ہارڈ بلاسٹر کا کنٹرول کس کے پاس ہے''۔ مکاسٹر نے پوچھا۔

''اس کا کنٹرول گریسر کے پاس ہے باس''...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''گریسر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو''...... مکاسٹر نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''یس باس۔ ہم چاروں آپ سے لنکڈ ہیں''...... دوسری آواز سنائی دی جو گریسر کی تھی۔

''اور کون کون ہے تمہارے ساتھ''...... مکاسٹر نے پوچھا۔

''میرے ساتھ کلارک اور سائمنڈ ہے جناب''...... دوسری طرف سے گریسر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ اب تم باری باری بتاؤ کہ ہارڈ بلاسٹرز ٹارگٹس پر کب تک پہنچ جائیں گے''...... مکاسٹر نے پوچھا۔

''میرا ٹارگٹ تین سو کلومیٹر کی دوری پر ہے جناب۔ مجھے کا ٹارگٹ تک لے جانے کے لئے ڈھائی سے تین گھنٹے لگ سکتے ہیں''...... گریسر نے جواب دیا۔

''اور مجھے چار گھنٹے لگیں گے جناب''...... کلارک نے کہا۔

''میرا ٹارگٹ شمالی علاقہ جات سے ہٹ کر پانچ سو کلومیٹر دور ہے جناب۔ مجھے چھ سے سات گھنٹے چاہئیں''...... سائمنڈ نے

جواب دیا۔

''اور گریبٹ۔ تمہارا ٹارگٹ کتنی دوری پر ہے''...... مکاسٹر نے پہلے بات کرنے والے شخص سے پوچھا۔

''میرا ٹارگٹ پانچ سو دس کلومیٹر دور ہے جناب۔ جنوب کے ایک ریگستان میں جہاں ایک بڑا بیس کیمپ اور جدید اسلحے کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور وہاں ایک ایئر بیس بھی بنا ہوا ہے جہاں نئے اور جدید فائٹر طیارے بھی موجود ہیں''...... گریبٹ کی آواز سنائی دی۔

''گڈ۔ ان ٹارگٹس کو آج ہی ہٹ ہو جانا چاہئے''...... مکاسٹر نے کہا۔

''یس باس۔ ایسا ہی ہو گا بس چند گھنٹوں کی بات ہے''۔ گریبٹ نے جواب دیا۔

''اور ہاں۔ گریبٹ ورکشاپ کی کیا پوزیشن ہے۔ باقی ہارڈ بلاسٹرز کب وہاں سے نکلیں گے''...... مکاسٹر نے پوچھا۔

''کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے باس۔ مکینیکل پارٹس کے ساتھ ان گاڑیوں کی تجرباتی چیکنگ کی جا رہی ہے ان میں سے دو گاڑیاں آج رات تک نکل جائیں گی۔ دو کو صبح بھیجا جائے گا اور باقی گاڑیاں اگلی رات یا اگلے دن بھیج دی جائیں گی''...... گریبٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اوکے تم اپنا کام جاری رکھو۔ ضرورت ہوئی تو میں دوبارہ کال کر لوں گا''...... مکاسٹر نے کہا اور اس نے ان چاروں

سے رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ اطمینان تھا۔ جیسے پاکیشیا کی تباہی کے لئے ہارڈ بلاسٹرز بھیج کر اس نے بہت بڑا کام کیا ہو اور اب اسے ان بلاسٹرز کا ٹارگٹس پر پہنچنے کا ہی انتظار تھا۔

ابھی مکاسٹر یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے اوسلو کساوا اور بلیک ڈونا کا خیال آیا جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے گئے تھے۔

''اوہ۔ یہ دونوں ابھی تک واپس کیوں نہیں آئے۔ اتنی دیر سے وہاں کیا کر رہے ہیں۔ اب تک تو انہیں عمران اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے واپس آ جانا چاہئے تھا''...... مکاسٹر نے کہا اس نے مشین کے بٹن پریس کر کے سکرین آن کی اور پھر اس نے سکرین کا زندان میں موجود سی سی کیمرے سے لنک کرنے والا بٹن پریس کر دیا لیکن سکرین پر کوئی منظر نہ ابھرا۔

''یہ کیا۔ سکرین آن کیوں نہیں ہو رہی''...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے دو تین بار پھر بٹن آن آف کیا لیکن سکرین اسی طرح سے بلینک رہی تو اس کی پیشانی پر لاتعداد بل آ گئے۔ اس نے فوراً کانوں پر ہیڈ فون چڑھائے اور مشین کا وائس کنٹرول بٹن پریس کر دیا۔

''ریڈ موتیری۔ اوسلو۔ کیا تم دونوں میری آواز سن رہے ہو''...... اس نے تیز آواز میں کہا لیکن دوسری طرف سے اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''ریڈ موتیری۔ اوسلو۔ کہاں ہو تم دونوں۔ تم مجھے جواب کیوں نہیں دے رہے''...... مکاسٹر نے چیختے ہوئے کہا لیکن ہیڈ فونز سے سائیں سائیں کی آوازوں کے سوا کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے پرزنرز روم سکرین پر بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے اور نہ ہی اس طرف سے کوئی آواز سنائی دے رہی ہے۔ اوسلو کساوا اور ریڈ موتیری ابھی تک واپس بھی نہیں آئے ہیں۔ کہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے تو انہیں''...... مکاسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ یکلخت خاموش ہو گیا۔ اس سے آگے سوچتے ہی اس کی پیشانی پر لاتعداد بل آ گئے تھے۔ اس نے فوراً مشین کے دوسرے بٹن پریس کرنا شروع کر دیئے۔

''یس۔ سیکورٹی آفیسر چارلس ہیئر''...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''باس سپیکنگ''...... مکاسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس باس حکم''...... دوسری طرف سے سیکورٹی آفیسر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''چارلس۔ اپنے ساتھ آٹھ دس مسلح افراد لے کر روم سکس میں جاؤ۔ وہاں جا کر سیل نمبر ٹو کو چیک کرو۔ میں نے اوسلو کساوا اور ریڈ موتیری کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں ہلاک کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ انہیں وہاں گئے کافی دیر ہو چکی ہے اور وہ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ سیل میں موجود سیکورٹی کیمرہ بھی کام نہیں کر رہا

ہے اور وائس سسٹم بھی بے کار ہو گیا ہے۔ دیکھو وہاں کیا گڑبڑ ہے اور اگر وہاں گڑبڑ ہو تو اس سے مجھے فوراً انفارم کرو''...... مکاسٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں جا کر دیکھتا ہوں''...... دوسری طرف سے چارلس نے کہا۔

''مجھے میرے سیل فون پر بتانا''...... مکاسٹر نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے چارلس کی آواز سنائی دی اور مکاسٹر نے ہیڈ فون آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید اضطراب دکھائی دے رہا تھا اسے واقعی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ پرزنرز سیل کا سیکورٹی کیمرہ کیوں آف ہو گیا ہے اور وہاں کا ساؤنڈ سسٹم کام کیوں نہیں کر رہا تھا۔

چند لمحے وہ کرسی پر بیٹھا رہا پھر وہ اٹھا اور اٹھ کر اس دیوار کی طرف دیکھنے لگا جس کے پیچھے پرزنرز سیل تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس نے سٹریچروں پر مضبوط بیلٹوں سے بندھوا کر ڈال رکھا تھا۔ وہ کچھ سوچ کر دیوار کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا اور مکاسٹر کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی دیو نے اسے اٹھا کر پوری قوت سے پیچھے پھینک دیا ہو۔ مکاسٹر اڑتا ہوا پیچھے موجود اپنی کرسی سے ٹکرایا اور الٹ کر گرتا چلا گیا اس کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر دیوار کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ دیوار میں

ایک بہت بڑا سوراخ دکھائی دے رہا تھا جہاں عمران اور اس کے چار ساتھی کھڑے تھے ان کے ہاتھوں میں اسلحہ تھا اور ان کے ساتھ اوسلو کساوا بھی نظر آ رہا تھا جو ان کے ساتھ یوں کھڑا تھا جیسے وہ مکاسٹر کا نہیں بلکہ عمران کا ہی ساتھی ہو۔

''وہ رہا تمہارا مجرم۔ یہ ہے وہ مکاسٹر جو تمہارے ملک میں خون کی ہولی کھیلنا چاہتا ہے''...... اوسلو نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کی بات سن کر مکاسٹر کو جیسے اپنے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ سا اترتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے سیاہ فام غنڈے کے روپ میں موجود عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس کی ٹانگ چلی اور مکاسٹر بری طرح سے چیختا ہوا دوبارہ گر پڑا۔

''اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ مکاسٹر''...... عمران نے آگے بڑھ کر اس کی پسلیوں میں ایک اور ٹھوکر مارتے ہوئے کہا اور مکاسٹر اس کی ٹھوکر کھا کر بری طرح سے چیختا ہوا لوٹ پوٹ ہوتا چلا گیا۔

''اٹھو۔ جلدی اٹھو ورنہ''...... عمران نے زخمی بھیڑیئے کی طرح سے غراتے ہوئے کہا اور مکاسٹر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح سے بگڑا ہوا تھا اس کی حالت ایسی تھی جیسے اسے ابھی تک اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح دیوار توڑ کر بھی اس طرف آ سکتے ہیں اور ان کے ساتھ اس کا اپنا ساتھی اوسلو بھی ہو سکتا ہے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے اوسلو۔ ریڈ موٹیری، مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے بلیک ڈونا کہاں ہے"...... مکاسٹر نے اوسلو کساوا کی طرف دیکھتے ہوئے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری شیرنی میرے ہاتھوں بھیڑ کی طرح ہلاک ہو چکی ہے مکاسٹر۔ میں نے اسے اور اس کے ساتھ تمہارے مزید چار افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے جنہیں تم نے بلیک ڈونا کے ساتھ بھیجا تھا"...... اوسلو نے آگے بڑھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ تم نے ریڈ موٹیری کو ہلاک کر دیا ہے لیکن کیوں۔ تم تو میرے ساتھی تھے اور تم ان سب کو ہلاک کرنے کے لئے سیل میں گئے تھے پھر یہ اچانک کیسے ہو گیا"۔ مکاسٹر نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نہ تمہارا ساتھی تھا۔ نہ ہوں اور نہ ہی کبھی ہو سکتا ہوں۔ تم انسان کے روپ میں ایک درندے ہو مکاسٹر۔ ایک ایسے درندے جس کا دل بھی سیاہ ہے اور سوچ بھی۔ تم انسانیت کے قاتل ہو۔ تمہارا مقصد پاکیشیا میں بے گناہ اور معصوم انسانوں کی ہلاکت سے تھا جسے سن کر میرے جیسے انسان کے بھی خوف سے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ تم اور تمہاری ریڈ موٹیری چند انسانوں کے نہیں بلکہ پوری دنیا کی انسانیت کے دشمن بنے ہوئے تھے۔ تمہاری باتیں سن کر میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا تھا کہ میں تمہیں اور ریڈ موٹیری کو کبھی اس گھناؤنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ اسی لئے

میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم مجھے جلد سے جلد عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس بھیج دو تا کہ میں انہیں ہلاک کر دوں۔ لیکن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی بجائے ان کی مدد کرنا چاہتا تھا اور انہیں تمہاری قید سے آزاد کرانا چاہتا تھا تا کہ انہیں تمہاری گھناؤنی سازش کا بتا سکوں اور یہ پاکیشیا کو تباہی سے روک سکیں چنانچہ میں نے وہاں جاتے ہی ریڈ موٹیری اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور چھت پر لگا ہوا کیمرہ بھی توڑ دیا تھا تا کہ تمہیں اس کمرے میں ہونے والی کارروائی کا علم نہ ہو سکے اور پھر میں نے عمران کو تمہاری ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ اب یہ تمہارے سامنے ہے۔ یہ تمہارے ساتھ کیا کرے گا میں اسے نہیں روکوں گا"...... اوسلو کساوا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کی باتیں سن کر مکاسٹر کا رنگ بدل گیا تھا اس کی آنکھوں میں بے پناہ درندگی اور غصہ بھر گیا تھا۔

"تم تم غدار۔ تم نے میرے ساتھ غداری کی ہے اوسلو۔ اس کی میں تمہیں بھیانک سزا دوں گا۔ تم نے نہ صرف میری ساتھی ریڈ موٹیری کو ہلاک کیا ہے بلکہ تم نے میرے دشمنوں کو بھی آزاد کرا کے انہیں میرے سامنے لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہارے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ تم تم"...... مکاسٹر نے غصے کی شدت سے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے اچانک بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر عمران پر حملہ کر دیا۔ اس

کی ٹانگیں چلیں اور نہ صرف عمران کے ہاتھوں سے مشین پسٹل نکلتا چلا گیا بلکہ اس کی دوسری ٹانگ نے عمران کو لڑکھڑا کر پیچھے ہٹنے پر بھی مجبور کر دیا۔ دوسرے لمحے مکاسٹر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا اچانک کمرہ تیز فائرنگ اور اوسلو کساوا کی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ گولیوں کی بوچھاڑ اوسلو کے جسم پر پڑی تھی اور اوسلو بری طرح سے چیختا ہوا گر گیا تھا۔ اسے فائرنگ کرتے دیکھ کر صدیقی اور اس کے ساتھی دائیں بائیں کود گئے تھے ورنہ وہ بھی مکاسٹر کی فائرنگ کا شکار بن جاتے۔

یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ عمران جیسا انسان بھی ہکا بکا رہ گیا تھا اسے مکاسٹر سے اس قدر تیزی اور پھرتی کی امید نہیں تھی۔ پھر اس سے پہلے کہ مکاسٹر اس پر یا اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کرتا عمران نے چیتے کی طرح اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح مکاسٹر سے ٹکرایا اور مکاسٹر بری طرح سے چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اچانک کمرہ ایک بار پھر فائرنگ کی تیز آواز سے گونجا اور مکاسٹر کے جسم میں بے شمار سوراخ بنتے چلے گئے اور وہ ہذیانی انداز میں چیختا ہوا بری طرح سے تڑپنے لگا۔ عمران نے چونک کر اس طرف دیکھا جہاں سے مکاسٹر پر فائرنگ کی گئی تھی پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

مکاسٹر پر اوسلو کساوا نے فائرنگ کی تھی جو بری طرح سے زخمی ہو کر گرنے کے باوجود ابھی زندہ تھا اور اس نے گرے گرے مکاسٹر کی طرف مشین پسٹل سے فائرنگ کر دی تھی اور بھلا اس کا نشانہ کیسے چوک سکتا تھا۔ کئی گولیاں مکاسٹر کے جسم میں اتر گئی تھیں اور وہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے اوسلو۔ میں نے ابھی اس سے بہت کچھ پوچھنا تھا۔ تم نے خود ہی کہا تھا کہ اس نے شہر میں جو ہارڈ بلاسٹر گاڑیاں بھیجی ہیں اس کا کنٹرول اسی کے پاس ہے۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو ہمیں ان گاڑیوں کے بارے میں کیسے پتہ چلے گا اور ہم انہیں کیسے روکیں گے"...... عمران نے پریشان ہو کر کہا۔

"سس۔ سس۔ سوری عمران۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ مجھے واقعی اس پر فائرنگ نہیں کرنی چاہئے تھی۔ لل۔ لل۔ لیکن۔ لیکن"۔ اوسلو نے ٹوٹتے پھوٹتے ہوئے لہجے میں کہا اس کا سارا جسم خون سے نہایا ہوا تھا۔

"تم اسے سنبھالو۔ میں مکاسٹر کو دیکھتا ہوں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور تیزی سے مکاسٹر کی طرف بڑھا جو ابھی تک بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ صدیقی اور اس کے ساتھی تیزی سے اوسلو کساوا کی طرف بڑھے جو اب اکھڑے اکھڑے سانس لے رہا تھا۔

مکاسٹر کی حالت بھی مخدوش تھی اسے بے شمار گولیاں لگی تھیں اور

وہ آخری سانسیں لے رہا تھا۔ عمران اس کے قریب آ کر اس پر جھک گیا۔ اس نے مکاسٹر کا سر اٹھایا اور اپنی گود میں رکھ کر اسے زور زور سے ہلانے لگا۔ مکاسٹر کی آنکھیں بند تھیں اور اس کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا جیسے اس پر نزع طاری ہو گیا ہو۔

"آنکھیں کھولو مکاسٹر۔ آنکھیں کھولو۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ مکاسٹر۔ مکاسٹر"...... عمران نے اس کا سر پکڑ کر زور زور سے ہلاتے ہوئے کہا۔ مکاسٹر کی آنکھیں کھلیں اور وہ عمران کی جانب دیکھنے لگا دوسرے لمحے اچانک اس کے ہونٹوں پر ایک زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

"تت۔ تت۔ تم تم"...... اس کے منہ سے ٹوٹی پھوٹی سی اور لرزتی ہوئی آواز نکلی۔

"ہاں مکاسٹر۔ مجھے بتاؤ۔ تم نے جو چار ہارڈ بلاسٹرز شہر کی طرف بھیجی ہیں وہ کہاں ہیں اور تم ان سے کہاں کہاں ٹارگٹ بنانا چاہتے ہو۔ جلدی بتاؤ۔ مکاسٹر"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"چچ۔ چچ۔ چار ہارڈ بلاسٹرز۔ ہاں۔ میں نے چار ہارڈ بلاسٹرز بھیج دیئے ہیں۔ باقی بھی آج اور کل اپنے ٹارگٹس کو ہٹ کرنے کے لئے نکل جائیں گے۔ اب اس ملک کو تباہی سے کوئی نہیں بچا سکتا عمران۔ تم بھی نہیں۔ مجھے میرے ہی ساتھی نے دھوکہ دے دیا ہے ورنہ"...... مکاسٹر نے رک رک کر کہا۔

"مکاسٹر بتاؤ۔ کہاں ہیں وہ ہارڈ بلاسٹرز۔ مجھے انہیں ہر حال

میں روکنا ہے۔ بتاؤ مجھے کہاں گئی ہیں وہ گاڑیاں اور انہیں کیسے اور کہاں سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ جلدی بتاؤ مکاسٹر جلدی"۔ عمران نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا کیونکہ مکاسٹر کی حالت بگڑتی جا رہی تھی۔ وہ کسی بھی لمحے دم توڑ سکتا تھا اور اگر وہ ہلاک ہو جاتا تو شاید عمران واقعی ان بلاسٹ ہونے والی گاڑیوں کے بارے میں کبھی نہ جان سکتا تھا جن میں سے چار اپنے ٹارگٹس کو ہٹ کرنے کے لئے روانہ ہو چکی تھیں اور باقی گاڑیاں اس کے کہنے کے مطابق آج اور کل کبھی بھی نکل سکتی تھیں۔

"بتاؤ مکاسٹر۔ پلیز بتاؤ۔ تم مر رہے ہو۔ مرتے مرتے ایک نیک کام تو کر جاؤ۔ کیوں بلاوجہ اپنے ساتھ اس قدر بے گناہ انسانوں کو مارنا چاہتے ہو۔ پلیز بولو۔ پلیز پلیز"...... عمران اس طرح سے چیخ رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ مکاسٹر کو زندہ رکھ کر اس سے زبردستی معلومات حاصل کر سکتا ہو۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا عمران۔ تم جیت کر بھی ہار گئے ہو۔ اب۔ تباہی ہو گی۔ ہر طرف تباہی ہو گی۔ پاکیشیا پر ہر طرف موت پھیل جائے گی۔ ایسی موت جس سے کوئی نہیں بچ سکے گا۔ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ میرا اسرائیل۔ گریٹ اسرائیل کامیاب ہو گیا ہے۔ مم۔ مم۔ میں میں"...... مکاسٹر نے کہا اور پھر اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ ہچکی لے کر ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس کے الفاظ عمران کے دل و دماغ میں ہتھوڑوں کی

ضربوں کی طرح سے لگ رہے تھے اور عمران کے دماغ میں آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔

مکاسٹر اوسلو کساوا کی گولیوں سے ہلاک ہو گیا تھا اور وہ مرتے مرتے بھی یہ راز اپنے ساتھ لے گیا تھا کہ اس نے چار ہارڈ بلاسٹر گاڑیاں کہاں بھیجی تھیں اور اس کی تیار کی ہوئی باقی چھ گاڑیاں کہاں تھیں۔ عمران کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں میں شدید بے چینی اور پریشانی جیسے ثبت سی ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ مردہ مکاسٹر کو یوں دیکھے جا رہا تھا جیسے ابھی مکاسٹر اٹھے گا اور اسے سب کچھ بتا دے گا۔

مکاسٹر نے واقعی سچ کہا تھا کہ وہ مرتے مرتے بھی جیت گیا ہے۔ اس نے پاکیشیا کی تباہی کا جو منصوبہ بنایا تھا وہ اس منصوبے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ پاکیشیا پر ایسی بھیانک اور خوفناک تباہی آنے والی تھی جس کے بارے میں سوچ سوچ کر عمران کا دماغ پکے ہوئے پھوڑے کی طرح سے دکھنا شروع ہو گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ اوسلو بھی ہلاک ہو گیا ہے"...... اچانک صدیقی کی آواز سنائی دی تو عمران نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اوسلو کساوا اس کے ہاتھوں میں تھا اور اس کا سر پیچھے کی طرف الٹا ہوا تھا اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں جو بے نور ہو چکی تھیں۔ اوسلو کساوا اور مکاسٹر کی ہلاکتوں نے عمران جیسے انسان کو بھی ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کرے۔

دارلحکومت میں لاکھوں گاڑیاں تھیں۔ عمران یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ مکاسٹر نے کن کن گاڑیوں کو ہارڈ بلاسٹر میں تبدیل کیا تھا ان کے نمبر اور ان کے ماڈل، عمران کو ان سب کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا اس لئے اس کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسی جوئے میں ہارے ہوئے کھلاڑی کی ہوتی ہے جو اپنا سب کچھ ہار بیٹھا ہو۔

پھر اچانک عمران نے مکاسٹر کا سر نیچے رکھا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ پلٹا اور تیزی سے کمرے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔

"تم سب جاؤ اور یہاں جو نظر آئے انہیں اڑا دو۔ کسی کو بھی یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے"...... عمران نے غراتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن ہم جائیں گے کیسے۔ یہاں بھی دروازہ بند ہے"۔ خاور نے کہا۔

"دروازہ بم سے اڑا دو نانسنس۔ جاؤ جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر کہا۔

"عمران صاحب۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے ساتھی یہ بات جانتے ہوں کہ مکاسٹر نے کون سی گاڑیاں ہارڈ بلاسٹرز میں تبدیل کی ہیں اور انہیں کہاں بھیجا ہے اور یہ کہ باقی گاڑیاں کہاں ہیں"۔ صدیقی نے عمران کو غصے میں دیکھ کر ڈرتے ڈرتے کہا۔

"مکاسٹر اتنا احمق نہیں تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو سب کچھ بتاتا

پھرتا“......عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کی ورکشاپ بھی اسی طرح یہیں کہیں کسی دوسرے تہہ خانے میں ہو“......صدیقی نے کہا۔

”ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ تم جاؤ اور تمام تہہ خانوں کو چیک کرو۔ تمام تہہ خانوں کی دیواریں اڑا دو۔ اگر دوسری گاڑیاں یہیں مل جائیں تو زیادہ بہتر رہے گا ورنہ ان کی تلاش میں ہمیں نہ جانے کہاں کہاں سر پٹکنا پڑے“......عمران نے کہا تو صدیقی سر ہلا کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اس نے اشارہ کر کے چوہان، خاور اور نعمانی کو بھی اپنے پاس بلا لیا۔ پھر صدیقی نے دروازے کے پاس ایک بٹن دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ اس بٹن کے پریس کرنے سے دروازہ کھل سکتا ہے اس نے اپنے ساتھیوں کو پوزیشن لینے کا کہا تو وہ تیزی سے دائیں بائیں دیواروں سے لگ گئے۔ صدیقی بھی دروازے کی سائیڈ سے لگ گیا اور پھر اس نے بٹن پر انگوٹھا رکھ کر پریس کیا تو اچانک دروازہ کھل گیا۔ جیسے ہی دروازے کھلا نعمانی، خاور اور چوہان اچھل کر دروازے کے سامنے آ گئے۔ انہیں دوسری طرف چند مسلح افراد دکھائی دیئے جو کمرہ نمبر ایک کے دروازے کے سامنے الرٹ کھڑے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ باس کے کمرے کا دروازہ کھلتے دیکھ کر چونکتے۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے ان پر فائرنگ کرنی شروع کر دی اور دروازے کے باہر انسانی چیخوں کا طوفان سا آ گیا۔

ان افراد کو ہلاک کرتے ہی صدیقی اپنے ساتھیوں کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں ماحول فائرنگ اور دھماکوں کی تیز آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔

عمران مشین کے پاس کھڑا اسے غور سے دیکھ رہا تھا وہ مشین کی ساخت سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مشین کی ساخت اگر اس کی سمجھ میں آ جاتی تو وہ آپریٹ کرنے کی کوشش کر سکتا۔ مشین پر بے شمار بٹن، ڈائل اور سوئچ لگے ہوئے تھے۔ مشین کی صرف سکرین ہی آف تھی جبکہ مشین چل رہی تھی اور اس پر جگہ جگہ لگے ہوئے رنگ برنگے بلب بھی جل بجھ رہے تھے۔

بٹنوں کے پاس چھوٹے چھوٹے حروف میں ان کے فنکشن کے بارے میں بھی لکھا ہوا تھا۔ عمران ان فنکشنز کو غور سے پڑھ رہا تھا وہ تقریباً دس منٹ تک مشین کا جائزہ لیتا رہا پھر اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے سکرین آن ہوئی اور سکرین پر تیزی سے حروف ٹائپ ہوتے چلے گئے۔ عمران نے سر اٹھا کر دیکھا اور پھر وہ ان حروف کو پڑھنے لگا جو سکرین پر ٹائپ ہوئے تھے۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر شدید حیرانی نظر آنے لگی۔ یہ ٹائپ شدہ الفاظ اسرائیل کی ایک فعال ایجنسی بلیک ہارٹ کے چیف مارشل سٹینلے اور مکاسٹر کے درمیان ہونے والی بات چیت کے تھے جو انہوں نے آپس میں کی تھی اور ان کی تمام بات چیت اس مشین میں لفظوں کی شکل میں آن ریکارڈ تھی۔ عمران مشین پر

ایرو کیز سے لائنیں بدلتا رہا اور پڑھتا رہا۔ بلیک ہارٹ اور مکاسٹر کے درمیان کئی بار بات چیت ہوئی تھی اور اس بات چیت میں ان کی ساری پلاننگ موجود تھی جو وہ پاکیشیا کے خلاف کرنا چاہتے تھے۔ ساری تفصیل پڑھ کر عمران کا چہرہ غصے اور نفرت سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

اس نے ٹیکسٹ میسج سسٹم آف کیا اور ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنے لگا۔ اسی لمحے سکرین پر جھماکہ ہوا اور اسے سڑک پر ایک سرخ رنگ کی سیڈان دوڑتی ہوئی دکھائی دی جس میں ایک انسانی پتلا موجود تھا۔

اس کار کو دیکھ کر عمران بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے ایک ڈائل پکڑا اور اسے گھما کر کار کو مختلف اینگلز سے چیک کرنے لگا۔ کار مضافاتی علاقے کی طرف نہایت تیز رفتاری سے دوڑی چلی جا رہی تھی۔ عمران چند لمحے اس کار کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے مشین کے دوسرے بٹن پریس کئے تو اس کے سامنے سکرین پر پاکیشیا کا نقشہ پھیل گیا۔ اس نقشے پر دس گول دائرے بنے ہوئے تھے جو جلتے بجھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور ان دائروں کے نیچے ٹارگٹ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اس نقشے کو دیکھ کر عمران کی آنکھیں سچ مچ پھیل گئیں۔ نقشے پر ان تمام جگہوں کی نشاندہی کی گئی تھی جہاں ہارڈ بلاسٹر کو جا کر تباہ ہونا تھا اور وہ تمام جگہیں ایسی تھیں جہاں واقعی پاکیشیا کے اسلحے کے بڑے بڑے ذخائر موجود تھے جن

کی تباہی پاکیشیا میں بھیانک طوفان لا سکتی تھی۔ نقشے پر ان سڑکوں کی بھی نشاندہی کی گئی تھی جہاں جہاں سے ہارڈ بلاسٹر گاڑیوں کو گزر کر ٹارگٹس کی طرف جانا تھا اور ان میں سے چار گاڑیوں کو شہر کی طرف بڑھتے ہوئے بھی مخصوص نشانوں سے واضح کیا جا رہا تھا۔ چاروں کاریں جہاں سے نکلی تھیں۔ نقشے میں اس جگہ کے بارے میں بھی نشان دہی نظر آ رہی تھی۔ اس نقشے کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر سکون سا آ گیا۔ آخر کار اسے معلوم ہو ہی گیا تھا کہ ہارڈ بلاسٹرز گاڑیاں کہاں تیار کی جا رہی تھیں اور انہیں کن کن مقامات کی طرف بھیجا گیا تھا اور مزید بھیجا جانا تھا۔

عمران نے مزید مشین کو کھنگھالا تو اسے بہت سی کام کی باتیں معلوم ہو گئیں۔ اس کے ساتھی باہر کا صفایا کر کے واپس آ گئے تھے۔ صدیقی نے عمران کو بتایا تھا کہ قلعے کے تہہ خانوں میں آٹھ دس ہی افراد موجود تھے اور وہاں انہیں ایسی کوئی جگہ نہیں ملی تھی جہاں مکاسٹر کی تیار کی ہوئی ہارڈ بلاسٹرز گاڑیاں موجود ہوں۔ البتہ انہوں نے قلعۓ سے باہر جا کر ان تمام افراد کا خاتمہ کر دیا تھا جنہیں بلیک ڈونا اپنی مدد کے لئے شہر سے ساتھ لائی تھی اور جن کا پراسٹر گروپ سے تعلق تھا۔

”کوئی بات نہیں چلو۔ واپس چلتے ہیں۔ یہاں ہمارا کام ختم ہو گیا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسے مسکراتے ہوئے دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔

"واپس چلیں۔ کیا مطلب۔ اور وہ گاڑیاں۔ میرا مطلب ہے ہارڈ بلاسٹرز"...... چوہان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"گاڑیوں کا پتہ چل گیا ہے۔ ان کا ہارڈ بلاسٹر بنانے کا کارخانہ شہر کے مغربی حصے میں ہے جہاں پراسٹر کا ایک زرعی فارم ہے۔ اس فارم کے نیچے اس نے ایک بہت بڑا تہہ خانہ بنا رکھا ہے جہاں عام گاڑیوں کو ہارڈ بلاسٹر میں تبدیل بھی کیا جا رہا ہے اور ان گاڑیوں کو وہاں سے ٹارگٹس کی طرف بھیجا بھی جا رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو اس کے ساتھ پراسٹر بھی ہے۔ وہ بھی اس کا ساتھ دے رہا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ گاڑیاں اور آر ڈی ایکس بھی اسی پراسٹر نے ہی مکاسٹر اور اس کے ساتھیوں کو مہیا کی تھیں۔ مکاسٹر کے دس ساتھی ہیں جو پراسٹر کے تہہ خانے میں ان گاڑیوں کو چلتی پھرتی موت میں تبدیل کر رہے ہیں ایسی خوفناک موت میں جو نہ جانے کس قدر انسانوں کی ہلاکتوں کا باعث بن سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں جلد سے جلد وہاں جا کر اس ورکشاپ کو اڑا دینا چاہئے۔ اس سے پہلے کہ وہاں سے کوئی اور گاڑی نکلے ہمیں وہیں روک لینا چاہئے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ اسی تہہ خانے کے ایک حصے سے ان گاڑیوں کو کنٹرول بھی کیا جا رہا ہے۔ ہمیں وہاں احتیاط سے جانا ہو گا ورنہ جو گاڑیاں

شہروں میں داخل ہو چکی ہیں ان کے کنٹرولرز ان گاڑیوں کو شہروں میں بھی بلاسٹ کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو بہت مسئلہ ہو جائے گا اس قدر طاقتور اور خوفناک گاڑیاں اگر شہروں میں ہی پھٹ گئیں تو واقعی سینکڑوں ہزاروں لوگ بے موت مارے جائیں گے"...... چوہان نے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو گا۔ میں انہیں کسی طور پر ایسا نہیں کرنے دوں گا"...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو یہی حل ہے کہ ہم وہاں ڈائریکٹ آپریشن کرنے کی بجائے وہاں ہر طرف بے ہوشی کی گیس پھیلا دیں تاکہ ورکشاپ میں موجود تمام افراد کے ساتھ گاڑیوں کو کنٹرول کرنے والے افراد بھی بے ہوش ہو جائیں۔ اسی طرح ان پر آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے"...... صدیقی نے سوچتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں بھی ایسا ہی سوچ رہا ہوں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تو پھر چلیں"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں چلو"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس مشین کا کیا کرنا ہے"...... صدیقی نے پوچھا۔

"بم مار کر تباہ کر دو اسے۔ یہ ہمارے کسی کام کی نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ صدیقی

اور اس کے ساتھیوں نے مشین گنوں سے وہاں موجود مشین پر فائرنگ کرنی شروع کر دی اور پھر انہوں نے دو راڈز بم کے بٹن پریس کر کے انہیں مشین کی طرف پھینکا اور تیزی سے کمرے سے باہر آ گئے اور دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دو زوردار دھماکے ہوئے اور مشین کے ساتھ ساتھ کمرے کے بھی پرزے اڑتے چلے گئے۔

کانفرنس ہال میں سوگواری اور اداسی کے سائے پھیلے ہوئے تھے۔ وہاں عمران سمیت صرف چار افراد ہی موجود تھے جو فور سٹار سے ہی متعلق تھے۔ وہاں کی اداسی ظاہر ہے سیکرٹ سروس کے چار افراد کی ہلاکتوں کی وجہ سے طاری تھی جو کرائم ماسٹر اوسلو کساوا اور بلیک ڈونا کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔

عمران انہیں اور جوزف کو ساتھ لے کر پراسٹر کے فارم ہاؤس کے نیچے موجود خفیہ ٹھکانے پر پہنچ گیا تھا اور پھر انہوں نے وہاں ہر طرف بے ہوش کر دینے والی گیس کے بے شار کیپسول فائر کر دیئے تھے جس سے فارم ہاؤس کے باہر اور خفیہ تہہ خانے میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے تھے اور پھر انہوں نے وہاں جا کر چھ ہارڈ بلاسٹر بننے والی گاڑیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ اس تہہ خانے میں ایک کنڑول روم تھا جہاں چار افراد بیٹھے ان چار گاڑیوں کو کنڑول

کر رہے تھے جو ٹارگٹ کے لئے روانہ کی گئی تھیں۔ وہ بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران کے کہنے پر انہیں ہوش میں لایا گیا اور پھر جوزف کے تشدد کرنے پر وہ چاروں ہارڈ بلاسٹرز کو واپس اسی جگہ لے آئے۔ اس کے بعد عمران کے کہنے پر وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا گیا جن کا تعلق مکاسٹر اور پراسٹر سے تھا۔ پھر عمران نے فون کر کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو وہاں بلا لیا اور اس نے ان تمام گاڑیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا جن میں آر ڈی ایکس بھر کر انہیں ہارڈ بلاسٹر بنا دیا گیا تھا۔ عمران نے اسے وہاں پراسٹر کے خلاف ٹھوس ثبوت مہیا کر دیئے تھے تاکہ وہ پراسٹر کو گرفتار کر سکے اور اس پر پاکیشیا کے خلاف بھیانک سازش کے جرم کا مقدمہ چلایا جا سکے۔ اس تمام کیس کا کریڈٹ چونکہ سوپر فیاض کو مل گیا تھا اس لئے وہ بے حد خوش تھا۔ پھر عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ دانش منزل پہنچ گیا اور اب عمران اپنی مخصوص کرسی پر آنکھیں بند کئے حسبِ عادت خراٹے نشر کر رہا تھا۔

جولیا اور تین ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے میں جانتے ہوئے بھی عمران کو اس طرح وہاں سونے کی اداکاری کرتے ہوئے دیکھ کر صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو غصہ تو بہت آ رہا تھا لیکن وہ بھلا عمران جیسے انسان کے ساتھ کر بھی کیا سکتے تھے۔ عمران اپنی مرضی کا مالک تھا۔ اس پر اگر غصہ کیا بھی جاتا تو وہ ہر بات ہنسی مذاق میں اڑا جاتا تھا اور سوگواری کے اس ماحول میں وہ عمران کی ہنسی مذاق

کی باتوں میں الجھنا نہیں چاہتے تھے اس لئے وہ چاروں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

میز پر ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا جو ابھی تک آف تھا۔ کیس چونکہ ختم ہو چکا تھا اس لئے چیف نے انہیں کیس کی تفصیلات بتانے کے لئے دانش منزل میں بلا لیا تھا۔

اچانک ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس پر لگا ہوا ایک بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی ہلکی ہلکی آواز نکلنا شروع ہو گئی۔

”سلیمان۔ جناب سلیمان پاشا صاحب۔ دروازے پر جا کر دیکھنا آدھی رات کو کس کی انگلیوں میں خارش ہو رہی ہے جو اس قدر احمقانہ انداز میں کال بیل بجا رہا ہے“...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر اونچی آواز میں کہا جیسے وہ میٹنگ ہال میں نہیں بلکہ اپنے فلیٹ کے کمرے میں ہو۔

”عمران صاحب پلیز۔ یہ آپ کا فلیٹ نہیں ہے۔ ہم اس وقت دانش منزل کے میٹنگ روم میں ہیں“...... چوہان نے ہاتھ بڑھا کر عمران کا کاندھا ہلاتے ہوئے کہا۔

”میٹنگ۔ کون سی میٹنگ۔ میری آج کی تمام میٹنگز کینسل کر دو۔ میں سوائے اپنے سسرالیوں کے آج کسی سے نہیں ملوں گا“...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر کہا اور چوہان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ٹرانسمیٹر سے بدستور سیٹی کی آواز آ رہی

تھی۔ صدیقی نے خاور کو اشارہ کیا تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''کیا بات ہے۔ تم نے ٹرانسمیٹر آن کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے''...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی چیف کی تیز آواز سنائی دی۔

''سوری چیف۔ ٹرانسمیٹر چونکہ ہمیشہ مس جولیا آن کرتی تھیں اس لئے ہمیں اسے آن کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی''۔ صدیقی نے کہا۔

''ہونہہ۔ جولیا نہیں ہو گی تو کیا تم میری بات بھی سننا گوارا نہیں کرو گے''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے غرا کر کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں چیف ایسی بات نہیں ہے۔ وہ ہم۔ وہ وہ''۔ صدیقی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''عمران کہاں ہے''...... ایکسٹو نے اسی انداز میں پوچھا۔

''وہ یہیں ہے چیف۔ اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں''۔ صدیقی نے عمران کی جانب پریشان نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جس نے ٹرانسمیٹر آن ہونے کے باوجود آنکھیں نہیں کھولی تھیں اور مسلسل خراٹے لے رہا تھا۔ اس نے اچانک اپنے منہ پر زور سے تھپڑ مارا اور پھر یوں انگلیاں مسلنے لگا جیسے اس نے گال پر بیٹھے ہوئے کسی مچھر کو پکڑ لیا ہو اور پھر اسے انگلیوں میں مسل دیا ہو۔

''کیا مصیبت ہے ادھر دن بھر چیف دوڑا دوڑا کر خون سکھاتا رہتا ہے اور ادھر رات کو مچھر خون چوسنے آ جاتے ہیں۔ نہ چیف

سکون لینے دیتا ہے اور نہ ہی مچھر''...... عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے رنگ اڑ گئے۔ عمران نے اس قدر اونچی آواز میں بات کی تھی کہ دوسری طرف ایکسٹو نے لامحالہ اس کی بات سن لی تھی کیونکہ انہوں نے ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کی تیز غراہٹ کی آواز سنی تھی۔

''عمران''...... اچانک ٹرانسمیٹر پر ایکس ٹو نے بری طرح سے دہاڑتے ہوئے کہا اور عمران ایکسٹو کی آواز سن کر یوں اچھلا جیسے اس کے سر پر طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ مم۔ مچھر کے منہ سے چیف کی آواز کیسے نکل سکتی ہے۔ ارے ہائیں یہ کیا۔ میں ابھی فلیٹ میں اپنے نرم اور گرم بستر پر سو رہا تھا پھر ایک مچھر کے کاٹتے ہی میں یہاں کیسے پہنچ گیا''...... عمران نے آنکھیں کھول کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ چیف آن لائن ہیں''...... خاور نے نہایت آہستگی سے کہا اور عمران چونک کر جلدی سے سیدھا ہو گیا اور جلدی جلدی اپنے لباس کی سلوٹیں نکالنے لگا اور سر پر انگلیاں پھیرنے لگا اور پھر وہ کرسی پر یوں اکڑ کر بیٹھ گیا جیسے سٹوڈیو میں وہ اپنی تصویر بنوانے کے لئے آیا ہو۔

''عمران کیا تم میری آواز سن رہے ہو''...... ایکسٹو کی دوبارہ کرخت آواز سنائی دی۔ عمران نے فوراً اپنے ایک کان میں انگلی

پھیری اور پھر اس نے زور سے سر جھٹکا اور بڑے مؤدبانہ انداز میں ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھنے لگا۔

''یس چیف۔ میرے دونوں کان کھلے ہوئے ہیں اور اب میں نے آنکھیں بھی کھول دی ہیں۔ آپ کی مجھے آواز صاف سنائی دے رہی ہے لیکن آپ کی تصویر کہیں دکھائی نہیں دے رہی۔ کہاں ہیں آپ''...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ چیف سے نہیں بلکہ اپنے کسی دوست سے بات کر رہا ہو۔

''ہوش کے ناخن لو عمران۔ تمہارا یہ ہر وقت کا مذاق مجھے پسند نہیں ہے''...... چیف نے غصے سے کہا۔

''مذاق۔ کون سا مذاق جناب۔ میرا بھلا آپ سے مذاق کا کون سا رشتہ ہو سکتا ہے میں ٹھہرا ایک بھلا آدمی اور آپ۔ آپ تو ویسے ہی نقاب پوش حسینوں کی طرح خود کو چھپائے پھرتے ہیں۔ آپ کی آواز مردانہ ضرور معلوم ہوتی ہے لیکن اب جدید دور آ گیا ہے سیل فون پر وائس چینجر سسٹم سے مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی آوازوں میں بھی بات کر لیتی ہیں۔ آپ جس طرح ہم سے اپنا منہ چھپا کر رکھتے ہیں کہیں آپ بھی تو''...... عمران کی زبان ایک بار چل پڑے تو رکنے کا کہاں نام لیتی تھی۔ صدیقی اور اس کے ساتھی عمران کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ یہ واقعی عمران کا ہی حوصلہ تھا کہ وہ چیف سے اس طرح سے بات کر لیتا تھا ورنہ چیف کی آواز سن کر ہی ان سب پر خوف غالب آ جاتا تھا اور

ان میں چیف سے بات کرنے کی ہمت تک نہیں ہوتی تھی۔

''کر چکے بکواس''...... چیف نے غرا کر کہا۔

''نہیں ابھی باقی ہے''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا اور ٹرانسمیٹر سے چیف کی ایسی غراہٹ بھری آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے وہ بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کر رہا ہو۔

''ممبران کو کیس کی تفصیلات بتاؤ''...... چیف نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

''کون سے کیس کی جناب۔ میٹرنٹی ہوم میں ہونے والے لڑکے کے کیس کی تفصیلات یا لڑکی کا کیس''...... عمران نے کہا اور صدیقی اور اس کے ساتھیوں کے ہونٹوں پر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹیں آ گئیں۔

''میں مکاسٹر اور اس کے کلر سینڈیکیٹ کے کیس کی بات کر رہا ہوں نانسنس''...... چیف نے غصے سے کہا۔

''میں ساری باتیں بھول چکا ہوں جناب۔ بہتر ہو گا کہ آپ خود ہی انہیں بتا دیں۔ مجھ سے کوئی الٹی سیدھی بات ہو گئی تو آپ نے خواہ مخواہ مجھے الٹا لٹکا دینا ہے اور مجھے الٹا لٹکنے سے بے حد ڈر لگتا ہے۔ آپ انہیں تفصیل بتائیں تب تک میں تھوڑا سا ریسٹ کر لیتا ہوں۔ بھاگ دوڑ کر کر کے میں بری طرح سے تھکا ہوا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور دوبارہ خراٹے نشر کرنا شروع کر دیئے اسی لمحے عمران کے منہ سے زور دار

چیخ نکلی اور وہ کرسی پر یوں زور زور سے جھٹکے کھانے لگا جیسے اچانک کرسی میں تیز الیکٹرک رو دوڑ گئی ہو۔ یہ دیکھ کر اس کے ساتھی بری طرح سے اچھل پڑے۔ عمران کی ایسی حالت دیکھ کر انہیں یقین ہو گیا تھا کہ چیف نے عمران کی باتوں سے زچ آ کر اس کی چیئر میں الیکٹرک کرنٹ دوڑا دیا تھا۔ عمران چند لمحے حلق کے بل چیختا رہا پھر وہ کرسی پر یوں ڈھیر ہو گیا جیسے اس کی جسم سے جان ہی نکل گئی ہو۔ اب اس کے جسم میں جھٹکے بھی نہیں لگ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے چہرے پر زردی سی چھائی ہوئی تھی اور اس کی آنکھوں میں بلا کا خوف نظر آ رہا تھا۔

"چچ چچ۔ چیف"...... اس کے منہ سے ہکلاہٹ بھری آواز نکلی۔

"میں نے ابھی تمہیں بہت کم سزا دی ہے عمران۔ اگر دوبارہ تم نے اس طرح میرے ساتھ فضول باتیں کیں تو تمہیں اس سے بھی بھیانک اور خوفناک سزا ملے گی"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا اور عمران خوف سے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا جیسے ایکسٹو کا خوفناک لہجہ سن کر وہ واقعی خوفزدہ ہو گیا ہو۔

"میں تمہیں کیس کی تفصیلات بتاتا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی آواز سنائی دی اور وہ ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کچھ عرصہ پہلے عمران کو ایک فارن ایجنٹ سے اطلاع ملی تھی کہ ایکریمیا میں اسرائیل کی کراس ایجنسی کے چیف کو ایکریمیا میں دیکھا گیا ہے جو ایکریمیا کے ایک شارپ شوٹر اور کرائم ماسٹر اوسلو

کساوا کو تلاش کر رہا تھا۔

اس سے پہلے ہمیں اسرائیل میں موجود ایک فارن ایجنٹ سے یہ بھی اطلاع ملی تھی کہ اسرائیل کا ایک کلر سینڈیکیٹ پاکیشیا میں کسی خاص مشن پر کام کرنے کے لئے جا رہا ہے جسے حکومتی سرپرستی بھی حاصل تھی۔ اس سینڈیکیٹ کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ کٹر یہودیوں کی ایک انتہا پسند تنظیم ہے جو مسلمانون سے شدید نفرت کرتی ہے اور وہ سینڈیکیٹ غزہ کے مسلمانوں سمیت دوسرے ممالک میں بھی جا کر مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچا چکی تھی۔ اس سینڈیکیٹ کا باس مکاسٹر تھا جو خفیہ رہتا تھا اور کسی کے سامنے نہیں آتا تھا اس کی ایک ساتھی تھی جو سینڈیکیٹ کی ڈپٹی تھی اور ریڈ موٹیری کہلاتی تھی۔ اس کا بھی مکاسٹر کی طرح بہت نام تھا۔ ریڈ موٹیری کو اسرائیل کی سرکاری ایجنسیوں کے کئی سربراہوں کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے اعلیٰ عہدے داروں سے بھی ملاقات کرتے پایا گیا تھا اور فارن ایجنٹوں نے جب اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے پتہ چلا کہ ریڈ موٹیری اسرائیلی ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک کی خبررساں ایجنسیوں سے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات حاصل کر رہی ہے۔ جس پر فارن ایجنٹ اور زیادہ الرٹ ہو گئے اور انہوں نے ریڈ موٹیری کے ساتھ ساتھ سرکاری حلقوں میں بھی رسائی حاصل کر کے ریڈ موٹیری کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں اور پھر انہیں

معلوم ہوا کہ ریڈ موٹیری ایکریمیا کے ایک شارپ شوٹر اوسلو کساوا کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر رہی ہے۔ لیکن کوشش کے باوجود فارن ایجنٹ یہ پتہ نہیں چلا پائے تھے کہ ریڈ موٹیری یہ سب معلومات کیوں حاصل کر رہی ہے۔ پھر ہمارے ایک اور خفیہ ذرائع نے ہمیں بتایا کہ مکاسٹر اور اس کا سینڈیکیٹ مختلف ممالک سے ہوتا ہوا نہایت خاموشی سے پاکیشیا پہنچ گیا ہے۔ فارن ایجنٹوں کو یہ بھی پتہ چلا تھا کہ مکاسٹر کے ارادے بہت خطرناک ہیں اور وہ پاکیشیا میں بہت بڑی اور تباہ کن کارروائیاں کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس لئے میرے کہنے پر عمران نے مکاسٹر اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کر دی۔ لیکن عمران کوشش کے باوجود بھی ان کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہیں کر سکا۔ مکاسٹر اور اس کا گروپ پاکیشیا میں آ کر کسی ایسی جگہ روپوش ہو گیا تھا جس کے بارے میں عمران کو بھی معلوم کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ عمران نے اپنے شاگرد ٹائیگر کی بھی ڈیوٹی لگا رکھی تھی کہ وہ انڈر ورلڈ افراد پر بھی نظر رکھے کیونکہ مکاسٹر اور اس کے ساتھی یہاں کسی گروپ کی مدد کے بغیر اپنا کام نہیں کر سکتے تھے۔ ٹائیگر نے اپنا رسوخ استعمال کیا لیکن اس کے ہاتھ بھی کچھ نہیں لگا تھا۔ پھر دوسری طرف ہمارے دوسرے ایجنٹ، جس نے فوسٹر کو اوسلو کساوا کو تلاش کرتے دیکھا تھا اسے یقین تھا کہ فوسٹر اس بار روم میں ضرور آئے گا جہاں اسے اوسلو کساوا مل سکتا تھا۔ چنانچہ وہ فوراً اس بار روم میں پہنچ گیا جہاں اوسلو کساوا

موجود تھا۔ فارن ایجنٹ نے پہلے ہی یہ معلوم کر لیا تھا کہ اوسلو کساوا کس وقت بار روم میں آتا جاتا ہے۔ فارن ایجنٹ کو یہ بھی یقین تھا کہ فوسٹر جب بھی اوسلو کساوا سے ملے گا اس کی ملاقات اسی بار روم میں ہو گی چنانچہ اس نے بار روم میں ایک ویٹر کی ملازمت اختیار کر لی اور اس نے اوسلو کساوا کے ارد گرد رہنا شروع کر دیا۔ وہ اوسلو کساوا سے ہر ملنے جلنے والے پر خصوصی توجہ دیتا تھا۔ اس نے اوسلو کساوا کی مخصوص میز کے نیچے ایک ڈکٹا فون بھی لگا رکھا تھا تاکہ جب اوسلو کساوا سے کوئی ملنے آئے تو وہ ان کی باتیں سن سکے۔ پھر فارن ایجنٹ کا اندازہ درست ثابت ہو گیا۔ فوسٹر اوسلو کساوا سے ملنے اس بار میں پہنچ گیا تھا۔ فارن ایجنٹ نے اسے میک اپ میں ہونے کے باوجود پہچان لیا تھا۔ پھر اس نے اوسلو کساوا اور اس کے درمیان ہونے والی بات چیت سن لی۔ فوسٹر، اوسلو کساوا کو عمران کی ہلاکت کے لئے ہائر کرنے آیا تھا جسے اوسلو کساوا نے تھوڑی سی پس و پیش کے بعد مان لیا تھا۔ فارن ایجنٹ نے خفیہ کیمرے سے فوسٹر کی چند تصویریں بھی بنا لی تھیں۔ اس کیمرے سے بننے والی تصویروں سے اس کا میک اپ کے پیچھے چھپا ہوا اصلی چہرہ بھی سامنے آ سکتا تھا۔ جب فارن ایجنٹ نے ان تصویروں کو دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ فوسٹر ٹرپل میک اپ میں تھا۔ اس نے ایک تو ایکریمی آدمی کا میک اپ کر رکھا تھا جس کے روپ میں وہ اوسلو سے ملا تھا جبکہ اس کے پیچھے اس کا دوسرا چہرہ اسرائیل

کی کراس ایجنسی کے چیف فوسٹر کا تھا لیکن اس کے نیچے جو تیسرا
چہرہ تھا وہ اس کا اصلی چہرہ تھا۔

اسے دیکھ کر فارن ایجنٹ کی حیرت کی انتہا نہ رہی تھی کیونکہ وہ
مکاسٹر کا اصلی چہرہ تھا جس کے بارے میں فارن ایجنٹ بخوبی جانتا
تھا۔ غزہ کے مسلمانوں کے خلاف جب مکاسٹر اپنے گروپ کے
ساتھ وہاں گیا تھا تو فارن ایجنٹ کا اس سے زبردست مقابلہ ہوا تھا
جہاں اس نے مکاسٹر کا اصلی چہرہ دیکھ لیا تھا۔

فارن ایجنٹ نے فوراً وہ تصویریں مجھے بھیج دیں اور مجھے ساری
حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ وہ مکاسٹر کی خاص طور پر نگرانی کر رہا تھا
پھر اسے معلوم ہوا کہ مکاسٹر واپس اسرائیل جانے کی بجائے یورپ
چلا گیا ہے اور پھر اسے ایسی اطلاعات ملیں جن کے مطابق مکاسٹر
پاکیشیا پہنچ گیا ہے۔ اس کی یہ اطلاع ہمارے لئے بہت اہم تھی۔
مکاسٹر کی تلاش میں عمران نے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن مکاسٹر
بھی پاکیشیا میں پہنچ کر غائب ہو گیا تھا۔ پھر عمران کو معلوم ہوا کہ
اوسلو کساوا اسے ہلاک کرنے کے لئے پاکیشیا پہنچ گیا ہے تو اس
نے اپنی توجہ اس کی طرف مبذول کر لی۔ مکاسٹر بھی چونکہ پاکیشیا
میں تھا اس لئے عمران کا خیال تھا کہ ممکن ہے کہ وہ کبھی اوسلو کساوا
سے ملے اور اس کے ذریعے اسے مکاسٹر اور اس کے کلر سینڈیکیٹ
کے بارے میں کوئی سراغ مل جائے۔ چنانچہ اس نے ٹائیگر کی مدد
سے اوسلو کساوا کی ہر حرکت پر نظر رکھوانی شروع کر دی۔ اوسلو کساوا

کا ٹاسک چونکہ عمران کو ہلاک کرنے کا تھا اس لئے عمران اسے
ایک موقع دینا چاہتا تھا کیونکہ عمران کی ہلاکت کے بعد ہی مکاسٹر کا
اوسلو کساوا سے ملنے کا چانس بن سکتا تھا۔ پھر جب اوسلو کساوا نے
عمران کو ہلاک کرنے کا پلان بنایا اور ایک تحریر لکھ کر عمران کے فلیٹ
میں ڈال گیا تو عمران وہ تحریر پڑھ کر تیار ہو گیا اس نے لباس کے
نیچے ہارڈ بلاک لباس پہنا اور ایک ایسی جیکٹ بھی پہن لی جس میں
ایک جانور کی خون سے بھری تھیلیاں لگی ہوئی تھیں۔ چنانچہ عمران
نے سیکرٹ سروس کو بھی میدان میں اتارتے ہوئے انہیں ہوٹل
وائٹ سٹار کی طرف روانہ کر دیا تاکہ اوسلو کساوا جب اس پر حملہ
کرے تو وہ بعد میں اس کے کسی سے ملنے یا اس کے کہیں جانے پر
نظر رکھ سکے۔

یہاں میں تمہیں ایک اور بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ
کہ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ممبران کی کمی ہونے کی وجہ
سے چند نئے چہروں کی بھرتیاں بھی کی تھیں۔ میں نے مختلف سیکورٹی
اداروں سے دو سو ایسے افراد کا انتخاب کیا تھا جو پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے لئے کار آمد ہو سکتے تھے اور پھر میں نے ان دو سو افراد
میں سے چار افراد کو چھانٹ لیا جن میں ایک لڑکی بھی شامل تھی۔
میں نے ان چاروں کی ٹریننگ اور ان کی صلاحیتوں کا نہایت
باریک بینی سے جائزہ لیا تھا وہ چاروں پاکیشیا سیکرٹ سروس میں
شامل ہونے اور مل کر کام کرنے کے لئے مکمل طور پر فٹ تھے جن

کی باقی ٹریننگ کر کے میں خود انہیں اس قابل بنا سکتا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ مل کر یا ان کی جگہ لے کر کام کر سکیں۔ چنانچہ میں نے انہیں میٹنگ روم میں بلایا اور ان کی مزید ٹریننگ اور ان کی صلاحیتوں کو مزید پرکھنے کے لئے انہیں سیکنڈ گروپ کے طور پر سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا۔

میں نے انہیں اوسلو کساوا اور اس کی ایک سیاہ فام ساتھی کی تلاش کے لئے تیار کیا تھا۔ اوسلو کساوا کے ساتھ جو سیاہ فام لڑکی اس کی بیوی بن کر آئی تھی اس کے بارے میں مجھے شک تھا کہ وہ مکاسٹر کی ساتھی ہے اور وہ وہی ریڈ موٹیری ہے جو مکاسٹر کا دایاں بازو سمجھی جاتی ہے اور جس کے بارے میں میرے پاس اطلاعات تھی کہ وہ پاکیشیا سکرٹ سروس کے ممبران کو ٹریس کر کے انہیں بھی ہلاک کرنے کے لئے پاکیشیا آنا چاہتی ہے۔ میں نے ان چاروں کو پاکیشیا کے چار ممبروں کا میک اپ کرا دیا تھا۔ ان کا میک اپ میں پاکیشیا میں اصلی ممبران کی شکل میں رہنا بے حد ضروری تھا۔

میں چونکہ نئے ممبران کی صلاحیتوں کو بھی آزمانا چاہتا تھا اس لئے میں نے انہیں سختی سے ہدایات دی تھیں کہ وہ الگ ہوں یا ایک ساتھ وہ خود کو ویسا ہی سمجھیں گے جیسا انہیں بنایا گیا ہے۔ میں نے ان چاروں پر صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا کا میک اپ کیا تھا۔ اور ان سے کہا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو جانتے ہوئے بھی ایسا شو کریں گے جیسے وہ حقیقت میں صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا ہی

ہوں۔ اس طرح نہ صرف ان کی صلاحتیں کھل کر میرے سامنے آ جاتیں بلکہ مجھے یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ فرسٹ گروپ کے ممبران اگر بیرون ملک کسی مشن پر ہوں تو نئے ممبران کی جگہ صحیح طور پر کام کر سکتے ہیں یا نہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ وہ تربیت یافتہ ضرور تھے لیکن ان میں اصلی سیکرٹ ایجنٹوں والی کوئی خصوصیات نہیں تھیں۔ انہیں میں نے اوسلو کساوا اور ریڈ موٹیری کی نگرانی کرنے کا حکم دیا تھا تاکہ ان کی مدد سے مکاسٹر اور اس کے کلر سینڈیکیٹ تک پہنچا جا سکے لیکن ان چاروں نے جذبات اور جوش میں آ کر ان کی نگرانی کی بجائے ان سے ٹکرانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور انہوں نے ریڈ موٹیری اور اوسلو کساوا کا تعاقب کرتے ہوئے انہیں نہ صرف گھیرنے کا پروگرام بنا لیا تھا بلکہ ان سے مقابلہ کرنے اور انہیں ہلاک کرنے کا بھی خود ہی سے ارادہ کر لیا تھا۔ جو خود ان کی ہلاکتوں کا موجب بن گیا۔ اسی طرح کیپٹن شکیل اور تنویر کے روپ میں جن نئے ایجنٹوں نے جولیا کی کار ایک کوٹھی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھی تھی اس کے بارے میں مجھے انفارم کرنے کی بجائے وہ اپنی صوابدید پر ہی کوٹھی میں داخل ہو گئے تھے اور انہوں نے بلا سوچے سمجھے وہاں حملہ کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ لیکن اوسلو کساوا اور ریڈ موٹیری ان کی توقع سے کہیں زیادہ چالاک اور خطرناک تھے ان سے مقابلہ کرنے کے باوجود وہ دونوں بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے تھے۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سیکنڈ گروپ

مکمل طور پر ختم ہو گیا اگر وہ چاروں جذباتیت اور جوش سے کام نہ لیتے تو ریڈ موٹیری اور اوسلو کساوا ان پر کبھی قابو نہیں پا سکتے تھے۔

ادھر ٹائیگر، عمران کی ہدایات پر مسلسل کام کر رہا تھا۔ جب عمران چوہان کے ساتھ رانا ہاؤس گیا تو وہ میک اپ کرنے کے لئے دوسرے کمرے میں چلا گیا تھا وہاں اسے ٹائیگر کی کال موصول ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے عمران کو بتایا کہ انڈر ورلڈ کا ایک گروپ جس کا تعلق پراسٹر سے ہے اس سے بڑی مقدار میں آر ڈی ایکس جیسا دھماکہ خیز مواد خریدا گیا ہے اور جس نے آر ڈی ایکس حاصل کیا تھا اس کے بارے میں ٹائیگر کو معلوم ہوا تھا کہ آر ڈی ایکس بگ ہاؤس کے فلیک نے خریدا تھا۔ ٹائیگر نے فلیک کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کیں تو اسے پتہ چلا کہ عمران نے جس مکاسٹر کے بارے میں اسے معلومات دی تھیں وہ فلیک سے ایک دو بار ملتا ہوا دیکھا گیا تھا۔ ٹائیگر چونکہ ان دنوں ایک اور گروپ کے پیچھے لگا ہوا ہے جو انسانی سمگلنگ جیسا گھناؤنا کام کر رہا ہے اس لئے وہ عمران کے ساتھ نہیں آ سکتا تھا اس نے عمران کو اطلاع دی تھی کہ اگر بگ ہاؤس کے فلیک پر ہاتھ ڈالا جائے تو وہ اسے پراسٹر گروپ اور مکاسٹر کے بارے میں بتا سکتا ہے۔ چنانچہ عمران نہ صرف چوہان بلکہ فور سٹار کے تمام ممبران کو لے کر وہاں پہنچ گیا اور پھر جو کچھ ہوا تھا تم سب کو معلوم ہے''...... چیف نے انہیں کیس کی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔ کیس

کی تفصیلات سنتے ہوئے جب چیف نے انہیں بتایا کہ جو صفدر، جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل ہلاک ہوئے تھے وہ اصلی نہیں تھے بلکہ وہ چاروں نئے ممبران تھے جنہیں چیف نے حال ہی میں پاکیشیا کے سیکنڈ گروپ کے تحت بھرتی کیا تھا۔ اصلی ممبران زندہ تھے یہ جان کر ان کے چہرے مسرت سے جگمگا اٹھے تھے۔

''چیف اگر مس جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل زندہ ہیں تو پھر وہ کہاں ہیں۔ ان کی جگہ آپ نئے چہرے کیوں سامنے لائے تھے اور انہیں ہی آپ نے کیوں ان چاروں کے میک اپ کئے تھے''...... صدیقی نے ایکسٹو کے خاموش ہوتے ہی مسرت اور حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہ کافرستان میں ایک اہم مشن پر گئے ہوئے ہیں۔ کافرستان سے بھی مجھے اطلاع ملی تھی کہ کافرستان کے شمالی حصے میں موجود ایک جنگل اوگو جاوا میں ایک ایسا میزائل اسٹیشن تیار کیا جا رہا ہے جہاں سے پاکیشیا کی اہم تنصیبات کو آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ اطلاع بھی نہایت اہم تھی اور ادھر عمران چونکہ مکاسٹر اور اس کے بے رحم ٹولے کی تلاش میں تھا اس لئے اس کا وہاں جانا ناممکن تھا اسی لئے میں نے ان چاروں کا انتخاب کیا تھا کہ وہ کافرستان جائیں اور اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دیں اور ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے اپنا مشن پورا کر لیا ہے وہ نہ صرف اوگو جاوا جنگل میں پہنچ گئے تھے بلکہ انہوں نے میزائل

اسٹیشن بھی تلاش کر لیا تھا اور انہوں نے اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دیا ہے اور اب وہ ان جنگلوں سے نکل کر محفوظ مقام پر بھی پہنچ گئے ہیں جہاں سے وہ بہت جلد واپس پاکیشیا پہنچ جائیں گے۔ وہ چونکہ سیکرٹ سروس کے مین ممبر ہیں اس لئے دوسری مخبر ایجنسیوں کے ساتھ کافرستان مخبری کرنے والی تنظیمیں بھی آپ سب پر نظر رکھتی ہے۔ اگر چار ممبر ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے تو کافرستانی کھٹک سکتے تھے اس لئے میں نے ان چاروں نئے افراد کو جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بنا دیا تھا تاکہ ان کے بارے میں اگر کافرستان میں کہیں رپورٹ کی جائے تو انہیں یہی معلوم ہو کہ عمران سمیت پاکیشیا کے تمام ممبر پاکیشیا میں ہی موجود ہیں اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے جنہیں بھیجا گیا ہے وہ ان سے مخفی رہیں کہ وہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں۔ کافرستان کسی اور سے نہیں سب سے زیادہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ڈرتا ہے۔ اس کے علاوہ میں ان چاروں کی صلاحیتیں بھی پرکھنا چاہتا تھا اگر وہ چاروں میرے احکامات کی پابندی کرتے اور اپنے رول بخوبی نبھاتے تو میں واقعی انہیں سیکرٹ سروس میں بطور فور ماسٹر کے بھرتی کر سکتا تھا تاکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی غیر موجودگی میں وہ یہاں کے حالات سنبھالنے میں میرے کام آتے۔ ان کی ہلاکت کا بہرحال مجھے بھی بے حد افسوس ہے“۔ چیف نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور یہ سب سن کر ان کی خوشی دوگنی ہوگئی۔

یہ واقعی ان کے لئے بے حد خوشی کی بات تھی کہ ان کے چاروں ساتھی زندہ تھے جن کی ہلاکت کا وہ اس قدر یقین کر چکے تھے کہ انہیں چیف سے ساری تفصیل سن کر بھی ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ واقعی ان کے ساتھی زندہ تھے۔

”اور کوئی سوال“...... چیف نے پوچھا۔

”یس چیف“...... چوہان نے کہا۔

”یس بولو“...... چیف نے کہا۔

”مکاسٹر کے بارے میں آپ نے بتایا ہے کہ وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آتا تھا وہ اور اس کا سینڈیکیٹ ہمیشہ خفیہ ہی رہتا تھا پھر وہ پاکیشیا میں اصلی نام سے کیوں آیا تھا اور اسے جب ہم نے دیکھا تھا تو وہ میک اپ میں بھی نہیں تھا“...... چوہان نے کہا۔

”مکاسٹر نے اب تک جو کارروائیں کی ہیں اس کی پاکیشیا میں ہونے والی نئی کارروائی اس کی زندگی کا سب سے بڑا اور اہم مشن تھا اس لئے وہ اس مشن کو خود انجام تک پہنچانا چاہتا تھا اور چونکہ وہ پرانے قلعے کے تہہ خانے میں چھپا ہوا تھا اس لئے اس کا خیال تھا کہ اس تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا۔ عمران کے پیچھے چونکہ اس نے اوسلو کساوا جیسے کرائم ماسٹر اور ریڈ موتیری کو لگا رکھا تھا اس لئے اسے یہ بھی یقین تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس انہی میں الجھی رہے گی اس کا اعتماد اس بات سے اور زیادہ بڑھ گیا تھا جب اسے معلوم ہوا کہ ریڈ موتیری اور کرائم ماسٹر کے ہاتھوں پاکیشیا کے

چار اہم رکن ہلاک ہو گئے ہیں''...... چیف نے کہا۔

''اس کی یہی خود اعتمادی اس کی موت کا باعث بن گئی۔ مکاسٹر جس کرائم ماسٹر کو عمران صاحب کی ہلاکت کے لئے یہاں لایا تھا اسی کرائم ماسٹر نے الٹا اسے ہی ہلاک کر دیا تھا اور اسی کرائم ماسٹر نے مکاسٹر کی ریڈ موٹیری کو بھی ہلاک کر دیا تھا''...... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ کرائم ماسٹر نے جو کیا تھا وہ واقعی قابل ستائش ہے۔ اس کا ضمیر اس بات کی اسے اجازت نہیں دے رہا تھا کہ وہ اس قدر خون خرابہ کرنے والے ان درندہ صفت انسانوں کا ساتھ دیتا۔ اسی لئے اسے مکاسٹر اور ریڈ موٹیری سے نفرت ہو گئی تھی اور اس نے ان دونوں کو ہلاک کرنے کا سوچ لیا تھا لیکن افسوس اس کے ساتھ وہ خود بھی مارا گیا تھا''...... چیف نے کہا۔

''چیف۔ پاکیشیا کو تباہ کرنے اور یہاں آگ و خون کا طوفان برپا کرنے میں مکاسٹر سے زیادہ اسرائیل کا ہاتھ ہے جیسا کہ آپ نے بتایا ہے کہ ہمارے فارن ایجنٹوں کی رپورٹ کے مطابق ریڈ موٹیری اسرائیلی ایجنسیوں اور سرکاری عہدے داروں سے ملتی رہی ہے اس کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ مکاسٹر اور اس کا کلر سینڈیکیٹ اسرائیلی حکومت کی ہی ایما پر یہاں آیا تھا اور وہ یہاں جو کچھ کرنا چاہتا تھا اس سے اسرائیل پوری طرح سے آگاہ تھا''...... نعمانی نے کہا۔

''ہاں۔ اسے حکومتی حمایت حاصل تھی اور اس کے لئے مکاسٹر ور اس کے کلر سینڈیکیٹ کو اسرائیل کی ایک سرکاری ایجنسی بلیک ارٹ نے ہی بھیجا تھا۔ جو اسرائیل حکومت کی نمائندگی کرتی ہے۔ س طرح سے مکاسٹر نے اوسلو کساوا جیسے کرائم ماسٹر کو ہائر کیا تھا ی طرح اسرائیل کی سرکاری ایجنسی بلیک ہارٹ جس کا سربراہ ارشل سٹینلے ہے، نے بھی مکاسٹر کو اس کام کے لئے باقاعدہ ہائر کیا ھا اور مکاسٹر جو پہلے ہی مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن تھا وہ یہ کام کرنے کے لئے فوراً تیار ہو گیا تھا''...... چیف نے جواب دیتے وئے کہا۔

''تب تو ہمیں اس بلیک ہارٹ ایجنسی اور مارشل سٹینلے کے لاف فوراً کوئی ایکشن لینا چاہئے۔ اگر وہ پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے مکاسٹر اور اس کے کلر سینڈیکیٹ کو یہاں بھیج سکتا ہے تو اسی رح وہ کسی دوسرے سینڈیکیٹ اور گروپ کو بھی ہائر کر کے یہاں پنے مذموم ارادوں کے لئے بھیج سکتا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ پاکیشیا کی تباہی کے اس مشن میں سب سے بڑا ہاتھ یک ہارٹ ایجنسی کا ہی ہے اس لئے اس ایجنسی کے خلاف ایکشن یا جانا ضروری ہے۔ اس لئے جیسے ہی جولیا اور باقی سب واپس ئیں گے میں تم سب کو اسرائیل اس بلیک ہارٹ ایجنسی کے لاف ایکشن کے لئے روانہ کر دوں گا۔ جب تک بلیک ہارٹ جنسی تباہ نہیں ہو گی اس وقت تک اسرائیل کو سبق نہیں ملے گا۔ اور

بلیک ہارٹ اسرائیل کی ایک ایسی ایجنسی ہے جو اسرائیل کی سب
سے بڑی اور انتہائی فعال ایجنسی سمجھی جاتی ہے اگر اس ایجنسی کو خ
کر دیا جائے تو اسرائیل کی کمر ٹوٹ کر رہ جائے گی۔ اس ایجنس
کے خاتمے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس بہت جلد اسرائیل جا
گی۔ تم سب وہاں جانے کے لئے تیار رہو۔ میں کبھی بھی تمہیں ا
مشن کے لئے کال کر سکتا ہوں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ہم تیار ہیں۔ اس ایجنسی کا جب تک ہم خاتم
نہیں کر لیں گے ہمیں چین نہیں آئے گا''...... نعمانی نے کہا۔

''اوکے۔ اب تمہیں اور کچھ پوچھنا ہو تو عمران سے پوچھ لینا
اس کیس کی تمام باتیں عمران سے جڑی ہوئی ہیں اس لئے وہ تمہیں
تمہارے ہر سوال کا جواب دے دے گا''...... چیف نے کہا اور ا
کے ساتھ ہی اس کی ٹرانسمیٹر سے آواز آنی بند ہو گئی۔ صدیقی ا
اس کے ساتھیوں نے اطمینان کا سانس لیا اور خاور نے ہاتھ بڑھ
کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور عمران کی طرف دیکھنے لگے جو کرسی
بیٹھا ابھی تک کانپ رہا تھا جیسے کرنٹ کے اثرات ابھی تک کرس
میں موجود ہوں۔ اس کا رنگ ابھی تک زرد تھا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ ٹھیک ہیں''...... صدیقی نے عمران ک
زرد چہرہ دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس ک
بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ پلکیں جھپکائے بغیر یک ٹک سامنے
دیوار کی طرف دیکھے چلا جا رہا تھا۔

''عمران صاحب۔ عمران صاحب''...... اسے اس حال میں دیکھ
ر چوہان اور خاور نے چلاتے ہوئے کہا اور پھر نعمانی فوراً اٹھ کر
ران کے پاس آ گیا اس نے عمران کے کاندھے پکڑ کر اسے ہلایا
عمران چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ ٹھیک تو ہیں نا''...... خاور نے
تشویش زدہ انداز میں اس سے پوچھا۔

''عمران۔ کون عمران۔ تم کون ہو''...... عمران نے اس کی طرف
ی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا جیسے وہ اسے جانتا ہی نہ ہو۔

''آپ عمران صاحب ہیں اور میں خاور ہوں''...... خاور نے
ہا۔

''ٹاور۔ کون سا ٹاور''...... عمران نے اسی انداز میں کہا جیسے اس
ے دماغ میں واقعی خلل آ گیا ہو۔

''ٹاور نہیں خاور''...... خاور نے اپنے نام کی مٹی پلید ہوتے دیکھ
ر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران پھر ایکٹنگ کر
ہا ہے۔

''لیکن تم مجھے کسی ٹاور کی طرح اپنے سر پر کھڑے نظر آ رہے
اس لئے میں تمہیں ٹاور نہ کہوں تو اور کیا کہوں''...... عمران نے
ی لہجے میں کہا اور صدیقی اور اس کے ساتھی بے اختیار ہنس
ے۔

''اگر یہ ٹاور ہے تو پھر ہم کون ہیں۔ آپ ہمیں بھی پہچانتے

ہیں یا نہیں''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''پہچانتا ہوں۔ پہچانتا کیوں نہیں۔ تم چوہے دان ہو۔ اس کا نا
تو ایسا ہے جیسے اس کی بیوی مانی تو مانی اور نا مانی تو نامانی اور
صندوقچی ہے''...... عمران نے ان کے نام بگاڑتے ہوئے کہا۔ ما
والی سے عمران کی مراد نعمانی تھا جبکہ صدیقی کو اس نے صندوقچی کہ
تھا اور اپنے ناموں کے حلیئے بگڑتے دیکھ کر وہ سب بے اختیا
کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''عمران صاحب آپ سے ایک سوال پوچھوں''...... اچانک
چوہان نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''پوچھو۔ لیکن میں اس کا جواب نہیں دوں گا''...... عمران نے
کہا۔

''آپ جواب نہیں دیں گے تو اور کون دے گا''...... چوہان
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے تم سوال کرو پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ تمہارے سوال کا
جواب کون دے گا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ یہ بتائیں کہ وہ کون سا پرندہ ہے جس کے سر پر پیر
ہوتے ہیں''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر پر پیر''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کا
سوال سن کر باقی ممبر بھی حیرت سے چوہان کی طرف دیکھ رہے تھے
جیسے انہیں چوہان کا سوال سمجھ میں نہ آیا ہو۔

''ہاں۔ میں نے یہی پوچھا ہے کہ وہ کون سا پرندہ ہے جس
کے سر پر پیر ہوتے ہیں''...... چوہان نے اسی طرح مسکراتے
ہوئے کہا اور عمران کا ہاتھ اپنے سر پر آ گیا۔

''سوچنا پڑے گا''......عمران نے کہا۔

''کیا سوچنا پڑے گا''...... چوہان نے پوچھا۔

''تمہارے سوال کا جواب''...... عمران نے کہا تو چوہان ہنس
پڑا۔

''بہت آسان سا سوال ہے جس کا جواب دینا آپ کے لئے
مشکل نہیں ہو گا''...... چوہان نے کہا۔

''اتنا ہی آسان ہے تو جواب بھی تم ہی دے دو''...... عمران
نے کہا۔

''اگر میں نے ہی جواب دینا ہوتا تو آپ سے سوال کیوں
کرتا''...... چوہان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے وقت دو میں اپنے پیاروں سے پوچھتا ہوں
وہ میرے سوال کا جواب دیں گے ان کا جواب میرا جواب ہو
گا''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ جس سے مرضی پوچھ لیں۔ میں آپ کے
جواب کا انتظار کروں گا''...... چوہان نے کہا۔

''درست جواب دینے کا انعام کیا ہو گا''......عمران نے پوچھا۔

''جو درست جواب دے گا انعام اسے ہی ملے گا اور جو جب

درست جواب دے گا تب ہی میں اسے اس کے انعام کے بارے میں بتاؤں گا''...... چوہان نے کہا۔

''یار بتا دو۔ کیوں خواہ مخواہ سسپنس پیدا کر رہے ہو''...... عمران نے بڑی مسکینیت سے کہا۔

''کیوں اگر آپ ہم سے ہر بات مخفی رکھ سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں''...... چوہان نے کہا۔

''میں سوال کا جواب نہیں انعام کا پوچھ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اس کا جواب بھی بعد میں ہی ملے گا''...... چوہان نے اسی انداز میں کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''دیکھ لینا ایسا انعام نہ ہو جس کا بل مجھے ہی بھرنا پڑے''۔ عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران == جو بلیک ہارٹ ایجنسی کی سازش کا تار و پود بکھیرنے کے لئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ موت کا طوفان بن کر اسرائیل کی طرف روانہ ہوا۔ مگر ——؟

عمران == اور اس کے ساتھی جنہیں ایک آئل سے بھرے ہوئے ٹینکر میں زندہ جلا دیا گیا تھا۔ کیا واقعی ——؟

ہارڈ ڈیزرٹ == جہاں ہر طرف موت ہی موت تھی۔ ایسی موت جس سے بچ نکلنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں تھی۔

وہ لمحات == جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو تمام انتظامات کے باوجود ہارڈ ڈیزرٹ کا خوفناک طوفان اپنے ساتھ اٹھا کر لے گیا اور پھر ——؟

عمران == جس کے تین ساتھی جولیا، چوہان اور نعمانی طوفان میں گم ہو گئے تھے۔ کیا عمران انہیں تلاش کر سکا ——؟

ریڈ کمانڈوز == جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہارڈ ڈیزرٹ پہنچ گئے اور پھر ہارڈ ڈیزرٹ میں نہ رکنے والا تباہی کا ایک خوفناک طوفان برپا ہو گیا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اس طوفان کا مقابلہ کر سکے تھے۔ یا ——؟

❋ بے پناہ ایکشن اور اسرائیلی مشن پر لکھی گئی ایک حیرت انگیز اور انوکھی کہانی ❋
جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اچھل اچھل پڑنے پر مجبور کر دے گا۔

❋ ایک ایسی تحریر جو آپ کے لئے حیران کن ثابت ہو گی ❋

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob 0333-6106573

آپ کے خطوط

جناب حاجی عبدالغفور زاہد صاحب جوہر آباد سے لکھتے ہیں۔ آپ کے تقریباً تمام ناول پڑھ چکا ہوں۔ سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد دوں گا کہ آپ کے تمام ناول بڑے دلچسپ ہوتے ہیں جن میں آپ کے تمام کردار مافوق الفطرت محسوس نہیں ہوتے بلکہ جیتے جاگتے انسان لگتے ہیں آپ عمران اور اس کے دیگر ساتھیوں کو زخمی بھی دکھاتے ہیں جبکہ دوسرے مصنفین ان کے جسموں پر خراش تک نہیں آنے دیتے۔ آپ نے جس قدر نئے کردار تخلیق کئے ہیں وہ سب کے سب زبردست اور ذہن پر گہرے تاثر چھوڑ دینے والے ہیں۔ میں کئی مرتبہ ادارہ کو خط لکھتا رہا کہ آپ کے ناول شائع کیوں نہیں کئے جا رہے لیکن مجھے کوئی جواب نہیں دیا گیا تھا اب اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ آپ عمران سیریز کی دنیا میں لوٹ آئے ہیں اور اس بار آپ کی واپسی پہلے سے زیادہ پرجوش اور اچھوتے انداز میں ہوئی ہے اور آپ کی بھرپور صلاحیتیں مزید نکھر کر ناولوں کی شکل میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ جس کی بے حد خوشی ہے۔ آپ کے موجودہ ناول 'ونڈر لینڈ' میں ایک خامی تھی وہ یہ کہ آخر میں آپ نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ریڈ لیبارٹری میں جو سائرن بج اٹھے تھے ان کا کیا ہوا تھا۔ امید ہے کہ آپ میری

مصروفیات کو ملحوظِ خاطر رکھیں گے اور مجھے جواب سے ضرور مستفید کریں گے۔

محترم جناب حاجی عبدالغفور زاہد صاحب۔ سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بے پناہ مصروفیات کے باوجود مجھے خط لکھنے کے لئے وقت نکالا۔ آپ کا طویل خط میں نے بغور پڑھا ہے اور آپ کی ہر بات پر خصوصی توجہ دی ہے۔ یہ میرے لئے باعث افتخار ہے کہ آپ نے جناب ابنِ صفی صاحب اور جناب مظہر کلیم ایم اے صاحب کے بعد مجھے بھی خط لکھا ہے۔ انشاء اللہ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ میں اسی طرح آپ کے لئے اعلیٰ معیار کے حامل ناول تحریر کرسکوں۔ میں ونڈر لینڈ پر بھی مزید ناول لکھوں گا جو بہت جلد آپ کے ہاتھوں میں ہوں گے۔ آپ نے ریڈ لیبارٹری میں سائرن بجنے کے حوالے سے جو بات کی ہے۔ اس کے لئے میں کیا کہوں۔ کیا آپ جیسے ذہین اور سینئیر قارئین کو یہ بتانے کی ضرورت رہ جاتی ہے کہ جب ونڈر لینڈ ہی ختم ہوگیا تو ریڈ لیبارٹری میں بجنے والے سائرنوں کا کیا ہوا ہوگا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جناب محمد ارسلان علی صاحب گوجر خان سے لکھتے ہیں۔محترم ظہیر احمد صاحب میں آپ کو عمران سیریز میں واپسی پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ نے آخری ناول 'ابلاشا' کے بعد ہمیں بہت زیادہ انتظار کرایا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کی واپسی کے لئے دن رات دعائیں مانگتے تھے۔ آخر کار تین سال بعد اللہ تعالیٰ نے ہماری سن لی اور آپ کا نیا ناول 'ٹاپ چیلنج' مارکیٹ میں دیکھ کر ہماری خوشی دوگنی، تگنی ہوگئی۔ 'ٹاپ چیلنج' اور 'ساکا کارا' کے بعد اب آپ کا نیا ناول 'ونڈر لینڈ' پڑھا ہے تو یقین کریں ہم آپ کی ذہانت دیکھ کر حیران رہ گئے اس موضوع پر آج تک کسی ناول نگار نے لکھا ہی نہیں تھا۔ روبوٹس کی دنیا میں واقعی آپ نے ہمیں حیران کر دیا ہے۔ اس قدر خوبصورت ناول لکھنے پر میری طرف سے اور میرے گھر والوں کی طرف سے آپ کو بہت بہت مبارکباد ہو۔

محترم محمد ارسلان علی صاحب۔ میں خط لکھنے پر آپ کا مشکور ہوں اور میں آپ کا اور آپ کے گھر والوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو میرے ناول پسند کرتے ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کے لئے میں اپنا اعلیٰ معیار برقرار رکھوں اور آپ کے لئے نئے اور اچھوتے موضوعات پر ناول تحریر کرسکوں۔ اسی دوران آپ کا دوسرا خط بھی ملا ہے جس میں آپ نے عام باتوں کے ساتھ ایک سوال کیا ہے کہ کراسٹی اور جولیا ہمشکل ہیں تو انہیں دیکھ کر جرائم پیشہ افراد یا پھر ایجنٹ حیران کیوں نہیں ہوتے۔ تو میرے بھائی اس کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ شاذ و نادر ہی میک اپ کے بغیر رہتے ہیں۔ میک اپ میں بھلا دونوں ہمشکل کیسے نظر آ سکتی ہیں۔ امید ہے کہ آپ کی ٹینشن دور ہوگئی ہوگی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جناب امجد علی چغتائی صاحب گجرات سے لکھتے ہیں۔آپ کی عمران سیریز کی طرف واپسی بہت خوشی کی بات ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میری طرح ہزاروں قارئین آپ کی واپسی پر اسی طرح آپ کو مبارکباد کے خطوط ارسال کر رہے ہوں گے۔ میں نے ادارے کو کئی بار خط لکھے تھے کہ آپ کی عمران سیریز کیوں شائع نہیں کی جا رہی۔ جناب مظہر کلیم ایم اے کے بعد آپ ہی دوسرے ایسے رائٹر ہیں جن کے ناول شاندار اور انتہائی اچھوتے ہوتے ہیں اور پڑھنے والا ان ناولوں میں کھو سا جاتا ہے۔ آپ کا نیا ناول 'ونڈر لینڈ' واقعی ونڈر ہے اور ایک نئے ونڈر لینڈ کی سیر کراتا ہے جس نے اتنا ونڈر کیا کہ میں اب تک ونڈر ونڈر پھرتا ہوں پھر یہ سوچ بھی آتی ہے کہ زیرو لینڈ کیا کم ونڈر تھا جو آپ نے عمران کے لئے ایک اور ونڈر چیلنج کے طور پر ونڈر لینڈ تخلیق کر دیا ہے۔ ونڈر لینڈ اور ڈاکٹر ایکس زیرو لینڈ سے کہیں آگے ہیں۔ آپ نے ایک حقیقی ونڈر لینڈ تخلیق کیا ہے جس کی آپ کو جتنی بھی داد دی جائے اتنی ہی کم ہو گی۔ اب آپ کے عمران اور کرنل فریدی کے مشترکہ ناول 'ڈارک ورلڈ' کا شدت سے انتظار ہے جو ونڈر لینڈ کی طرح یقیناً ونڈر ثابت ہو گا اور میرے ساتھ ساتھ آپ کے چاہنے والے بھی ونڈر ہو جائیں گے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

جناب امجد علی چغتائی صاحب۔ آپ کا ونڈر خط پڑھ کر میں بھی ونڈر ونڈر سا ہو گیا ہوں۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں آپ کے ونڈر خط کا کیا ونڈر جواب دوں۔ بہرحال میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس قدر ونڈر ہو کر ونڈر انداز میں خط لکھا۔ میرا لکھا ہوا 'ڈارک ورلڈ' جو کرنل فریدی اور عمران کا مشترکہ کارنامہ ہے بہت جلد آپ کے ہاتھوں میں ہو گا۔ جسے پڑھ کر آپ واقعی ونڈر ونڈر ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام

ظہیر احمد

عمران سیریز میں شاندار ماورائی ایڈونچر

مکمل ناول

گھوسٹ آئی لینڈ

مصنف
صفدر شاہین

⚜ سوپر فیاض عمران کے فلیٹ پر پہنچا تو اس کی ملاقات عمران کی بجائے ایک بدروح سے ہوگئی جو خون کی پیاسی تھی۔ اور پھر ——؟

⚜ تاریک براعظم افریقہ کے ٹانگو قبیلے کی بدروح شہزادی جو سلیمان کا خون پینے کے لئے بے تاب تھی۔ مگر کیوں ——؟

⚜ اسرائیل نے عمران اور ایکسٹو کو قتل کرنے کے لئے خفیہ طور پر ایکریمیا میں بلیک مون ایجنسی کی خدمات حاصل کر لیں۔

⚜ کرنل ہوگن نے یقینی کامیابی حاصل کرنے کے لئے ماورائی ذرائع سے عمران اور ایکسٹو کو ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

⚜ فلپائن کے مشہور ماہر شیطانی و ماورائی علوم کے پروفیسر کارلوس نے عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی غلام روح سنکھا ہولی کو پاکیشیا بھیج دیا۔

⚜ سنکھا ہولی کی روح نے اپنی ماورائی طاقت کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جزیرے کی طرف سفر کرنے پر مجبور کر دیا۔

⚜ گھوسٹ آئی لینڈ کے ساحل پر اترتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ماورائی قوتوں کے ساتھ ہولناک کشمکش شروع ہوگئی۔

⚜ عمران نے بلیک مون ایجنسی کے ممبر کیپٹن آرتھر کو گرفتار کیا تو سنکھا ہولی آرتھر کا دل کلیجہ نکال کر کھا گئی اور عمران کے ساتھی دہشت سے کانپنے لگے۔

⚜ چشنخام نے عمران کے سامنے ایک زندہ عورت کا سینہ چاک کر کے کلیجہ نکالا اور عمران کے چہرے پر دے مارا۔

⚜ کبڑے کی بدروح نے عمران کو ناگدون میں اور سیکرٹ سروس کے ممبران کو پوگھاٹ میں قید کر دیا۔

⚜ برازیل کے ایک وچ ڈاکٹر کی بھٹکی ہوئی روح جس نے عمران کو کھانے کے لئے تفاخ کی کھوپڑی پیش کی تو عمران نے کھوپڑی کو ٹھوکر ماری اور کھوپڑی سے کربناک چیخیں خارج ہونے لگیں۔

⚜ افریقہ کی قدیم دیوی کی روح جس نے خونخوار بلی کے روپ میں سلیمان پر حملہ کر دیا۔

⚜ شیطان کے پجاری کارلوس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو شیطان کے پیروکار بنانے کے لئے کنڈش کی روح کو مامور کیا تو کنڈش جولیا کے روپ میں عمران کو بہکانے ناگدون میں پہنچ گئی۔

⚜ دوقو۔ کارلوس کی تخلیق جادوئی مخلوق جس نے عمران کو اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔ کیا عمران بچ گیا ؟ کیا عمران اور اس کے ساتھی بدروحوں کو شکست دینے میں کامیاب ہوئے۔ قدم قدم ہولناک سسپنس۔ خوف و دہشت۔

⚜ اسرار و تحیر سے لبریز ایک یادگار ماورائی اور پراسرار ایڈونچر ⚜

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob 0333-6106573

عمران سیریز میں انتہائی ہنگامہ خیز ناول

مجرم ایکسٹو

مصنف
ظہیر احمد

ماسٹر کاسٹرو — فائی لینڈ کا ایک خطرناک سیکرٹ ایجنٹ جو عمران کی طرح ذہین' چالاک اور بلا کا شاطر انسان تھا۔

ماسٹر کاسٹرو — جو شرارتیں اور حماقتیں کرنے میں عمران سے بھی دو جوتے آگے تھا۔

فریگن — ماسٹر کاسٹرو کا ملازم جو حماقتوں اور ذہانت میں ماسٹر کاسٹرو کا باپ تھا۔

ماسٹر کاسٹرو — جسے سپر ایجنسی کے چیف نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہلاکت کا مشن دے دیا۔

ماسٹر کاسٹرو — جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنے کے لئے اپنے ملازم فریگن کو اپنے ساتھ پاکیشیا لے گیا۔

ماسٹر کاسٹرو — جس نے اپنی ذہانت' چالاکی اور ہوشیاری سے ایکسٹو کو دانش منزل سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔

وہ لمحہ — جب ایکسٹو آسانی سے ماسٹر کاسٹرو کی گرفت میں آگیا۔

عمران — جس پر ایک بار پھر حماقتوں کا دورہ پڑا اور وہ اپنا مخصوص احمقانہ ٹیکنی کلر لباس پہن کر سنٹرل جیل پہنچ گیا۔

عمران — جس کی حماقتوں اور احمقانہ پن نے سنٹرل جیل میں حماقتوں کے گل کھلا دیئے۔ انتہائی دلچسپ اور ہنسا ہنسا کر لوٹ پوٹ کر دینے والی سچوئیشن۔

شی کاؤ — جس نے عمران کا سر گنجا کر کے اسے کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ کیوں؟۔

ماسٹر کاسٹرو — جس نے آسانی سے دانش منزل پر قبضہ کر کے ایکسٹو کا چارج سنبھال لیا تھا۔ کیا واقعی ——؟

پاکیشیا سیکرٹ سروس — جو ایکسٹو کے حکم سے اپنے ملک میں مجرمانہ کارروائیاں کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ کیوں ——؟

وہ لمحہ — جب عمران کو ایک مکان میں بم برسا کر زندہ دفن کر دیا گیا۔

وہ لمحہ — جب ہر طرف مجرم ایکسٹو پاکیشیا کے خلاف کام کر رہا تھا۔

مجرم ایکسٹو — کون تھا اور سیکرٹ سروس کے ممبر اس کے حکم کی تعمیل کرنے پر کیوں مجبور تھے۔

مجرم ایکسٹو — جس نے عمران کی اصلیت بے نقاب کرنے کا پروگرام بنا لیا اور پھر —؟

مجرم ایکسٹو — جو ایکسٹو بن کر پاکیشیا پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔

بلیک زیرو — جسے موت کی انتہائی آخری حد تک پہنچا دیا گیا تھا۔

عمران — جو پاکیشیا اور ایکسٹو کے راز بچانے کے لئے سیکرٹ سروس کے ممبروں کو زیرو ہاؤس میں قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہاں یکے بعد دیگرے دو ایکسٹو پہنچ گئے۔ وہ دو ایکسٹو کون تھے ——؟

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لازوال ناول جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہ پڑھا ہوگا۔

نئی اور انوکھی کہانی جس کا ہر لفظ آپ کو اچھل اچھل پڑنے پر مجبور کر دے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز — اوقاف بلڈنگ، پاک گیٹ — **ملتان**

عمران سیریز میں ظہیر احمد کی واپسی اور تہلکہ خیز ایک یادگار چیلنج ناول

ٹاپ چیلنج

مکمل ناول

مصنف
ظہیر احمد

نائف بلڈ —— ایکریمیا کی ایک سفاک اور انتہائی درندہ صفت ایجنسی جس کے صرف ٹاپ فائیو ایجنٹ تھے۔

ٹاپ فائیو ایجنٹس —— جنہوں نے پاکیشیا میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہلاک کرنے کا ٹاپ چیلنج قبول کرلیا۔

ٹاپ فائیو ایجنٹس —— جنہوں نے ان سب کو ہلاک کرنے کا ایک انوکھا طرز عمل اپنایا تھا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس —— جن پر انتہائی تیز اور انتہائی خوفناک جان لیوا حملے شروع ہوگئے۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس —— جن میں سے کسی ایک ممبر کو بھی سنبھلنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔

بلیک سکارلی —— ٹاپ فائیو کا نمبرون جوان سے الگ خفیہ مشن پر آیا تھا۔

بلیک سکارلی کا مشن کیا تھا۔ ایک سوال جس کا جواب عمران کے پاس بھی نہیں تھا۔

عمران —— جس کا مقابلہ ٹاپ فائیو کی ایک لڑکی سے تھا اور وہ لڑکی جوزف اور جوانا کو پہلے ہی زیر کر چکی تھی۔ کیا واقعی؟

صفدر —— جس کی سانسیں موت کے بالکل قریب تھیں۔ اور پھر؟

ٹاپ فائیو ایجنٹس —— جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران پر موت کا طوفان بن کر ٹوٹ پڑے تھے۔ کیا ٹاپ فائیو ایجنٹس ٹاپ چیلنج پورا کر سکے۔ یا؟

گرین فلیش —— ایک ایسا فارمولا جس کی ایجاد سے پاکیشیا کا دفاع ناقابل تسخیر ہو جاتا۔

ایک انوکھا، حیرت انگیز واقعات، سسپنس، ایکشن اور موت کے جلو میں سلگتا ہوا ،بردست چیلنجنگ ناول جو آپ کے دلوں میں یادگار اور گہرے نقوش چھوڑ دے گا۔

عمران سیریز میں تنویر اِن ایکشن ناول

مکمل ناول

غدار ایجنٹ

مصنف
ظہیر احمد

تنویر = جس نے سیکرٹ سروس کو چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔

ایکسٹو = جس نے تنویر کو سیکرٹ سروس چھوڑنے پر غدار ایجنٹ قرار دے دیا۔

ایکسٹو = جس نے سیکرٹ سروس کو تنویر کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔

تنویر = جو زیرولینڈ کا ایجنٹ بن گیا تھا۔ کیوں ——؟

تنویر = جس نے بلیک جیک کو اپنا چیف اور شی تارا کو اپنی مادام بنالیا تھا۔

سنگ ہی = جو ایک بار پھر تھریسیا کے ساتھ میدان عمل میں آ گیا۔

وہ لمحہ = جب صفدر اور جولیا نے تنویر کو گھیر لیا اور تنویر لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گیا۔

وہ لمحہ = جب تنویر عمران کے سامنے آ گیا اور وہ عمران کو ہلاک کرنے پر تل گیا۔

عمران اور تنویر کے درمیان اعصاب شکن جنگ

وہ لمحات جب عمران کے تمام ساتھی خون میں لت پت اس کے سامنے تڑپ رہے تھے اور زیرولینڈ کے ایجنٹ ان پر موت بن کر ٹوٹ رہے تھے۔

زیرولینڈ پر لکھا گیا ایک حیران کن، نیا اور انوکھا ناول

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان